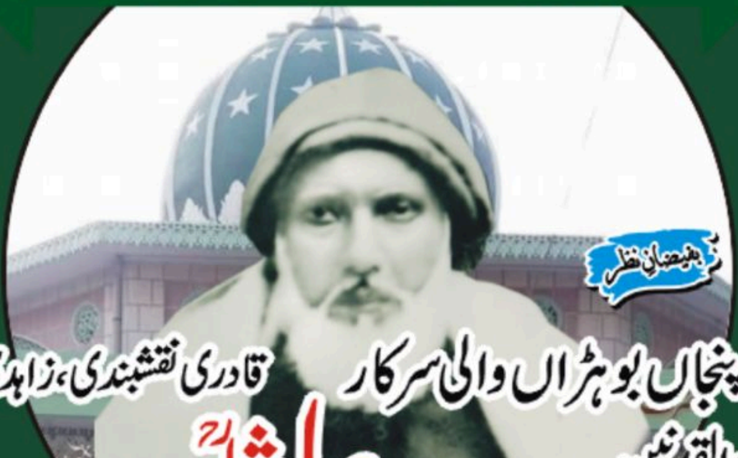
سندالاتقیاء، آشنائے سرِحق، واقفِ راہ حقیقت، حضور نائب غوث الوریٰ
قدوۃ السالکین، برہانُ الواصلین، عمدۃ الکاملین، سلطانُ العارِفین، سید الاصفیاء



بفیضانِ نظر

پنجاں بوہڑاں والی سرکار قادری نقشبندی، زاہدی
ذوالقرنین
سیدِ پیر غلام علی شاہؒ اعظمِ نور
آستانہ عالیہ چک نمبر 136 سلونی جھال سمندری فیصل آباد

سوانح حیات

پنجاں بوہڑاں والی سرکار کے واقعات اور کرامات پر مبنی کتاب



خورشید ولایت، ولی ابن ولی، جگرِ گوشہ حضور ریاضِ ملتؒ
منظورِ نظر حضور نائب غوث الوریٰ، فیض یافتہ حضور اکرامِ ملتؒ
پیرِ طریقت، رہبر شریعت، مرشدِ کامل
دامت برکاتہم العالیہ
قادری، نوری
مرکزی سجادہ نشین حضور ابوالفیضؒ
لجپال سرکار صاحبزادہ سیدِ پیر فیض الحسن شاہ



0305 3081993
خادِم بوہڑاں والی سرکار
گدائے درِ فیض ایڈووکیٹ ہائی کورٹ
میاں صدی عباس قادری نوری

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

اللہ تعالیٰ ہی آسمان اور زمین کا نور ہے

سوانح حیات

خضرِ صحرائے طریقت، آشنائے بحرِ حقیقت،
ہمائے اوجِ لاہوت، شہبازِ لامکاں، قیوم الزمان،
مرشد برحق، ہادیٔ مطلق، سخی لجپال

حضرت سیّد ذوالقرنین

رحمۃ اللہ علیہ

اعظم نور

المعروف

بوہڑاں والی سرکارؒ

مرشد نہ چھوڑ ہم کو ہمارے نصیب پر
زرخیز کھیتوں کو بھی دہقاں چاہیے

عاجز اختر علی قریشی

﴿سوانح حیات﴾

خضر صحرائے طریقت، آشنائے بحرِ حقیقت،

ھمائے اوج لاہوت، شہبازِ لامکاں، قیوم الزمان،

مرشد برحق، ہادیٔ مطلق، سخی لجپال

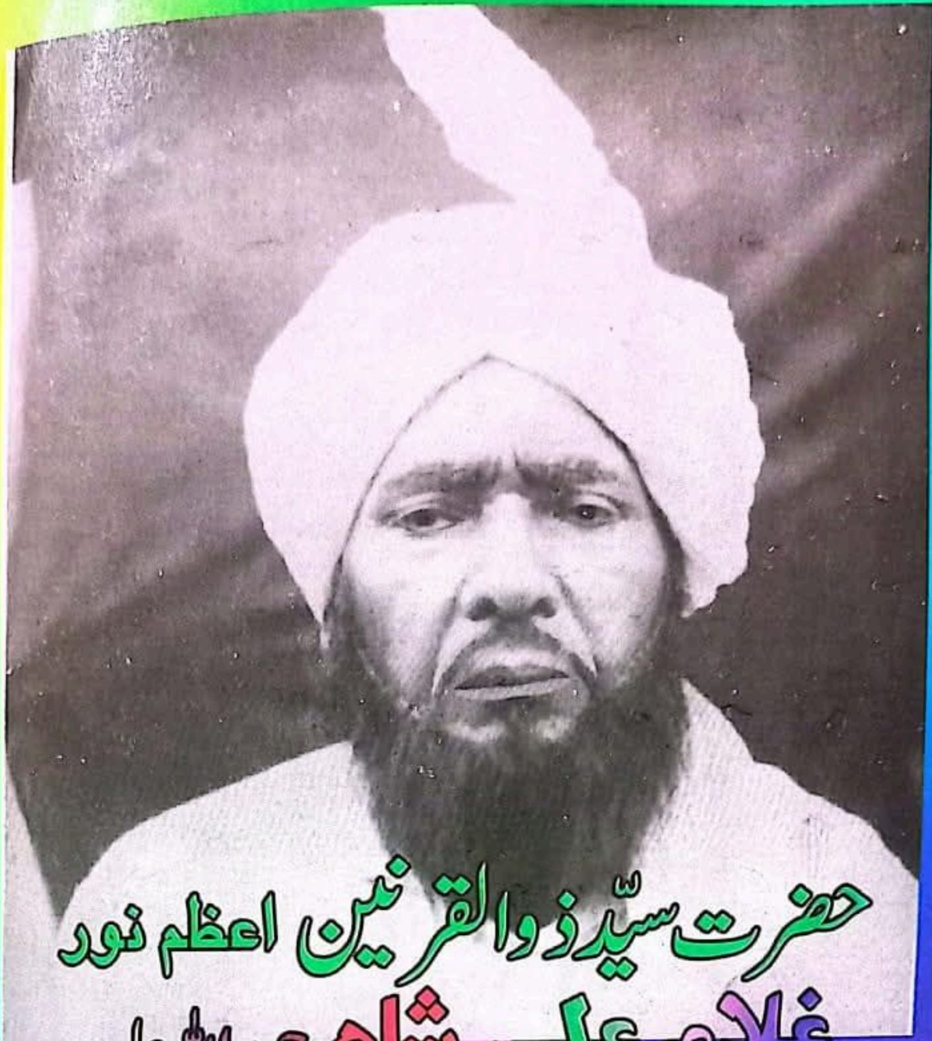
حضرت سیّد ذوالقرنین

غلام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

المعروف

بوھڑاں والی سرکار

خاکسار: اختر علی قریشی



حضرت سیّد ذوالقرنین اعظم نور

غلام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

المعروف

بوھڑاں والی سرکارؒ



والد محترم سید امام علی شاہ

حضور پیر و مرشد پیر سید شفیق الحسن شاہ دامت برکاتہم العالیہ
قادری نقشبندی نوری

ایڈیشن دوئم مارچ 2005

مصنف اینڈ پبلشر: اختر علی قریشی

نام کتاب۔ سوانح حیات ذوالقرنین سرکارؒ

تعداد۔ 1000

فہرست

فہرست

فہرست

حمد

تو نے بنایا آسماں تو نے بنائی یہ زمین
کیسے جھکے نہ سر میرا کیسے جھکے نہ یہ جبیں
تو نے کیا ہے پیدا سب کو لوح و قلم عرش بریں
پھیلا ہوا ہے ہر طرف تیرا ہی یہ نور مبیں
دنیا غموں کا گھر سہی دل کو مگر ہے یہ یقیں
جس میں ہو تیری یاد پھر رہتا نہیں وہ دل حزیں
دل کا چمن یوں کھل اٹھے جیسے کہ آجائے بہار
یادِ خدا جو ایک بار ہو جائے دل میں جا گزیں
مولا بھی تو آقا بھی تو ظاہر بھی تو باطن بھی تو
چاہے جسے تو دے عروج چاہے کرے غرقِ زمیں
رحمت کو تیری دیکھ کر آتے ہیں تیرے در پہ ہم
بخشے تو ہم بھی جائیں گے رہتا ہے دل میں یقیں
ہو جائے گر تیرا کرم رہ جائے اخترؔ کا بھرم
مٹ جائیں دل کے داغ سب بن جائے گی دنیا حسیں

عاجز:۔ اختر علی قریشی

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

فضاؤں میں خوشبو کھلی جا رہی ہے
کہیں نعت احمدؐ پڑھی جا رہی ہے

درودوں کی ڈالی سلاموں کے تحفے
صبا لے کے سوئے نبیؐ جا رہی ہے

میں عاصی ہوں لیکن یہ اُنؐ کا کرم ہے
میری ہر گذارش سنی جا رہی ہے

اِدھر میں خیال محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں گم ہوں
اُدھر میری قسمت لکھی جا رہی ہے

تصور میں دربار عالی ہے اُنؐ کا
تخیل میں خوشبو بسی جا رہی ہے

صبا جا کے کہنا مدینے میں اُنؐ سے
کہ فرقت میں جان پر بنی جا رہی ہے

اختؔر یہ ان کا کرم ہے کہ میری
مرادوں سے جھولی بھری جا رہی ہے

عاجز:۔ اختر علی قریشی

مالکِ کائنات کے حضور التجا

﴿دعا﴾

طفیل حضرت قطبِ عالم شاہ نوریؒ

خداوندا حاجت ہر دو عالم کی ہو پوری

ذوالقرنین حضرت سیّد غلام علی شاہؒ اعظم نور

طفیل ان کی نہ ہو دل میں کبر و غرور

ہم طفیل شہنشاہ سیّد محمد شفیع شاہؒ کے

خداوندا میرے دل کی سیاہی کو ضیاء دے

الٰہی سیّد سجاد حسین شاہ کی غلامی کر قبول

کر غلاموں میں ہم سب کو بنام رسول صلی اللہ علیہ وسلم

عاجز: اختر علی قریشی

التجا بحضور

یاذوالقرنین اعظم نور خضر صحرائے طریقت، سخی لجپال

حضرت سیّد غلام علی شاہؒ

لائی ہے مجھے امید کرم اس خاک کی اور اس دور کی قسم
آیا ہوں در پہ حاجت طلبی شاہ سلطان تخت پوری

منہ عیش و طرب نے پھیر لیا دن رات کے غم نے گھیر لیا
سب دور ہوں میرے رنجِ دلی حضرت سیّد غلام علیؒ

فریاد تم سے ہی ہے میں نے تکلیف سہی کیسی کیسی
ہو داد طلب کی داد رسی محترم جناب سیّد غلام علیؒ

یہ اختؔر کہاں تک رنج سہے تم سے نہ کہے تو کس سے کہے
تم آل نبیؐ اولاد علیؓ حضرت سیّد غلام علی

عاجز۔ اختر علی قریشی

﴿شجرۂ نسب﴾

حضرت سیّد غلام علی شاہ صاحبؒ

المعروف (بوہڑاں والی سرکارؒ)

آپؒ کا شجرہ نسب ۴۱ واسطوں سے

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ الکریم سے ملتا ہے۔

(۱) سیّد غلام علی شاہؒ (۲) بن سیّد امام علی شاہؒ (۳) بن سیّد گلاب شاہؒ (۴) بن سیّد پیر شاہؒ (۵) بن سیّد قادر شاہؒ (۶) بن سیّد علیؒ (۷) بن سیّد عبدالرزاقؒ (۸) بن سیّد جلیلؒ (۹) بن سیّد شاہ محمدؒ (۱۰) بن سیّد محمد شریفؒ (۱۱) بن سیّد محمد بازیدؒ (۱۲) بن سیّد محمد صلاحؒ (۱۳) بن سیّد صدرالدینؒ (۱۴) بن سیّد احمدؒ (۱۵) بن سیّد امام دینؒ (۱۶) بن سیّد شریف الدینؒ (۱۷) بن سیّد سلیمانؒ (۱۸) بن سیّد بیکھنؒ (۱۹) بن سیّد میراںؒ (۲۰) بن سیّد سلیمان لقب سید علیؒ (۲۱) بن سیّد نظامؒ (۲۲) بن سیّد میاںؒ (۲۳) بن سیّد یاسین لقب سید معلےؒ (۲۴) بن سیّد جلال طلبنےؒ (۲۵) بن سیّد بہاؤالدین طلبنےؒ (۲۶) بن سیّد جلال لقب سیّد ضیاؤالدینؒ (۲۷) بن سیّد عمید لقب سیّد حمیدؒ (۲۸) بن سیّد اجل لقب سیّد محمد صدر اجل ملتانیؒ (۲۹) بن سیّد احمد اجل ملتانیؒ (۳۰) بن

سیّدعبداللہؒ (۳۱) بن سیّدمحمد خوارزمیؒ (۳۲) بن سیّدعلی مستان لقب علی دہنگؒ (۳۳) بن سیّد محمدؒ (۳۴) بن سیّدعبداللہ مصریؒ (۳۵) بن سیّد حسن مصریؒ (۳۶) بن سیّدعلی عریضؒ (۳۷) بن سیّدامام جعفر صادقؓ (۳۸) بن سیّد امام باقرؓ (۳۹) بن سیّد امام زین العابدینؓ (۴۰) بن حضرت سیّدنا امام حسینؓ (۴۱) بن امیرالمومنین حضرت سیّدنا علی کرم اللہ وجہ۔

سوانح حیات

حضر صحرائے طریقت، آشنائے بحرِ حقیقت، ھمائے اوج لاہوت، شہبازِ لامکاں، قیوم الزمان، مرشد برحق، ہادیٔ مطلق، سخی لجپال حضرت سیّد ذوالقرنین غلام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

اسمِ مبارک:	حضرت سیّد غلام علی شاہؒ (باوا سرکار)
لقب:	ذوالقرنین (بوہڑاں والی سرکار)
والدِ محترم کا اسمِ مبارک:	حضرت سیّد امام علی شاہؒ
والدہ محترمہ کا اسمِ مبارک:	حضرت سیّدہ حیات بی بیؒ
دادا حضور کا اسمِ مبارک:	حضرت سیّد گلاب شاہؒ
زوجہ محترمہ کا اسمِ مبارک:	حضرت سیّدہ زینب بی بیؒ
نسبت:	سیّد بخاری "حضرت علیؓ سے سلسلہ نسبت ملتا ہے"

ولادت باسعادت: بروز پیر 1880 عیسوی، بمطابق 1298 ہجری

جائے ولادت: تخت پور، تحصیل پسرور، ضلع سیالکوٹ

تعلیم: عربی، فارسی، حدیث، فقہ اور علم حکمت پر عبور

مرشد کا اسم مبارک: حضرت پیر سیّد قطب عالم شاہ نوریؒ

بھائیوں کے اسمِ مبارک: سیّد کاکے شاہؒ، سیّد ابرھیم شاہؒ، سیّد حاکم علی شاہؒ
سیّد نور شاہؒ، سیّد ہاشم علی شاہؒ

بہنوں کے اسمِ مبارک: سیّدہ کریم بی بیؒ، سیّدہ ہاشم بی بیؒ، سیّدہ حسین بی بیؒ

صاجبزادوں کے اسم مبارک: پیر سیّد محمد شفیع شاہؒ، سیّد محمد اکرام شاہؒ، سیّد نقی شاہؒ،
سیّد یوسف شاہؒ اور سیّد تقی شاہؒ

صاجبزادیاں: سیّدہ بی بی حاجراںؒ، سیّدہ بی بی مقبولؒ

رحلت: بروز اتوار 24 دسمبر 1972 عیسوی
بمطابق 1390 ہجری

دربار عالیہ کا ایڈریس: چک 136 گ ب، عفت آباد تحصیل سمندری
ضلع فیصل آباد

☆☆☆☆☆☆

عرضِ حال

مرشد نہ چھوڑ ہم کو ہمارے نصیب پر زرخیز کھیتوں کو بھی دہقاں چاہیے

☆ سیرتِ پاک ذوالقرنین سرکارؒ

☆ کے بعد دوسرا ایڈیشن

☆ سوانح حیات ذوالقرنین سرکارؒ

☆ اس ایڈیشن میں آپؒ کی زندگی کے بارے میں مزید معلومات قلم بند ہیں جو کہ طالبانِ حق کیلئے سرچشمۂ فیض ہیں۔

قارئینِ کرام:

اس سے قبل مرشدِ برحق، ہادیٔ مطلق، سخی لجپال ذوالقرنین سرکار حضرت سیّد غلام علی شاہؒ کی سیرت طیبہ پر ایک کتاب "سیرتِ پاک" "بوہڑاں والی سرکارؒ" کے نام سے آپ پڑھ چکے ہوں گے۔

ذوالقرنین سرکارؒ کی سیرت کے متعلق یہ پہلی کتاب تھی جس میں آپؒ کے بچپن سے لے کر بزرگی تک کے حالات تحریر کرنے کی مجھ ناچیز کو سعادت نصیب ہوئی۔ جیسے ہی سیرتِ پاک ذوالقرنین سرکارؒ لوگوں تک پہنچی تو جن مریدین اور عقیدتمندوں کے پاس مزید کرامات و یادداشت محفوظ تھیں مجھ تک پہنچنا شروع ہو گئیں اور میں نے بڑی شدت سے محسوس کیا کہ سیرتِ پاک ذوالقرنین سرکارؒ کا دوسرا ایڈیشن جلد ہی شائع کیا جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ آپ کی تعلیمات

اور فیضان سے مستفید ہوسکیں۔
لہذا میں نے سیرتِ پاک ذوالقرنین سرکارؒ کا دوسرا ایڈیشن سوانح حیات ذوالقرنین سرکارؒ کے نام سے تحریر کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے جو کہ اب آپ کے ہاتھوں میں ہے جس میں ذوالقرنین سرکارؒ کی حیاتِ طیبہ کے متعلق واقعات، مزید معلومات اور کرامات کا مفصل ذکر کیا گیا ہے۔
اُمید ہے کہ آپ اسے پڑھ کر مرشدِ برحق، ہادئ مطلق سخی لجپال ذوالقرنین سرکارؒ حضرت سیّد غلام علی شاہؒ کے فیضان سے مستفید ہوسکیں گے۔
آخر میں میری مالکِ کائنات، معبودِ برحق، پروردگارِ محمد ﷺ اللہ تبارک تعالیٰ جلّ جلالہٗ وشان برھانہٗ سے دعا ہے کہ رب العزت میری اس چھوٹی سی کاوش کو قبول فرمائے اور میرے تمام گناہوں کو معاف فرمائے اور میرے اندر ایسی قوت بخشے کہ میں اپنے مرشدِ برحق ذوالقرنین سرکارؒ کے فیض سے کائنات کو منور کرتا رہوں (آمین)

دعاؤں کا طالب: اختر علی قریشی
بھریا روڈ (سندھ)

لوگو سنو! تم مجھے مار دو گے

لیکن یاد رکھنا میں مروں گا نہیں میں ہر لمحہ اُٹھ اُٹھ کر تمہارے بگڑے کام سنواروں گا۔
(سیّد ذوالقرنین غلام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا مریدوں سے فرمان)

سر جھکاتی ہے جہاں پہ ہر سحر بادِ صبا
کیوں نہ پھر میں اپنی منزل روضۂ ذوالقرنینؒ کروں

خضر صحرائے طریقت، آشنائے بحرِ حقیقت، ھمائے اوجِ لاہوت، شہبازِ لامکاں، قیوم الزمان، مرشد برحق، ہادیٔ مطلق، سخی لجپال حضرت سیّد ذوالقرنین غلام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ اودھووالی نزد ڈجکوٹ ضلع فیصل آباد میں تشریف فرما تھے اور گردونواح کے سینکڑوں لوگ آپ کی خدمت اقدس میں حاضرِ خدمت تھے۔

آپ نے مجلس میں ان کے دلوں کو منور کرنے کیلئے توحیدِ الٰہی بیان فرمایا۔

رات کے وقت آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ سب لوگ آرام کرو، جب سب لوگ آرام کیلئے لیٹ گئے تو آپؒ شہبازِ لامکاں، سخی لجپال ذوالقرنین سرکارؒ وہاں لائے اور فرمایا۔

"لوگو سنو! تم مجھے مار دو گے، لیکن یاد رکھنا میں مروں گا نہیں، میں ہر لمحہ اُٹھ اُٹھ کر تمہارے بگڑے کام سنواروں گا"

شانِ بحضور خضر صحرائے طریقت، آشنائے بحرِ حقیقت، ھمائے اوج لاہوت، شہبازِ لامکاں، قیوم الزمان، مرشد برحق، ہادئ مطلق، سخی لجپال حضرت سیّد ذوالقرنین غلام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

فلک کے چاند تاروں سے کوئی پوچھے مقام ان کا
تجلی ہی تجلی ہے جہاں لکھا ہے نام ان کا
نگاہ اہل دانش کو خبر کیا عظمتیں انکی
جنوں والے سمجھ سکتے ہیں اوج انکا مقام ان کا
زمانہ لاکھ بدلے کروٹوں پر کروٹیں لیکن
دلوں کے ساتھ وابستہ رہے گا. احترام ان کا
اچٹتی سی نظر ان کی خدائی بخش دیتی ہے
متاع دیدہ دل نذر لیتا ہے کلام ان کا
جبیں ریگ صحرا جن کے جلووں سے منور ہیں
غریبوں ،بے کسوں میں تذکرہ ہے صبح و شام ان کا
غمِ دوراں کی تلخی کیا ستائے گی اختؔر ان کو
جو ہے ان کے غلاموں میں، لیا ہے جس نے نام ان کا

عاجز اختؔر علی قریشی

عالم علوم ربانی، قیوم زماں، شہباز الامکان، ہمائے اوج لاہوت، قبلہ عالم

حضرت ذوالقرنین سیّد غلام علی شاہؒ

(سرچشمہ ہدایت)

انہوں نے اس طرح سے گلشن ہستی سنوارا ہے
کہ دنیا رہ گئی ہے رشک فردوس بریں ہوکر
قدم بوسی کی دولت مل گئی تھی جن ذرّوں کو
ابھی تک وہ چمکتے ہیں ستاروں کی جبیں ہوکر

تمام کائنات کا مالک، خالق ورازق اللہ تعالیٰ ہے جس نے تمام انسانوں، پرند اور چرند کو پیدا کیا اور انسانوں کی رہنمائی اور نجات کے لئے لاکھوں انبیاء کرام بھیجے۔ جن میں آخری نبی حضرت محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا۔ مقدس ہیں وہ ہستیاں جنہوں نے آنحضرت ﷺ سے فیض حاصل کیا اور دین اسلام کو پوری دنیا عالم میں پھیلایا ان مقدس ہستیوں کو اصحاب رسولؐ کہا جاتا ہے۔

اصحاب کرام رضوان اللہ تعالیٰ کے بعد جن ہستیوں نے دین کو اطراف عالم میں پھیلایا ان کو اولیاء کرام یا صوفیائے کرام کہا جاتا ہے۔ یہ وہ مقدس ہستیاں ہیں جنہوں نے دین اسلام کی تبلیغ وترویج کی خاطر طویل ترین سفر اور کٹھن منزلیں طے کیں۔ انہی بزرگوں میں ایک معروف ترین بزرگ ہستی قادری، زاہدی، نقشبندی، سخی لجپال، قطب ذوالقرنین حضرت سیّد غلام علی شاہؒ ہیں آپؒ ایک اعلیٰ پایہ کے بزرگ تھے جن پر اہل ہند و پنجاب یقینی طور پر فخر کر سکتے ہیں۔

شہبازِ لامکان ذوالقرنین حضرت سیّد غلام علی شاہؒ وہ مرد مجاہد ولی کامل تھے جنہوں نے نوجوانی میں ہی عربی، فارسی، حدیث، فقہہ اور علم حکمت میں عبور حاصل کیا اور نوجوانی میں ہی آپؒ کا شمار بے مثال اور بے نظیر باشریعت عالموں میں ہونے لگا آپؒ علم وعمل کے پیکر تھے آپؒ کے قول وفعل میں کوئی تضاد نہ تھے۔

عہد ساز شخصیت سیّد غلام علی شاہؒ نے اپنے مرشد قطب عالم شاہ نوریؒ سے فیض حاصل کیا اور آپؒ کے حکم پر پنجاب اور دیگر علاقوں میں جا کر لوگوں کو دین کی طرف راغب کرتے رہے آخر میں دین کی سربلندی کی خاطر مرشد کے حکم پر پنجاب کے علاقہ چک 136 گ ب عفت آباد تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد میں ویران جگہ قبرستان میں آشیانہ آباد کیا اس وقت مذکورہ علاقہ میں انسانیت مختلف امتیازات کے دائروں میں بٹی ہوئی تھی جہالت، کفر وشرک کا بول بالا تھا تو آپؒ نے اپنے حسن واخلاق اور مرشد کی تعلیم سے قرآن حدیث کی روشنی میں لوگوں میں نسل پرستی، شرک اور راسخ العقیدہ کو ختم کر کے لوگوں کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی تعلیمات سے آگاہ کیا اور اس وقت آپؒ نے انتہائی کٹھن مشکلات سے گزرتے ہوئے وقت گزارا جب لوگ آپ کا مذاق اڑاتے تھے لیکن آپؒ نے کبھی بھی سخت رویہ نہ اپنایا بلکہ سنت رسول ﷺ کو زندہ کرتے ہوئے نرم لہجے اور نرم گوشہ سے لوگون کو دین اسلام کی دعوت دیتے رہے جس سے آخر کار حق کی شمع روشن ہوگئی اور لوگ جوق در جوق آپ سے فیض حاصل کرتے رہے۔

بلاشبہ سمندری کے علاقہ میں آپؒ ہی کی تبلیغ سے کفر وجہالت کی جگہ اسلام اور

ایمان کی روشنی پھیلی انہی کا سرچشمہ فیض تھا کہ سینکڑوں بستیاں اور ہزاروں لوگ اسلام کی طرف راغب ہوئے۔ پاک و ہند میں آپؒ کے ہزاروں مرید و عقیدت مند موجود ہیں جو کہ آپ کی دعوت تبلیغ سے مستفید ہوئے اور ہمائے اوج لاہوت قیوم زماں ذوالقرنین سیّد غلام علی شاہؒ المعروف بوہڑاں والی سرکار کی تعلیمات پر عمل کر کے اللہ اور اس کے رسولؐ کے بتائے ہوئے راستے پر گامزن ہیں۔

ولادت باسعادت

ذوالقرنین سیّد غلام علی شاہؒ

المعروف

(بوہڑاں والی سرکار)

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا
مقدس ہوئی وہاں کی خاک بھی واہ
جہاں پیدا ہوئے محترم سیّد غلام علی شاہؒ

☆ جنہوں نے اپنی خداداد صلاحیت، روحانی بصیرت اور فطری محبت و شفقت کے ذریعے ہزاروں گم گشتہ راہ لوگوں کو صراطِ مستقیم پر گامزن کیا ☆

مردِ مومن مجاہد حق ذوالقرنین سیّد غلام علی شاہؒ مورخہ 1880ء بمطابق 1298 ہجری بروز پیر علی الصبح اعلیٰ مرتبت متقی زاہد حضرت سیّد امام علی شاہؒ کے گھر پیدا

ہوئے ۔آپ کی ولادت والے قصبہ کا نام تخت پور تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب ہے۔

آپؒ سیّد بخاری ہیں اور آپؒ کا شجرۂ نسب ۴۱ واسطوں سے حضرت امام سیّد جعفر صادق ؓ سے ہوتا ہوا حضرت علی المرتضیٰؓ شیر خدا سے ملتا ہے۔

آپ کے والدِ محترم کا نام مبارک حضرت سیّد امام علی شاہؒ ہے۔آپ کے والد محترم درس وتدریس سے منسلک تھے،جن کا شمار علاقے کے جید علماء میں ہوتا تھا۔چاند جیسا مکھڑا رکھنے والی شخصیت غلام علی شاہؒ کی ولادت پر گاؤں بھر کے لوگوں نے آپ کے والد محترم سیّد امام علی شاہؒ جو کہ درس وتدریس سے منسلک تھے مبارکباد دی آپؒ کے والد بزرگوار نے مبارکباد دینے والوں کو مٹھایاں کھلائیں اور تخت پور شہر کے بھاگ جگانے والے کی خوشی میں خیرات کی اور رب العزت کا لاکھ لاکھ شکر ادا کیا۔

آپؒ کے والد نے آپؒ کا نام اولیاءاللہ کی بشارت کے مطابق حضرت سیّد غلام علی شاہؒ رکھا۔آپ پیدائشی ولی اللہ تھے،آپ کی چمکتی پیشانی اور معطر بدن دیکھ کر لوگ رب العزت کا شکر بجالائے۔

ذوالقرنین سرکار حضرت سیّد غلام علی شاہؒ کی ولادت باسعادت سے قبل اولیاء اللہ کی بشارت

سوہنی صورت سیرت تیڈی — مٹھے لب مٹھائیاں کیا سارا ہاں
حوراں پریاں ڈیکھ حسن سب — شرم کنوں، شرمایاں ول نہ آیاں
سوہنیاں صفتاں سب تساں وچ — رب رحیم رکھایاں واہ وڑایاں

☆ گھوڑوں پر سوار دہلی سے آئے ہوئے بزرگوں نے آپ کی پیدائش سے قبل پیش گوئیاں کیں کہ حضرت سیّد غلام علی شاہؒ پیدائشی ولی اللہ ہوں گے۔

☆ آپؒ کی پیدائش سے قبل جو نشانیاں بتائیں وہ آپؒ کی پیدائش پر حرف بہ حرف سچ ثابت ہوئیں اور فرمایا!

☆ وہ چمکتا ستارہ بن کر آسمانِ ولائت پر طلوع ہو گا اور اس چمکتے ستارہ کی ضو پاشیاں ظلمت کے اندھیروں کو دور کریں گی۔

بھٹکی ہوئی انسانیت پر جب بھی رب العزت کو رحم آیا تو اللہ تعالی نے انکی اصلاح اور رہنمائی کے لئے اپنے نیک بندوں کو پیدا کیا جو اس گمراہی میں مبتلا لوگوں کو توحید و توصیف خدا کا درس دیتے اور بھٹکی ہوئی انسانیت کو راہ حق دکھاتے نبی آخر الزمان ﷺ سے قبل یہ کام انبیاء اکرام سرانجام دیتے تھے اور آخری نبی کریمؐ کے بعد یہ کام آپؐ کی امت کے ذمے ہو گیا۔

تخت پور ضلع سیالکوٹ کے لوگوں پر جب اللہ راضی ہوئے تو وہاں ایک بابرکت بزرگ ہستی سیّد غلام علی شاہؒ کو پیدا کیا۔

اس بابرکت بزرگ ہستی ذوالقرنین سیّد غلام علی شاہ کی ولادت سے قبل صبح سویرے دوگھوڑوں پرسوار نورانی بزرگ چالیس ملنگوں کے ساتھ دہلی سے تخت پورتشریف لائے اورگلیوں سے ہوتے ہوئے سیدھے آپؒ کے والدمحترم سیّدامام علی شاہؒ کے پاس تشریف لائے، اس وقت آپؒ مسجد کے باہرتشریف فرماتھے۔ سیّدامام علی شاہؒ نے ان اولیاءاللہ کو بڑے احترام سے بٹھایا اور بڑی تعظیم سے عرض کیا کہ آپ حضرات کی کیا خدمت کی جائے جس پر بزرگوں نے فرمایا ہمیں دودھ پلاؤ۔ایک روایت کے مطابق اس وقت سیّدامام علی شاہؒ کے پاس چالیس گائیں تھیں جن کا کافی مقدار میں گھر میں دودھ موجودتھا اور آپؒ فوری گھر تشریف لے گئے اور دودھ کے برتنوں میں دیکھاتو جودودھ سے بھرے ہوئے تمام برتن خالی پڑے تھے،خالی برتن پاکرآپؒ نے پڑوسیوں سے دودھ طلب کیا تو معلوم ہوا کہ ان کے دودھ کے برتن بھی خالی ہوگئے ہیں آپ کوسخت پریشانی ہوئی کیونکہ بھینسوں کا دودھ نکالے ابھی تھوڑا ہی وقت ہوا تھا ان میں اتنی جلدی دودھ کہاں ہوگا آخراللہ کا نام لے کر بھینسوں کا دودھ دوبارہ نکالنے بیٹھ گئے ایک گائے نے اتنادودھ دیا کہ گھر کے تمام برتن دودھ سے بھر گئے اور گائے دودھ دیتی رہی ،جس کے بعد دودھ صوفی بزرگوں کو پیش کیا ،بزرگ دودھ کو دیکھ کر مسکرائے اورسیّدامام علی شاہ سے فرمایا کہ ہم بشارت دیتے ہیں کہ آپ کے آنگن میں عنقریب بیٹا پیدا ہوگا جو کہ بزرگ ولی ہوگا آپؒ اسکا نام غلام علی رکھنا اور بتایا کہ اسکی بزرگی اورولی ہونے کی یہ نشانی ہوگی جس روز وہ پیدا ہوں گے اس روز

آپ کے گھر میں اتنی کثرت سے جوئیں آئیں گی کہ ایک پیالہ نما برتن بھر جائے گا اگر وہ پیالہ بھر گیا تو اس ولی کے ایک لاکھ مرید ہونگے اور اگر پیالہ بھر کے بھی جوئیں بچ گئیں تو اس بزرگ ولی کے سوا لاکھ سے زائد مرید ہونگے۔ آپؒ ایک چمکتا ستارہ بن کر آسمانِ ولائت پر طلوع ہوگا اور اس چمکتے ستارہ کی ضو پاشیاں ظلمت کے اندھیروں کو دور کریں گی۔ اور آخر وہ دن بھی آیا جب اس بابرکت بزرگ ہستی جنکی بشارت اولیاء اللہ نے کی تھی پیدا ہوئے۔ اس روز امام علی شاہؒ کے گھر اتنی جوئیں آئیں کہ پیالہ نما برتن بھر گیا اور کافی جوئیں بچ گئیں جوؤں کا اتنی کثرت سے آنا اولیاء اللہ کی سیّد غلام علی شاہؒ کی پیدائش سے قبل کی گئی بشارت کو سچ ثابت کرتا ہے۔

قارئین کرام!

اللہ کے نیک بندوں کی پیش گوئی حرف بہ حرف سچ ثابت ہونا، حضرت سیّد غلام علی شاہؒ کے مادرزاد ولی اللہ ہونے کا واضح ثبوت ہے۔

نام و نسب

حضرت سیّد غلام علی شاہؒ

فلک کے چاند تاروں سے کوئی پوچھے مقام انکا
تجلی ہی تجلی ہے جہاں لکھا ہے نام انکا
نگاہ اہل دانش کو خبر کیا عظمتیں انکی
جنوں والے سمجھ سکتے ہیں اوج انکا مقام انکا

قیوم زمان سیّد غلام علی شاہؒ پنجاب کے قصبہ تخت پور تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے آپؒ کے والد محترم سیّد امام علی شاہؒ کو گاؤں والوں نے آپؒ کی پیدائش پر سینکڑوں مبارکباد دیں۔امام العصر سیّد غلام علی شاہؒ کے والد محترم سیّد بخاری خاندان سے تعلق رکھتے ہیں آپؒ کے آباواجداد بخارا سے ہجرت کر کے متحدہ ہندوستان تشریف لائے تھے۔آپؒ کا سلسلہ نسبت شیرِ خدا، فاتح خیبر، حیدر کرار سیّدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم سے ملتا ہے۔سخی لجپال سیّد غلام علی شاہؒ کی ولادت پر خوشیاں منائی گیئں اور خیرات کی گئی، اسکے بعد نام رکھنے کا وقت آیا تو سیّد امام علی شاہؒ نے اپنے گھر کے تمام افراد کو اکٹھا کیا اور فرمایا کہ نام رکھنے کا پہلا حق تمہارا ہے تم اس پیارے بچے کا نام رکھو جس پر گھر والوں نے بڑی سوچ سمجھ کر سیّد امام علی شاہؒ سے عرض کیا کہ اس نیک بخت بچے کا نام آپ خود رکھیں آپ کے والد محترمؒ بڑی سوچ و بچار کے بعد اپنے خیالوں کو دور دور تک دہراتے ہیں اور پھر فرماتے ہیں کہ دیکھو اصل ہمیشہ اپنی اصلیت کی طرف لوٹتی ہے، سیّد محترم امام علی شاہؒ نے اس حسین وجمیل بچے کا نام حضرت علیؑ کی غلامی میں دینے کی نسبت سے آپکا نام غلام علی شاہ رکھا اس طرح آپکو بچپن ہی سے شیرِ خدا حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم کی غلامی میں دے کر سب گھر والے بڑے خوش ہوئے اس کے علاوہ سیّد غلام علی شاہؒ کی پیدائشی بزرگ ولی کی بشارت نورانی بزرگوں نے کی تھی اور غلام علی نام بھی انہوں نے تجویز کیا تھا اس کو بھی مدنظر رکھتے ہوئے آپکے والد محترمؒ نے آپکا نام سیّد غلام علی رکھا۔

ذوالقرنین حضرت سیّد غلام علی شاہؒ کے والد بزرگوار محترم سیّد امام علی شاہؒ

سر سے پاؤں تک گلابوں کا شجر لگتا ہے
باوضو ہو کر بھی لکھتے ہوئے ڈر لگتا ہے

☆ آپؒ جید عالمِ دین اور روحانی قوتوں سے مالا مال ایک کامل بزرگ ہستی تھے

☆ آپؒ کی دین سے محبت بہت زیادہ تھی، آپ اس کی ترویج کیلئے ہر وقت کوشاں رہتے تھے اور آپؒ کی شہرت دور دراز علاقوں تک پھیلی ہوئی تھی۔

☆ آپؒ عربی، فارسی، حدیث اور علمِ کیمیا پر مکمل عبور رکھتے تھے۔

قطب الارشاد ذوالقرنین حضرت سیّد غلام علی شاہؒ کے والد محترم سیّد امام علی شاہؒ زاہد، متقی، قیام الصلوٰۃ، جید عالم دین اور روحانی طاقتوں سے مالا مال بزرگ ہستی تھے۔ وہ تخت پور میں درس و تدریس سے منسلک تھے اور گاؤں کے بچوں اور بڑوں کو درسِ قرآن دیتے تھے آپ عربی، فارسی حدیث اور علم کیمیا پر عبور رکھتے تھے اور نسبت حضرت علیؓ ہونے کے فیض ورثہ علی لوگوں تک پہنچاتے اور قرآن حدیث کے مفہوم سے لوگوں کو روشناس کراتے۔ آپؒ کی دین سے محبت بہت زیادہ تھی، آپ اس کی ترویج کیلئے ہر وقت کوشاں رہتے تھے اور آپؒ کی شہرت دور دراز علاقوں تک پھیلی ہوئی تھی۔ اور لوگ آپؒ سے قرآن و حدیث کا درس حاصل کرنے آتے اور فیض لے کر جاتے۔ یہ بات تو اظہر من الشّمس ہے کہ نیک پارسا اور صالح والدین کی اولاد بھی نیک و صالح ہوا کرتی ہے اس طرح والدین کی پاک بازی اور صالح پسندی بھی حضرت سیّد غلام علی شاہؒ کے رگ و پے میں شامل تھی۔

حضرت سیّد غلام علی شاہؒ کا بچپن

نور خدا ہے کفر کی ہر حرکت پر خندہ زن پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

☆ آپؒ بچپن ہی سے بے حد صابر، قانع و کم گو تھے۔

☆ آپؒ میں بچپن سے وہ تمام خوبیاں تھیں جو کہ ایک ولی کامل میں ہوتی ہیں۔

☆ آپؒ پر بچپن ہی سے مست وار کیفیت طاری ہوتی تھی۔

جب ہم اولیاء اکرام کی زندگیوں کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اکثر و بیشتر واقعات میں یکسانیت دکھائی دیتی ہے اور تقریباً تمام اولیاء اکرام کی اوئل عمری سے ان میں پاکیزہ فطرت پائی جاتی ہے اور ان میں بچپن ہی سے ایک ولی کی خوبیاں ظاہر ہونا شروع ہو جاتی ہیں اور اہل نظر کو یہ پتہ چل جاتا ہے کہ یہ بچہ کوئی عام بچہ نہیں ہے۔اس طرح سیّد غلام علی شاہؒ کی پیدائش کے وقت آپ کا چہرۂ مبارک نورانی تھا جسکی بھی آپ پر نظر پڑتی وہی سبحان اللہ کہتا، روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ بچپن ہی سے بے حد صابر قانع و کم گو تھے اور جب بولتے تو آہستگی سے بولتے اور ایسے الفاظ اور باتیں فرماتے کہ سننے والے حیران رہ جاتے کہاں ایک کم عمر بچہ اور باتیں بزرگوں جیسی آپ نے کبھی بھی اپنی زبان سے کوئی غلط الفاظ استعمال نہ کئے۔آپ صفائی پسند تھے خود کو بھی صاف ستھرا رکھتے اور ارد گرد کی چیزوں کو بھی صاف ستھرا رکھتے وہ عام بچوں کی طرح کبھی بھی دھول اور مٹی میں نہ کھیلے اور نہ ہی اپنے ہم جولیوں کے ساتھ گلیوں اور میدانوں میں کھیلنے گئے۔آپؒ کا اکثر بچپن مسجد ہی میں گزرا۔آپؒ سارا دن اپنے والد محترمؒ کے ساتھ لکھنے پڑھنے کے سلسلے میں مسجد میں ہی رہتے آپؒ پر بچپن ہی سے مست وار کیفیت طاری ہوتی تھی۔

ذوالقرنین حضرت سیّد غلام علی شاہؒ

"حصول تعلیم"

بن کے دیوانہ کریں گے خلق کو دیوانہ ہم
بر سر منبر سنائیں گے تیرا افسانہ ہم

☆ آپؒ نے ابتدائی تعلیم اپنے والدِ بزرگوار حضرت سیّد امام علی شاہؒ سے حاصل کی

☆ اور نوجوانی ہی میں آپؒ کا شمار بے نظیر علماء اکرام میں ہونے لگا۔

☆ آپؒ کو علمِ حکمت، عربی، فارسی، حدیث اور فقہہ پر مکمل عبور تھا۔

☆ مست وار حالت میں آپؒ نے سنّتِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرتے ہوئے زلفیں رکھیں اور ویرانوں جنگلوں میں جا کر ذکرِ الٰہی میں مشغول ہو گئے۔

محبوب حقیقی کے سچے عاشقوں کا یہ دستور رہا ہے کہ وہ قربِ یار حاصل کرنے کیلئے پہلے علوم ظاہر کا زینہ طے کرتے ہیں پھر عمل کی دشوار گزار منزلوں کو طے کر کے علوم باطنی سیکھتے ہیں تب جا کر جلوہٗ محبوب نظر آتا ہے آپ نے بھی اپنے مطلوب تک رسائی کیلئے یہی راہ اختیار کی اس طرح سیّد غلام علی شاہؒ بچپن ہی سے اپنے والد بزرگوار سیّد امام علی شاہؒ کے ساتھ اپنا اکثر وقت مسجد ہی میں گزارتے۔

اب جب پڑھنے کے دن آئے تو آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد محترم سیّد امام علی شاہؒ جو ایک بڑے عالم فاضل تھے سے حاصل کی علمی ذوق وشوق کا یہ حال تھا کہ اپنے ہم سبقوں میں سب سے زیادہ محنت کر کے سب سے سبقت لے جاتے تھے سیّد غلام علی شاہؒ نے کم عمری ہی میں عربی، فارسی، حدیث، فقہہ اور علم حکمت

میں عبور حاصل کرلیا۔ اور نوجوانی ہی میں ان کا شمار بیمثال اور بے نظیر علماء اکرام میں ہونے لگا آپکے قول و فعل میں کوئی تضاد نہ تھا آپؒ میں رحم و ایثار کا مادہ بہت زیادہ تھا آپ بچپن ہی سے علم و عمل کے پیکر تھے اور کم عمری میں ہی شریعت پر مکمل عمل کرنے لگے۔

علوم ظاہری کی تکمیل سے صفائی قلب اور تزکیہ نفس کا ضروری سامان بہم پہنچ گیا تھا لیکن دل جس تسکین کا متلاشی تھا وہ نصیب نہ ہوئی اور جس محبوب کو حاصل کرنے کی خواہش تھی ظاہر علوم حاصل کر کے اس تک ابھی رسائی نہ ہوئی تھی۔

آپؒ پر بچپن ہی میں مست وار کیفیت طاری ہونا شروع ہوگئی، جیسے ہی آپؒ تعلیم سے فارغ ہوئے آپؒ کی کیفیت مبارک میں دن بہ دن اضافہ ہونے لگا اور آپؒ نے مست وار حالت میں آپؒ نے سنّتِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرتے ہوئے زلفیں رکھیں، ایک روایت کے مطابق انکی ۳۲ چوٹیاں بنتی تھیں جس میں دو چوٹیاں اتنی لمبی تھیں کہ پاؤں مبارک کو چھوتی تھیں، آپؒ اکثر اوقات تخت پور کے گردونواح کے ویرانوں جنگلوں میں جا کر ذکرِ الٰہی میں مشغول ہوگئے۔

عشق الٰہی کی چنگاری

☆ آپؒ رضائے الٰہی کے حصول کی خاطر بحرِ خیالات میں غوطہ زن رہتے تھے۔

میں ذاکر ہوں خدا کے نام پر گردن کٹا دونگا
جہاں سے ظلمت و باطل کو یکسر مٹا دونگا

یوں تو سیّد غلام علی شاہؒ میں بچپن ہی سے وہ تمام خوبیاں اور خصوصیات موجود تھیں جو ایک ولی اللہ میں موجود ہوتی ہیں یہی وجہ ہے کہ آپ کا دل مسجد میں لگتا تھا اس طرح جب سیّد غلام علی شاہؒ کو عربی، فارسی، حدیث، فقہہ اور علم حکمت پر عبور حاصل ہوا تو ان کا شمار بے نظیر با شریعت علماء میں ہونے لگا اور دن بدن آپکے اندر بے قراری سنجیدہ مزاجی پیدا ہونے لگی جس سے آپ اکثر بحرِ خیالات میں غوطہ زن رہنے لگے اور دل دنیائے ناپائیدار سے بیزار ہونے لگا اور قرآن حکیم کے ہر لفظ اور خالق حقیقی کو شہہ رگ کے قریب پانے کے فلسفہ پر رب العزت کی قربت پانے کیلئے بیقرار ہو گئے، اور ان لفظون پر غور و فکر کرنے لگے جو خالق کائنات قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں کہ میں راز تیرا، تو راز میرا ہے اور جدھر تو ہو گا وہاں میں ہونگا۔ اور پھر ان لفظوں کی گہرائی کو ڈھونڈنے لگے بعد ازاں آپکی حقیقت شناس نگاہیں کسی ایسے راستہ کی تلاش میں تھیں جو بندے کو خدا سے ملا دے آپؒ سوچ سوچ کر گھبرا جاتے اور گم کردہ راہ مسافر کی طرح بھٹک کر رہ جاتے اور اس طبیب کی تلاش کرنے لگے جو اس مرض کی دوا دے۔ اور آخر ایک روز قسمت کا ستارہ چمکا جب اللہ تعالیٰ نے ایک خواب میں آپکو نورانی بزرگ کی صورت میں رہنمائی فرمائی

حضرت سیّد غلام علی شاہؒ
کو مرشدِ کامل کی تلاش

عشق الٰہی اور حبِ رسول ﷺ کی نورانیت سے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی تڑپ کو تسکین دینے کیلئے آپؒ کوچہ کوچہ، بستی بستی، جنگل جنگل گھومتے رہے۔

جس دیاں دربار مرشد وچ رسائیاں ہوگیاّں
باب رحمت داکھلا مشکل کشائیاں ہوگیاّں
دل اندھیری کوٹھڑی وچ روشنیاں ہوگیاّں
اک نظر پیر وچ، بالکل صفائیاں ہوگیاّں

آپ سیّد غلام علی شاہؒ بچپن ہی سے مست وار طبعیت کے مالک تھے آپ جب علم شریعت سے فارغ ہوئے تو آپکے روحانی جذبہ اور تڑپ میں ایک انجانی بیقراری کی کیفیت پیدا ہوگئی آپ اس روحانی تسکین کیلئے درگاہوں، پیروں اور صوفیائے کرام کے حضور حاضر ہوئے لیکن آپکی بیقراری اور طلب کو تسکین نہ ملی اور عشق الٰہی اور حب رسولﷺ کی تڑپ دن بدن بڑھتی گئی، اس طرح سیّد غلام علی شاہؒ کوچہ کوچہ، بستی بستی، شہر شہر، جنگل جنگل اس مرض کی شفاء کیلئے اس پاک بابرکت روحانی چہرہ، جاہ وجلال رکھنے والے نورانی بزرگ اعلیٰ کو تلاش کرتے رہے جو آپکو تسکین قلب دے سکتا۔

عشق اور مُشک چھپائے نہیں چھپتا، عشق کی آگ سیّد غلام علی شاہؒ کے تن من کو جلا رہی تھی۔ تعلیم کی ہوا نے اس آگ کے شعلوں کو اور بھی تیز کر رکھا تھا، محبت کا ذوق

بڑھ رہا تھا، عشق کے جذبات بھڑک رہے تھے۔ آخر جب اضطراب جنوں کی حد کو پہنچا تو رب العزت جلّ جلالہٗ کو رحم آ گیا۔

آخر ایک روز سیّد غلام علی شاہؒ پسرور کے نزدیک ایک گاؤں جس میں ایک روحانی بزرگ درویش حضرت نور شاہؒ قیام پذیر تھے کے ہاں تشریف لے گئے اور اپنی بے قراری کا حال سنایا۔

تو حضرت نور شاہؒ نے فرمایا کہ آپ کے مرض کی دوا جس ولی کامل کے پاس ہے وہ خود تمہیں آواز دیں گے اور فیض عطا کریں گے۔

کچھ عرصہ بعد سیّد غلام علی شاہؒ چک نمبر 106 شمالی سرگودھا گئے اور مستریوں کے ہاں قیام کیا اور انہی دنوں بزرگ اعلیٰ صاحب کشف، صاحب کرامات، صاحب توحید مرد مجاہد ولی کامل پیر حضرت قطب عالم شاہ نوریؒ بھی اسی گاؤں میں چوہدریوں کے ہاں قیام کئے ہوئے تھے۔ کہ علی الصبح پیر قطب سیّد عالم شاہ نوریؒ گاؤں کے باہر قبرستان کے قریب مجلس لگائے بیٹھے تھے کہ سیّد غلام علی شاہؒ اپنے کام سے چک نمبر 106 سے چک نمبر 107 کو جانے والی سڑک پر چلتے ہوئے جب قبرستان کے قریب سے گزرے تو حضرت سیّد قطب عالم شاہ نوریؒ جو اس وقت قبرستان کے قریب مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے جب سیّد غلام علی شاہؒ کو جاتے ہوئے دیکھا تو ایک مرید حاکم علی سے کہا اس جانے والے کو آواز دو جس پر حاکم علی نے شاہ صاحب کو تین بار پکارا لیکن حضرت غلام علی شاہؒ نے سنی کو ان سنی کر دیا اور چلتے رہے جس پر خود سیّد قطب عالم شاہ نوریؒ نے آواز دی اور اس آواز کو تین

بار دہرایا جس پر سیّد غلام علی شاہؒ واپس اس مجلس میں تشریف لائے اور ایک طرف بیٹھ گئے۔

درس قرآن کے بعد جیسے ہی مجلس ختم ہوئی تو تمام لوگ جانے لگے تو سیّد غلام علی شاہؒ بیٹھے رہے اور حضرت نور شاہؒ بزرگ درویش کی پیشن گوئی یاد آئی کہ آپؒ کے مرشد آپؒ کو بلا کر فیض دینگے ان خیالوں میں غوطہ زن تھے کہ حضرت سیّد قطب عالم شاہ نوریؒ کی نظر کرم آپ پر پڑی تو انہوں نے بذریعہ کشف آپکے دل کا تمام حال پڑھ لیا کہ یہ نوجوان کس راہ حق کا متلاشی ہے اور انکی قلبی بیقراری کیا ہے اسکے بعد سارا دن شاہ صاحبؒ کو قطب سرکارؒ نے اپنے پاس رکھا اور رات کو اپنے ساتھ لے گئے اور سوتے وقت قطب سرکارؒ خود مصلے پر بیٹھ گئے اور سیّد غلام علی شاہؒ کو کہا کہ میرے بستر پر سو جاؤ اور آدھی رات کے بعد قطب سرکارؒ نے شاہ صاحبؒ کو بستر سے اٹھایا اور کہا تم کون ہو جو میرے بستر پر لیٹے ہوئے ہو اور گھر سے نکال دیا اور کچھ لمحے بعد ہی آدمی کو بھیج کر دوبارہ شاہ صاحبؒ کو بلایا اس طرح تین دن ہوتا رہا اس کے بعد سیّد غلام علی شاہؒ دن رات قطب عالم شاہ نوریؒ کے ساتھ رہنے لگے اور ایک دن سیّد غلام علی شاہؒ نے بڑے آداب و تعظیم اور دل موہ لینے والے انداز کیساتھ دست بستہ عرض کیا کہ آقا میں مریض نفسی ہوں اور آپؒ کے حضور قلب و روح کی پیاس بجھانے آیا ہوں سائل کو چشمہ فیض عطا فرمائیں اور زار و قطار رونے لگے آپکا ذوق و شوق، طلبِ عشق، بیقراری اور روحانی پیاس کو دیکھ کر حضرت سیّد قطب عالم شاہؒ نے فرمایا تم کیوں میرے پیچھے پڑے ہو تم بھی

سیّد ہو میں بھی سیّد ہوں سیّد کو سیّد سے فیض نہیں ملتا اور جس فیض کو تم حاصل کرنا چاہتے ہو اسکے لئے تم کو تمام دنیاداری، گھر بار چھوڑنا پڑے گا اس طرح تم اپنے آپ سے بھی دور ہو جاؤ گے تب کہیں جا کر تمہیں طلبِ سکونی حاصل ہو گا۔

ذوالقرنین حضرت سیّد غلام علی شاہؒ کے مرشد پاک

شمس العارفین، سلطان الاولیاء حضرت سیّد قطب عالم شاہ نوریؒ

☆ روحانیت کے سالارِ اعظم ☆

☆ آپؒ کی کرامات و برکات کا دور دور تک شہرہ تھا اور آپؒ کے لاکھوں مرید ہیں۔

☆ حضرت سیّد قطب عالم شاہؒ نوری کے مرشد حضرت خواجہ ہادی نبی بخشؒ ہیں۔

(ربّ کائنات کی نعمتِ عظمیٰ)

☆ اللہ تعالیٰ کی ان پاکباز ہستیوں نے تمام کرامات و برکات حضرت سیّد ذوالقرنین غلام علی شاہؒ کو عنایت فرمائیں۔

☆ اس طرح حضرت سیّد غلام علی شاہؒ سلسلہ ٔ قادری، زاہدی، نقشبندی کے "سپہ سالارِ اعظم ہیں"۔

صاحبِ کشف و کرامت، صاحبِ تصوف و توحید، مردِ قلندر حضرت سیّد قطب عالم شاہؒ نوری گیلانی رتبہ ٔ ولایت میں اعلیٰ مقام رکھتے ہیں، جن کی کرامات کا دور دور تک شہرہ تھا آپؒ کے کئی مرید مشہورِ زمانہ بزرگ ہوئے ہیں جن کی دعوتِ تبلیغ، رشد و ہدایت سے جہالت کی تاریکیاں دور ہوئیں۔

حضرت سیّد قطب عالم شاہؒ نوری قصبہ وچھو کے تھانہ پھلورہ، ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے تھے، وہاں ہی ان کا مزارِ اقدس ہے۔

حضرت سیّد قطب عالم شاہ نوریؒ نے فیض اپنے مرشد حضرت ہادی نبی بخشؒ سے لیا آپؒ کے مرشد حضرت ہادی نبی بخشؒ لاہور کے ایک بازار میں کپڑے رنگنے کا کام کرتے تھے سیّد قطب عالم شاہ نوریؒ جب انکے مرید ہوئے تو گھر والوں اور دوست احباب اور دیگر رفقاء نے آپ کو طعنے دینا شروع کر دیئے کہ سیّد ہو کر ایک کپڑے رنگنے والے دھوبی کے مرید بن گئے ہو جو کہ پورے خاندان کیلئے باعثِ رسوائی ہے۔ مگر آپ بدستور خاموش رہتے اور وہ تو قطب عالم شاہؒ کا دل ہی جانتا تھا کہ انکے مرشد کس رتبہ پر فائز ہیں۔ خواجہ حضرت ہادی نبی بخشؒ کا تعلق چوہان برادری سے ہے۔ آپؒ کا مزارِ پاک گاؤں ٹرکو بابے دی جھگی، نزد مانانوالا ضلع شیخوپورہ میں ہے۔

ایک روز حضرت سیّد قطب عالم شاہ نوریؒ کی خوشی کی انتہا نہ تھی جب آپکے مرشد حضرت ہادی نبی بخشؒ آپکے گاؤں تشریف لائے آپ نے اپنے مرشد کو لوگوں کی طرف سے دیئے گئے طعنوں کا احوال دیا جس پر آپ نے فرمایا کل صبح ان سیّدوں کو بلا لینا نمازِ فجر سے فارغ ہو کر اعلیٰ حضرت ہادی نبی بخشؒ نے درسِ قرآن دیا اور لوگوں کیساتھ قریبی قبرستان تشریف لے گئے موجود حاضرین سے پوچھا یہ منہدم قدیم قبر کس کی ہے تو حاضرین خاموش رہے آپؒ نے ہاتھ کا اشارہ فرما کر پوچھا! بتا قبر والے تم کون ہو تمہارا حال کیسا ہے تو قبر سے آواز آئی کہ میں گاؤں کا فلاں

نمبر دار ہوں میں تکلیف میں ہوں کیوں کہ میں بے اولاد تھا اس لئے میرے پیچھے صدقہ وخیرات کوئی نہیں کرتا، جس کا ثواب مجھے ملے آپ نے فرمایا اسکے لئے دعا کیا کروا سکے بعد دوسری قبر کی طرف اشارہ کیا کہ تم کون ہو تو قبر سے آواز آئی میں گاؤں کا فلاں مستری ہوں خوش ہوں کہ میری اولاد میرے لئے صدقہ خیرات کرتی ہے اسکے بعد تیسری قبر کی طرف اشارہ کیا اس میں سے آواز آئی کہ میں اس گاؤں کا فلاں چوہدری ہوں۔ اسطرح یکے بعد دیگر قبروں کو اشارہ کرتے رہے جس پر لوگ حیران رہ گئے اس سے قبل حضرت ہادیؒ جلالی میں آ کر قبر والوں کو کہتے کہ اٹھ کھڑے ہوں تو لوگ آپکے قدموں میں گر گئے اور عرض کیا کہ اے اللہ کے ولی ہم سے غلطی ہوگئی ہے ہمیں معاف کر دیں جو ہم نے حضرت سیّد قطب عالم شاہ نوریؒ کو طعنے دیئے اس پر ہم شرمندہ ہیں اسکے بعد حضرت ہادی نبی بخشؒ وہاں سے تشریف لے گئے۔ دربارِ عالیہ خواجہ ہادی نبی بخشؒ کے سجادہ نشیں خواجہ محمد عباس بتاتے ہیں کہ برطانیہ دورِ حکومت میں قصبہ ٹرکو نزد مانانوالہ، ضلع شیخوپورہ میں چار سکھ بھائی شام سنگھ، نار سنگھ، تیجا سنگھ اور دلدیپ سنگھ رہتے تھے جو کہ قصبہ ٹرکو میں سب سے بڑے زمیندار تھے۔

ایک روز شام سنگھ مانانوالہ میں لاہور کی طوائفوں کی ایک محفل میں مست تھا کہ ان کے گھوڑے کی ٹانگ لگنے سے ایک طوائف مرگئی۔ مرحومہ کے لواحقین نے گوجرانوالہ میں کیس کر دیا اور اس کیس میں شام سنگھ کو پھانسی کی سزا ہوگئی، اس کے بھائیوں نے اچھے سے اچھا وکیل کیا مگر ان کو مایوسی ہوئی، تمام وکیلوں نے

اس کے بچنے امکانات کو رد کر دیا اور ججوں نے فیصلہ محفوظ کر لیا۔ سکھ برادران انتہائی پریشان تھے، شام سنگھ کے مزاروں (محمد دین ماچھی اور میر دار جٹ) نے سکھ برادران کو بتایا کہ ہمارے مرشد خواجہ ہادی نبی بخشؒ کے حضور حاضر ہو کر اپنے بھائی کی رہائی کیلئے درخواست پیش کریں، اگر انھوں نے رہائی کی دُعا کر دی تو آپ کا بھائی رہا ہو جائے گا۔ سکھ برادران خواجہ ہادی نبی بخشؒ کے حضور حاضر ہوئے، آپؒ نے انھیں دیکھتے ہی فرمایا، محفلوں میں طوائفوں کو مارتے ہو اور اب میرے پاس آئے ہو، ان لوگوں نے التجا کی اور گڑگڑا کر منت کی۔ آپ نے فرمایا !جاؤ تمھارا بھائی شام سنگھ رہا ہو جائے گا۔ ججوں نے کیس کا فیصلہ محفوظ کیا ہوا تھا اور اگلے روز فیصلہ سنانا تھا۔ جب پیشی ہوئی تو ججوں نے فیصلہ پھانسی کا لکھا ہوا تھا، جب فیصلہ سنانے لگے تو وہاں رہائی لکھا ہوا تھا، ججوں نے فیصلہ سنانا ملتوی کر دیا اور دوسری پیشی رکھ لی اور دوبارہ فیصلے میں پھانسی لکھ دی، لیکن جب سنانے لگے تو وہاں پھر رہائی کا فیصلہ لکھا ہوا ملا۔ اسی طرح کئی مرتبہ ہوا اور آخر ایک پیشی پر ججوں نے شام سنگھ کو رہا کر دیا اور شام سنگھ سے کہا ہم تم کو پھانسی دینا چاہتے تھے، ہم پھانسی کی سزا لکھ کر جاتے تھے لیکن صبح جب ہم فیصلہ سنانے کیلئے دیکھتے تو وہاں رہائی لکھی ہوتی تھی، کیا معاملہ ہے؟ ججوں کی بات سن کر شام سنگھ نے انہیں خواجہ ہادی نبی بخشؒ کی دُعا کے متعلق بتایا، اس طرح آپؒ کی دُعا سے پھانسی کے مجرم کو رہائی نصیب ہوئی۔ اس کے بعد تمام سکھ بھائی خواجہ ہادی نبی بخشؒ کے عقیدتمند ہو گئے اور آپؒ کو ٹرکولے آئے جہاں پر آج آپؒ کا مزار شریف ہے۔

حضرت سیّد قطب عالم شاہ نوریؒ کے بارے میں سیّد غلام علی شاہؒ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ میرے مرشد حضرت سیّد قطب عالم شاہ نوریؒ اس دنیا سے پردہ فرما گئے کہ میں شہر چھور مغلیہ میں ایک نمبردار کے ہاں قیام پذیر تھا کہ رات کو میرے خواب میں میرے مرشد حضرت سیّد قطب عالم شاہ نوریؒ تشریف لائے اور فرمایا آپکی بہن میری بیٹی جو کہ قصبہ پنڈوری نزد سانگلہ میں بیمار ہیں انکی عیادت کے لئے جاؤ ذوالقرنین غلام علی شاہؒ فرماتے ہیں کہ میں جیسے ہی صبح سویرے اٹھا نماز سے فارغ ہو کر نمبردار کو کہا کہ میں جا رہا ہوں مجھے ضروری کام ہے جس پر نمبردار نے عرض کیا حضور ناشتہ کر لیں میں خود آپ کو چھوڑ آتا ہوں مگر میں اٹھا اور چلا گیا اور جب قصبہ پنڈوری میں حضرت سیّد قطب عالم شاہ نوریؒ کی بیٹی کے ہاں پہنچا جو بیمار تھیں تو میں نے دیکھا سرکار حضرت سیّد قطب عالم شاہ نوریؒ جو اس دنیا سے تشریف لے گئے تھے وہ اپنی بیٹی کے ہاں تشریف فرما ہیں۔

کچھ دیر بعد حضرت سیّد قطب عالم شاہ نوریؒ نے فرمایا غلام علی شاہؒ اُٹھو باہر چلتے ہیں مجھے پیشاب کرنا ہے اسکے بعد قطب سرکارؒ اور شاہؒ صاحب باہر تشریف لے گئے کھیتوں میں جھاڑیوں کے قریب قطب سرکار پیشاب کی نیت سے علیحدہ ہو گئے اور جھاڑیوں کے پیچھے چلے گئے کافی دیر گزر جانے کے بعد جب قطب سرکارؒ واپس نہ آئے تو سیّد غلام علی شاہ فرماتے ہیں کہ میں نے آواز دی مگر جواب نہ آیا جب میں نے جھاڑی کے پیچھے جا کر دیکھا تو پیشاب اور استنجاہ کیا گیا تھا اور پانی گرا ہوا تھا لیکن قطب سرکارؒ موجود نہیں تھے جس پر میںؒ واپس قطب سرکارؒ کی بیٹی

کے ہاں تشریف لے آیا کچھ عرصہ انکی عیادت کی اور پھر اپنے گاؤں تشریف لے آئے۔

حضرت ذوالقرنین سیّد غلام علی شاہؒ فرماتے ہیں کہ اعلیٰ مرتبت سیّد قطب عالم شاہؒ نوری نے فرمایا! چلو میں آپؒ کو لاہور میں داتا گنج بخشؒ کے دربار اقدس پر لے چلتا ہوں۔ میں اپنے مرشد پاک کے ساتھ داتا گنج بخشؒ کے دربار اقدس پر حاضر ہوا وہاں جب میں نے دُعا کیلئے ہاتھ بلند کئے تو سیّد قطب عالم شاہؒ نوری نے فرمایا "سیّد غلام علی شاہؒ" دیکھ تو لو کہ گھر والا گھر میں موجود بھی ہیں کہ نہیں، جب میں نے دیکھا تو داتا سرکارؒ اپنے تعویذ میں موجود نہ تھے۔

ہم دربار اقدس سے منسلک مسجد میں آ گئے تھوڑے انتظار کے بعد وہاں داتا گنج بخش ہجویریؒ، خواجہ معین الدین چشتیؒ، بابا فریدالدین گنج شکرؒ، حضرت بوعلی قلندرؒ، حضرت احمد علی صابر کلیریؒ اور دیگر بزرگ تشریف لائے اور ہمیں اپنی بے پناہ شفقت اور محبت سے نوازا، ایک گھنٹہ سے زائد ہمیں ان سے گفتگو کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ اور حضرت قطب عالم شاہؒ نوری نے فرمایا! "سیّد غلام علی شاہؒ "آؤ اب ہم دریائے راوی کی سیر کرنے چلیں، دریا پر پہنچ کر آپ ایک جھاڑی کے پیچھے جا کر نگاہوں سے اوجھل ہو گئے۔

ولیٔ کامل حضرت سیّد قطب عالم شاہ نوریؒ کی سیّد غلام علی شاہؒ کو نصیحت و ہدایت

جادۂ عشق میں گرگر کر سنبھلتے رہنا
پاؤں جل جائیں مگر آگ پر چلتے رہنا
جلوۂ امن تم ہی سے ہے محبت والو
مہروتاباں کی طرح روز نکلتے رہنا

حضرت سیّد غلام علی شاہؒ کی بے تابی، بے قراری، اور فکر انگیزی کو محسوس کر کے حضرت سیّد قطب عالم شاہ نوریؒ نے فرمایا:

ورثہ اپنا اپنے وچ ہتھیں بے سرو سامان ہو جائیں گا توں
تے غریب مسکین ناچیز عاجز آپنے آپ نوں فیر سدوائیں گا توں
طالب طلب کسے فانی چیز دا توں سچو سچ صحیح سنا دیویں
فیر نئیں سوال منظور ہونا بھنگ رنگ دیوچہ نہ پا دیویں
اج وقت کر ہوش لے سوچ بیبا گل کیتی ہوئی توڑ نبھائی دی اے
وعدہ کر پکا فیر تھڑیں بیبا ایہہ گل نال نہ اساں نوں بھائی دی اے
وعدہ کر جو تھڑن او سڑن دوزخ اساں شرط پکی ایہہ لائی ہوئی اے
وعدہ وچ وفا خطا نہ کر جُتڈی نال ماہی اہناں پائی ہوئی اے
تے فرمان خدا قرآن دے وچ سوچ سمجھ کے حرف الاویا جے
اوپر حرف دے جان نوں صرف کرنا منافق ناں نہ مول سدوایا جے

ترجمہ:۔

اپنا ورثہ اپنے ہاتھوں بیچ کر بے سروسامان تم ہو جاؤ گے پھر غریب، مسکین، ناچیز عاجز اپنے آپ کو کہلواؤ گے اگر تم کسی فانی چیز کے طلبگار ہو تو سچ سچ بتا دینا پھر طلب پوری نہ ہو گی۔ کہیں رنگ میں بھنگ ڈالو ابھی وقت ہے سوچ سمجھ لے پیارے کہی ہوئی بات آخری دم تک نبھائی جاتی ہے وعدہ کر پکا کر وعدہ توڑنا ہمیں پسند نہیں ہے، وعدہ خلافی جو کریں وہ جلیں دوزخ میں ہم نے شرط لاگو کی ہوئی ہے اور وعدے میں بے وفائی نہ کرنا۔ آپ نے زندگی سجن کے نام کی ہوئی ہے خدا نے قرآن کریم میں واضح طور پر ارشاد فرمایا ہے کہ اپنی زبان پر جان دے دینا لیکن منافق نہیں کہلوانا۔

حضرت سیّد غلام علی شاہؒ کی اپنے مرشد کے حضور فریاد

﴿اور حضرت سیّد قطب عالم شاہ نوریؒ کا حضرت سیّد غلام علی شاہؒ کو بیعت کرنا﴾

صحبت مجلس پیر میرے دی، بہتر نفل نمازاں
اک اک سخن شریف انہاں دا کردا محرم رازاں

رہبری سے تیری گمراہ بھی راہِ حق پر آ کر
کوئی کعبہ گیا اور کوئی مدینہ پہنچا

☆ ذوالقرنین سرکارؒ نے اپنے مرشد کے سامنے سچ کر دکھایا کہ وہ کسی دنیاداری کے طالب نہیں ہیں۔

☆ حضرت سیّد قطب عالم شاہ نوریؒ نے فرمایا! ذوالقرنین سرکارؒ واقعی راہِ حق کے متلاشی ہیں، جنہیں دنیاوی عیش و آرام سے کوئی غرض نہیں ہے۔

گلے میں رومال ڈال کر حضرت قطب عالم شاہ نوریؒ کا فرمان سن کر سیّد غلام علی شاہؒ عاجزی کے ساتھ التجا کرتے ہیں کہ میں سیّد نہیں ہوں اگر آپ مجھے سیّد بنا دیں تو آپ کے لئے مشکل بھی نہیں ہے، میں مریض نفسی ہوں اور راہ حق کا متلاشی ہوں جو خدا کو پاتے ہیں انکی منزلیں اور طلب دنیاداری نہیں ہے میں طالب ہوں گنہگار خاکسار ہوں مجھ پر نظر و کرم فرمائیں اور مجھ ناچیز غریب مسکین بندہ پر رحم فرمائیں اور مجھے اپنے سے دور مت کریں اور عرض کیا کہ میں اللہ کو ضامن بنا کر وعدہ کرتا ہوں کہ مرشد سے جو وعدہ کرونگا وہ پوری عمر نبھاؤں گا اور پھر آپکی آنکھوں سے بے ساختہ آنسو جاری ہو گئے۔ حضرت سیّد قطب عالم شاہ نوریؒ جو نوجواں کی جستجو اور ہمت کو پرکھنا چاہتے تھے کہ کہیں اس نوجوان کو دنیاداری کی لالچ تو نہیں، اس پر سیّد غلام علی شاہؒ نے سچ کر دکھایا کہ وہ صرف راہِ حق کا متلاشی ہے دنیاوی عیش و آرام سے اسے کوئی غرض نہیں ہے حضرت قطب عالم شاہ نوریؒ نے فرمایا کہ مجھے تم پر فخر ہے کہ تم واقعی راہِ حق کے متلاشی ہو اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ ایک بہتر راز داں ثابت ہوں گے۔ قیوم زمان حضرت سیّد غلام علی شاہ کی عاجزانہ التجا پر حضرت قطب عالم شاہ نوریؒ نے فرمایا سوالی رو مت تجھ پر قدرت مہربان ہے اور مجھے خواب میں دیکھنا بھی قدرت کی آپ پر نظر و کرم ہے فرمایا! آ بیٹھ میرے پاس اور میرے ہاتھوں میں اپنے ہاتھ دے اور جو میں پڑھتا

جاؤں وہ پڑھتا جا۔ اور جو میں وعدے لوں وہ وعدے اور عہد تم اپنے رب سے کرنا اور جو وعدے کرو انہیں احسن طریقہ سے عمر بھر نبھانا۔ اور شریعت مطہرہ پر عمل پیرا رہنا، کسی کے کہنے پر وعدوں میں فرق نہ لانا، غفلت اور نفسانی خواہشوں کی تمنا کر کے جان پر ظلم نہ کرنا، اور تمہیں جو بھی فرائض سمجھا رہا ہوں انہیں غور سے سنو اور ان پر مکمل عمل کرنا، علم پر عمل کرنا، قول و فعل میں تضاد نہ کرنا اس طرح حضرت قطب عالم شاہؒ نے سیّد غلام علی شاہ کو باطنی فیوض و برکات سے نوازا۔

اور فرمایا کہ آپ اقرار کرو تم بھی مجھے چھوڑ کر نہ جاؤ گے اور میں بھی تمہیں اپنے پاس رکھوں گا بیعت کے بعد پھر فرض منصبی سمجھاتے ہوئے فرمایا جس جگہ بھی جاؤ خوف ہرگز نہ کرنا۔

ہر وقت دل میں اللہ کی یاد کو آباد رکھنا اس طرح کبھی بھی آپ کی عمر اور وقت ضائع نہ ہوگا اور ہر مقام پر اللہ تعالیٰ تمہارا حامد و ناصر ہوگا۔

اور سیّد غلام علی شاہؒ کو بیعت کر لیا اور فرضِ منصبی سمجھائے، باطنی فیوض و برکات سے نواز کر اپنی نیابت اور امت مسلمہ کی قیادت و سیادت کیلئے منتخب فرمایا۔

ذوالقرنین سرکارؒ کی آزمائشیں

☆ ذوالقرنین سرکارؒ کے صبر وایثار اور آپکی باطنی روحانی قوتوں کو جاننے کے لیئے آپؒ کے مرشد نے آپکو مختلف آزمائشوں میں ڈالا۔

☆ ذوالقرنین سرکارؒ نے ثابت قدم رہ کر ثابت کر دیا کہ وہ ازلی ولی اللہ ہیں اور اپنے رہبر کے ہر حکم پر سرخم ہیں۔

یہ عشق نہیں ہے آسان بس اتنا سمجھ لیجئے
اک آگ کا دریا ہے اور ڈوب کے جانا ہے

مرید کو ولی کامل بنانے کیلیئے مرشد آزمائش بھی کرتا ہے اور اسے مختلف امتحانات اور مصائب سے گزار کر کندن بناتا ہے، اسی طرح سے سیّد غلام علی شاہؒ کے ایثار و صبر کو آزمانے اور آپکی باطنی و روحانی قوتوں سے آگاہ ہونے کیلیئے آپکے مرشد قطب عالم شاہ نوریؒ نے آپ کو مختلف آزمائشوں میں ڈالا۔

ایک رات ذوالقرنین غلام علی شاہؒ آرام فرما رہے تھے کہ آپ کے خواب میں حضرت قطب عالم شاہ نوریؒ تشریف لائے اور فرمایا کہ سردیوں کا موسم ہے میرے گھر مہمان آئے ہیں لہذا تم مرغی اور لکڑیاں لے کر جلدی میرے گھر پہنچو صبح سویرے جیسے ہی سیّد غلام علی شاہؒ نیند سے بیدار ہوئے آپ نے خواب کو الہام سمجھ کر مرغا خریدا اور لکڑیاں لے کر حضرت قطب عالم شاہ نوریؒ کے حضور پیش ہوئے۔ شاہ صاحبؒ کو دیکھ کر قطب سرکار زیرلب مسکرائے۔ اور یہ سلسلہ روز

بروز جاری رہا شاہ صاحبؒ عقیدت اور چاہت کے ساتھ مرغ اور لکڑیاں پہنچاتے رہے اس وقت اس علاقہ میں لکڑیوں کا فقدان تھا لوگ گھروں میں گوبر کی پاتھیوں سے آگ جلاتے تھے آخر ایک روز ایسا آیا کہ پیسے اور لکڑیاں ختم ہو گئیں تو آپؒ مرشد کا امر بجالانے کیلئے غمزدہ ہو گئے اور مرشد کو راضی کرنے کی تڑپ نے بیقرار کر دیا۔ آپ سرکارؒ نے اپنی بیقراری اور پریشانی کا حال اپنے گھر والوں کو سنایا جس پر آپ سرکارؒ کی نیک بخت بیوی بڑے ادب و تعظیم سے عرض کرتی ہیں سرکار آپؒ کیوں فکرمند ہوتے ہیں آپؒ گھر کا سامان فروخت کریں اور ان پیسوں سے مرغا خریدیں کمروں کی چھتوں سے لکڑیاں اتار کر پیر و مرشد کے حضور پیش کریں تو سیّد غلام علی شاہؒ چھت کی طرف دیکھتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ سردیوں کا شدید موسم ہے، یخ بستہ ہوائیں چل رہی ہیں چھوٹے چھوٹے بچے ہیں، اگر لکڑیاں اتار دیں تو سیّد ہو کر غیروں کے گھر کیسے ٹھکانہ کرونگا تو نیک بخت صالح بیوی نے فرمایا کہ آپ تکیہ رکھیں اس عالم پاک ذات بابرکات مالک و خالق پر جو تمام محتاجوں کا مالک ہے وہی ہماری حفاظت کرے گا آپ اپنے پیر و مرشد قطب سرکارؒ کیساتھ کیا گیا وعدہ نبھائیں اس مشورہ سے شاہ صاحبؒ کو تقویت ملی اور فرمایا صد آفرین میرے ساتھی تو نے درپیش کٹھن گھڑی میں میرا ساتھ نبھایا اور یار سے کیا گیا وعدہ یاد دلایا۔ اس طرح آپؒ ساری سردیاں قطب سرکار کے امر پر عمل کرتے ہوئے گھر کی چیزیں فروخت کر کے مرغا خریدتے اور مکان کی چھت سے لکڑیاں اتارتے اور قطب سرکارؒ کے حضور پیش کرتے رہے۔

قارئین کرام آپ خود خیال فرمائیں کہ جس خطہ میں ہر موسم اپنی آب وتاب کے ساتھ جلوہ گر ہوتا ہو سردیوں کے شدید موسم میں یخ بستہ ہوائیں اور بارشوں کے موسم میں شدید ژالہ باری ہوتی ہوگی تو نا کافی کپڑوں اور آگ نہ ہونے اور کمروں کی چھت نہ ہونے سے چھوٹے چھوٹے بچوں کے ساتھ کیسے وقت گزارتے ہونگے یہی وقت ہوتا ہے کامیابی اور کامرانی اور صبر واستحکامت کا جس پر کار بند رہتے ہوئے دنیا سے بے نیاز ہو کر تمام تکالیف ومصائب کے باوجود اللہ سے لو لگا کر مرشد کے امر پر عمل کرنا ہوتا ہے تو شاہ صاحب نے موسم کی سختیوں بچوں کی بے تابیوں سے خائف ہوئے بغیر توکل علی اللہ کے ساتھ مرشد کے امر پر عمل کرتے رہے۔ آخر ایک روز ایسا آیا جس سے گھر کا آخری سامان بیچ کر مرغا خریدا اور چھت پر بچی آخری لکڑیاں اتار کر قطب سرکارؒ کے حضور پیش ہوئے تو حضرت سیّد قطب عالم شاہؒ سرکار، شاہ صاحبؒ کو دیکھ کر مسکرائے اور کہا شاباش بچہ تم اپنے امتحان میں کامیاب رہے اور میرے امر پر پل بھر بھی آپ میں لغزش نہ ہوئی۔ اور امر کیا کہ اب اس قصبہ میں آپکا وقت مکمل ہو چکا ہے آپ اب اہلِ خانہ سمیت سرگودھا جائیں۔ آپؒ قطب سرکار کے حکم پر رڑ کی قصبہ سے چک ۱۰۶ شمالی سرگودھا تشریف لے آئے تو وہاں قطب عالم شاہ نوریؒ کے مرید آپکو تین کمروں کا مکان تعمیر کر کے دیتے ہیں اس موقع پر شاہ صاحبؒ اپنی نیک بخت بیوی سے فرماتے ہیں ہم نے جس کیلئے چیزیں قربان کیں اس نے ہمیں پہلے سے زیادہ عنایت فرمایا۔ اور فرمایا یہ دنیا فانی ہے اس کو فنا ہونا ہے لہذا مال و دولت سے پیار نہ کرنا ورنہ ایک دن رونا پڑے گا اور عوام الناس کی خدمت کیلئے چشمہ فیض جاری کیا۔

عشق کی آگ

قطب سرکارؒ کا شاہ صاحبؒ کے مقام کدہ کو قربان کرنا اور ریاضت میں بٹھانا

جنہوں کا عشق صادق ہوتا ہے وہ کب فریاد کرتے ہیں
لبوں پر مہر خاموشی دلوں میں یاد کرتے ہیں

☆ ذوالقرنین سرکارؒ نے رضائے الٰہی کے حصول کی خاطر چلہّ کشی کی اور بیوی بچوں کو اللہ کے سپرد کیا۔

اعلیٰ حضرت سیّد قطب عالم شا نوریؒ نے کئی آزمائشوں وامتحانوں کے بعد سیّد غلام شاہؒ میں مزید صبر وایثار پیدا کرنے اور انہیں مردآہن بنانے کیلئے آپؒ کے گھر کو کئی مرتبہ جلاب دیئے یعنی آپکے گھر کا سارا سامان غریبوں اور مسکینوں میں تقسیم فرمادیتے تا کہ شاہ صاحب کی دنیاوی مالو دولت سے محبت نہ بڑھے اور شاہ صاحب صابر وشاکر ہوں اس طرح گھر کے تمام سامان کو تقسیم کرنے کے بعد کئی کئی دنوں تک شاہ صاحب کو چلہ کشی کیلئے گاؤں سے دور ایک الگ کمرے میں بٹھا کر باہر سے تالا لگادیتے اس طرح مجاہدات اور ریاضت کا حکم دے کر ذکر الٰہی عطا فرماتے اور کسی مرید کی ڈیوٹی لگادیتے کہ وہ سحری وافطاری کے وقت آپکو کھانا پہنچائیں۔ کیونکہ کامل درویش کو کبھی خواہش

حصول اقتدار یا ہوس شاہی نہیں ہوتی لہذا آپؒ مرشد کے حکم کی تکمیل کرتے ہوئے دنیا سے بے نیاز تن تنہا ہر وقت عشق توحید میں مستغرق رہتے جس سے آپؒ جسمانی طور پر بالکل کمزور اور نحیف ہو چکے تھے کتنا کٹھن ہوتا ہوگا وہ مرحلہ؟

قارئین کرام! جب قطب سرکار گھر کا سارا سامان تقسیم کر کے شاہ صاحب کو چلہ کشی کیلئے بٹھا دیتے ہیں گھر میں چھوٹے چھوٹے بچے بھوک و پیاس میں تن تنہا، نہ کوئی کمانے والا ہوتو دل پر کیسی گزرتی ہوگی گھر والے کیسے گزارا کرتے ہونگے، یہی وقت ہوتا ہے ولی کامل کی آزمائش کا لیکن اولیاءِ اللہ کو کب فکر ہوتے ہیں، وہ تو اللہ کی لو میں مگن ہوتے ہیں اللہ رب العزت کی جلالت کو جوش آتا ہے اور وہ اپنے بندے جو اسکی لگن میں مگن ہیں، پر رحمتیں نازل فرماتا ہے اور انکے تمام اسباب کا سبب بن جاتا ہے اور اس طرح مدد فرماتے ہیں جس کا انسان تصور بھی نہیں کرسکتا جب قطب سرکارؒ نے دیکھا کہ سیّد غلام علی شاہؒ بھوک اور پیاس، گرمی اور سردی میں بھی ایثار وصبر، قناعت اور توکل تصوف کی عمدہ ترین مثال بن چکے ہیں تو فرمایا آج میرے ورثے کا اصل وارث ذوالقرنین سیّد غلام علی شاہؒ ہیں۔ جنہوں نے کٹھن سے کٹھن گھڑی میں بھی صبر و ایثار کا دامن نہ چھوڑا اور رضائے الٰہی کے حصول کیلئے میرے امر کو نبھایا اور فرمایا کہ شاہ صاحبؒ آفتاب ولائت کی اعلیٰ ترین مثال ہیں اور شاہ صاحبؒ کیلئے پیشن گوئیاں فرمائیں۔

قطب سرکارؒ کی ذوالقرنین سرکارؒ کے متعلق پیش گوئیاں

☆ سوالاکھ سے زائد مرید ہونگے جس میں سادات بھی شامل ہونگے۔

☆ ذوالقرنین سرکارؒ ان پیروں سے ہیں جو پابند شریعت، پیرِ طریقت، رہبرِ معرفت، صاحبِ کشف، سخی لجپال ہیں جو کہ یاروں کو سیر لاہوت کراتے ہیں ذوالقرنین سرکارؒ بابت آپکے مرشد" حضرت سیّد قطب عالم شاہؒ نوری کی پیش گوئیاں"

شانِ عمل کو دیکھ کر دنگ ہیں بحرو برتمام
کوہ دمن پہ ہو گئے انکے غلام حکمران
حسن و جمال نام ہے انکے قدم کی دھول کا
آپ سے لمس جو ہوگئے ذرے بنے وہ کہکشاں

ہمائے اوج لاہوت، ولی کامل واکمل، صاحب کرامت، سخی لجپال، حضرت سیّد ذوالقرنین غلام علی شاہؒ اپنے روحانی مرشد حضرت قطب عالم شاہ نوریؒ سے بیحد عقیدت ومحبت کرتے تھے اور قطب سرکارؒ بھی آپ کو آنکھ کا تارا جانتے تھے اور محبت وشفقت کے پھول نچھاور کرتے تھے۔

اس لئے شاہ صاحبؒ کی جلد ہی تمام ظاہری و باطنی علوم کی تکمیل ہوگئی تھی اور آپکو خرقۂ خلافت عطا فرمایا اور قطب سرکارؒ سیّد غلام علی شاہؒ کے بارے میں مریدوں کے ہجوم میں فرماتے ہیں کہ سیّد غلام علی شاہؒ کے سوالاکھ سے زائد مرید ہونگے جن

میں سادات بھی شامل ہونگے میرے ورثۂ قطب کے واحد وارث ہونگے اور فرمایا سیّد غلام علی شاہؒ اب ان پیروں میں سے ہیں جو پابند شریعت، پیر طریقت، واقف معرفت، صاحب کشف، سخی اور لجپال ہیں جو یاروں کو سیر لاہوت کرواتے ہیں اور سیّد غلام علی شاہؒ کو امر کیا کہ وہ سمندری کے قریب سلونی جھال چک نمبر 136 ساندل بار ویران قبرستان میں ڈیرہ لگا کو اصلاح المسلمین کریں اور ورثہ قطب چشمہ فیض جاری کریں۔

﴿مرشد برحق، سخی لجپال﴾

☆ذوالقرنین سرکارؒ کا سلسلہ رشد و ہدایت☆

☆ آپؒ نے پُر ہجوم زندگی اور تمام آسائش و آرام چھوڑ کر راہِ حق میں خدمتِ خلق کے لئے جنگلوں اور ویرانوں میں اپنا مسکن بنایا۔

☆ آپ نے اپنے آستانہ عالیہ پر مستقل لنگر خانوں کا انتظام کیا۔

☆ آپ کا انداز بیاں اور حُسن و سلوک اس قدر دِل نشین ہوتا کہ لوگ آپؒ کے عاشق ہو جاتے۔

☆ آپؒ کے آستانوں پر ہر وقت ضرورت مندوں اور مظلوموں کی بھیڑ لگی رہتی اور آپؒ اپنی نظر و کرم سے انکی پیاس بجھاتے۔

☆ آپؒ ہر ایک کو حبِ رسول ﷺ کا سبق دیتے اور انکے قلوب کو عشقِ الٰہی سے گرماتے تھے۔

جمال عالم امکان، کمال فکرونظر
تیرے کمال پہ حیران، جمال پرشش در
عطاولطف وکرم کا محیط آپ کی ذات
فلاح ورشد وہدایت کا آپ ہی محور

شہبازِ لامکاں، قیوم الزماں، قطب الارشاد، قبلہ عالم حضرت سیّد غلام علی شاہ پر ہجوم زندگی اور آبادیوں کو چھوڑ کر جنگلوں اور ویران جگہوں پر اپنا مسکن بنانے لگے اس جگہ جو لوگ آپ سے علم شریعت جاننے آتے انکو علم شریعت کا درس دیتے جو راستے سے بھٹکے ہوتے انہیں نگاہِ حق شناس سے درست رستہ دکھاتے۔ جو طب اور دین کے بیمار آتے ان کو ان کے مطابق دوائیاں دیتے جس سے وہ صحت یاب ہو جاتے وہ ایسے چشمہ فیض تھے کہ لوگ دور دراز سے آکر پیاس بجھاتے اور کامل ہو کر جاتے تھے جس سے آپ کی دور دراز علاقوں میں شہرت ہونے لگی اور آپ ورثہ قطب سرکارؒ احسن طریقے سے نبھانے لگے آپ آنے جانے والوں کو لنگر کھلاتے اور جو نذرانہ اکٹھا ہوتا وہ غریبوں اور مسکینوں میں تقسیم فرما دیتے۔ آپ کا انداز بیاں اس قدر دل نشین ہوتا کہ لوگ سن سن کر مسرور ہوتے لوگوں کے دلوں میں آپکی شیریں باتیں اتر جاتی تھیں آپکے علم و فضل کا چرچہ عام ہو گیا اور قریب و جوار کے لوگ آپکے حلقہ ارادات میں شامل ہو گئے اور حلقہ مریدین وسیع ہوتا چلا گیا اسی طرح آپؒ کے پاس ہر وقت ضرورت مندوں اور مظلوموں کی بھیڑ لگی رہتی تھی۔

آپؒ چھوٹے چھوٹے کام میں بھی نصیحت اور عبرت پذیری کا معاملہ فرماتے اور لوگوں کو دینِ رسول ﷺ کی طرف راغب کرنے کی تبلیغ فرماتے ۔ اس طرح ذوالقرنین سیّد غلام علی شاہؒ نے انسانیت کی اصلاح و رہنمائی اور دین حق کی سربلندی کیلئے کئی قصبوں ، جنگلوں اور ویرانوں میں ڈیرے لگائے اور چشمہ فیض عطا فرماتے رہے اور آخر میں اپنے مرشد قطب عالم شاہ نوریؒ کے امر پر عمل پیرا ہونے کیلئے اپنے مرید خاص بابا برکت علیؒ کو سمندری سلونی جھال چک نمبر 136 بھیجا کہ وہ وہاں ورشہ قطب سرکار عام کریں اور خود بھی وہاں آنے کا عہد کیا۔

"ذوالقرنین سرکارؒ" اور

رشد وہدایت کا سفر

"محبتِ الٰہی کی تپش ، تاریخ کے جھروکوں سے "

سلونی جھال چک 136 ضلع فیصل آباد آمد اور آستنہ عالیہ کا قائم کرنا۔

☆محبتِ الٰہی اور خدمتِ خلق کی خاطر آپؒ نے مرشد کے امر پر جنگلوں ، ویرانوں اور قدیم قبرستانوں میں آستانے لگا کر ابوجھ لوگوں میں تعلیم کے نورانی چشمے جاری کیئے۔

☆کٹھن سے کٹھن موڑ پر بھی آپ کے ارادوں اور خدمتِ خلق کے جذبہ میں کوئی لغزش نہ آئی۔

حضرت بابا برکت کیلئے اس روز بڑی خوشی اور مسرت وشادمانی کا سماں تھا جب آپکے پیر ومرشد سیّد غلام علی شاہؒ کا سندیسہ آیا کہ وہ سلونی جھال ساندل بار تشریف لا رہے ہیں ۔ حضرت بابا برکت علیؒ اپنے عقیدت مندوں کیساتھ ریلوے اسٹیشن سرشمیر تشریف لے گئے ۔

محبت الٰہی کی تپش، ارادے کی پختگی اور مرشد سے والہانہ لگاؤ اور عشقِ خدمت خلق کی خاطر جب سیّد غلام علی شاہؒ ٹرین سے تشریف لائے تو آپؒ کو سفر کیلئے گھوڑی پیش کی گئی سیّد غلام علی شاہؒ نے فرمایا کیونکہ میرے مرشد سیّد قطب عالم شاہ نوریؒ گھوڑی پر سفر کرنا پسند فرماتے تھے لہذا میں عقیدتاً گھوڑی پر سفر نہیں کر سکتا آپ لوگ چلو میں آتا ہوں جس پر جو لوگ گھوڑوں تانگوں اور بیل گاڑیوں پر آپکے استقبال کیلئے آئے تھے اسٹیشن سے واپس ڈیرے کیلئے روانہ ہوئے استقبال کرنے والے لوگ جب ڈیرے پر پہنچے تو انہوں نے دیکھا کہ ذوالقرنین سیّد غلام علی شاہؒ ان سے پہلے ہی ڈیرے پر تشریف فرما تھے لوگ آپکو دیکھ کر حیران ششدر رہ گئے ۔ اور دلی طور پر آپ کے گرویدہ اور معتقد ہو گئے آپؒ نے اپنے، مرشد سیّد قطب عالم شاہ نوریؒ کے امر پر قدیم قبرستان جنگل میں آستانہ بنایا اور ان گنت مخلوق اس چشمہ ہدایت ومعرفت سے فیض یاب ہونے لگی سنت الٰہی بھی یہی معلوم ہوتی ہے کہ جن مردان باہمت سے مخلوق کی اصلاح وہدایت اور دین کی دعوت وارشاد کا کام رب العزت کو لینا ہوتا ہے، رب العزت ان ہی پیارے بندوں کو امتحانوں اور آزمائشوں کی سخت کٹھائیوں سے گزارتے ہیں اور یہی

ابتلاوآزمائش اورآرام شائدان کے تزکیہ نفس ،ان کی روحانی و ذہنی صلاحیتوں کے ارتقاءاوران کے دل کی دنیامیں سوز وگداز کی کیفیت پیدا کرنے کا سبب بنتے ہیں جس سے تمام عزیزو اقارب کوچھوڑ کر رضائے الٰہی کی خاطر خدمت خلق کے لئے اپنے آپ کووقف کر دیتے ہیں لہذا سیّد غلام علی شاہؒ کورب العزت نے ان بابرکت بندوں سے چُنا جوان کے احکامات اورسنت رسول ﷺ کی پیروی کرانے کے لئے عوام الناس کورشدوہدایت کریں اورراہ حق دیکھائیں کیونکہ فقیرتواس دنیا میں بھی بادشاہ اوراس دنیاسے پردہ پوشی کے بعدبھی بادشاہ رہتے ہیں ان کی درگاہ سے ہروقت لوگ فیض حاصل کرتے ہیں درگاہ فقیر کی حیاتی میں بھی تخت شہنشاہی اوراس کے بعدبھی مسند بادشاہی کا درجہ رکھتی ہیں عاشق رسول ﷺ ،شیخ المشائخ ، قطب الارشاد ،قبلہ عالم ،ذوالقرنین حضرت سیّد غلام علی شاہؒ جوآفتاب ولائت ہیں عوام الناس کی رشد و ہدایت اور خدمت کے لئے چک نمبر 136 پہنچ کر آستانہ عالیہ قائم کیاجہاں آنے جانے والے مسافروعقیدت مند قیام پذیرہوتے اورانہیں لنگرخانہ سے تین اوقات پابندی سے کھانا فراہم کیا جاتا۔

آپ نے جب ساندل بار میں قیام فرمایا اس وقت علاقے کا پانی کھارا تھا اور لوگ دور دور سے پانی لاکر استعمال کرتے تھے آپ کی کرامت سے درگاہ عالیہ میں کنواں کھودا گیا جس کا پانی میٹھا نکلا اور گرمیوں کی شدت میں اس کا پانی ٹھنڈا ہے جوبھی مریض اس کنویں کا پانی جس مرض کی شفا کے لئے استعمال کرتا ہے وہ صحت یاب ہوجاتا ہے۔

شاہ صاحبؒ کے دست مبارک سے سینکڑوں لوگ فیض یاب ہونے لگے جس سے آپ کی شہرت دور دراز کے علاقوں میں پھیل گئی اور لوگ جوق در جوق آشیانہ عالیہ پر پہنچ کر اپنی مشکلات بیان کرنے لگے آپ لوگوں کے مسائل کے حل کے ساتھ ساتھ حکیمانہ انداز میں ان کے ذہنوں میں عقیدہ توحید اور حب رسول ﷺ کو منور کرنے لگے اور آپ کے حلقہ ادارت میں مسلمانوں کے علاوہ ہندو اور سکھ بھی شامل ہونے لگے۔

☆ذوالقرنین سرکارؒ کالقب☆

﴿بوہڑاں والی سرکارؒ﴾

نہ نمازآتی ہے مجھ کو نہ وضوآتا ہے
سجدہ کر لیتا ہوں جب سامنے تو آتا ہے
یہ میرے جنون کا ہے معجزہ
سر کو جہاں جھکا لیا وہیں کعبہ میں نے پالیا

ذوالقرنین سرکارؒ نے اپنے دستِ مبارک سے پانچ بوہڑ کے درخت لگائے۔ جن کی بناوٹ سخاوت کرشمہ قدرت ہے اس لئے آپ بوہڑاں والی سرکارؒ کے نام سے معروف ہوئے۔

قیوم زمان، شہباز لامکان، ولی کامل، صاحب کرامات حضرت ذوالقرنین سیّد غلام علی شاہؒ اپنے مرشد کے امر پر چک نمبر 136 میں آستانہ عالیہ پر براجمان

ہوئے تو آپ نے اپنے دست مبارک سے ڈیرے کے نزدیک بہتی شاخ (نہر) کے کنارے پانچ بوہڑوں کے درخت لگائے جنکی ساخت اور بناوٹ ہر لحاظ سے ایک جیسی ہے قدرت کے اس کرشمے کو دیکھ کر لوگ حیران ہو جاتے ہیں جس پر آپ کو لوگوں نے بوہڑاں والی سرکارؒ کہنا شروع کر دیا یوں آپ علاقے میں بوہڑاں والی سرکار کے نام سے معروف ومقبول ہوئے۔

کرامات ذوالقرنین سرکارؒ

☆ آپؒ نے اللہ کے بندوں کی بھلائی اور انہیں راہِ حق پر لانے کے لئے ان تھک جدوجہد کی۔

☆ انسانیت کی بھلائی کے لئے آپؒ کی بے شمار کرامت ہیں جو کہ موتیوں کی مالا کی طرح ہیں۔

مرشد توں تیرا در ملدا اس درتوں رب دا گھر ملدا
میں ایسے خاطر ولیاں دی چوکھٹ نوں جا کے چم لیناں
میرا مان ذوالقرنین سوہنے تے میں کوہجا کی تعریف کراں
جو قلم ناں لکھے سوہنے دا او قلم اُٹھا کے چم لیناں

اولیاء اللہ اپنی زندگیاں خدمت خلق کیلئے وقف کر کے لوگوں کو شیطان کی غلامی سے نجات دلاتے ہیں۔صوفیاً اکرام ہی وہ عظیم ہستیاں ہیں جنہوں نے صحیح معنوں میں اتباعِ رسول ﷺ کا نمونہ پیش کیا اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کو شیطان کی

غلامی سے نکال کر اللہ سے ملا دیا۔

تاریخ گواہ ہے کہ یہ عظیم کام نہ علماء سے ہو سکا نہ متکلمین سے، نہ معتزلہ سے نہ حکماء سے نہ فقیہہ سے، یہ کام اگر ہو سکا تو ان نفوسِ قدسی سے جن کو صوفیاً اسلام اور اولیاء اللہ کہا جاتا ہے جن کا نام آج بھی ان لاکھوں کروڑوں انسانوں کے دلوں میں عقیدت اور محبت کے جذبات پیدا کر دیتا ہے۔ انہی صوفیاء اکرام و اولیاء اللہ میں ایک دمکتا ستارہ سیّد غلام علی شاہؒ بھی ہیں جنہوں نے اللہ کے بندوں کو راہ حق پر لانے کیلئے ان تھک جدوجہد کی آپ کی بے شمار کرامات ہیں جو اصلاح المسلمین کیلئے ہیں ان میں اکثر پوشیدہ ہیں۔

جب بھی کوئی ولی اللہ، اللہ کے مقصد کی خاطر اپنی کرامات کا اظہار کرتا ہے تو موسم کے تغیرات، سیلابوں اور طوفانوں کی شدت اس پر اثر انداز نہیں ہوتی۔

ذوالقرنین سیّد غلام علی شاہؒ کی چند مصدقہ کرامات کا ذکر کرتا ہوں جو کہ موتیوں کی مالا کی طرح ہیں۔

آشنائے بحرِ حقیقت ذوالقرنین سرکارؒ کی کرامت

"مردہ شخص زندہ ہو گیا۔"

☆ فضل دین نے بتایا کہ وہ فوت ہو گئے فرشتے مجھے وسیع العریض خوبصورت محل میں لے گئے جہاں عالی شان تخت پر امام العصر ذوالقرنین سرکار تشریف فرما تھے مجھے دیکھتے ہی کہا فرشتوں اسے چھوڑ دو۔ جس پر فرشتے مجھے واپس چھوڑ گئے

اور دوبارہ زندہ ہو گیا۔

فرید چیمہ بہاول کوئی بیان کرتے ہیں کہ 1947 کا واقعہ ہے کہ ایک شخص فضل دین شدید بیمار تھا اس نے اپنے بھائیوں کو آخری وصیت کی کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ میرے پیر صاحب پڑھائیں ۔ ایک روز فضل دین قریب المرگ حالت میں تھا کہ اس کے وارث احمد دین کے داتھ امام العصر ولی کامل واکمل حضرت ذوالقرنین سیّد غلام علی شاہؒ قدس سرہ کے حضور تشریف لائے آپؒ قبلہ عالم اس وقت سر شہمیرا سٹیشن پر گجرات جانے کیلئے ٹکٹ لئے تشریف فرما تھے جنہوں نے ذوالقرنین سرکارؒ کے حضور درخواست کی کہ حضور آپؒ کے مرید فضل دین کی آخری وسیعت ہے کہ میرا جنازہ میرے مرشد ذوالقرنین سرکارؒ پڑھائیں اب جبکہ وہ شخص آخری سانسوں پر تھا ہم عرضدار ہیں کہ آپ اس کا جنارہ پڑھا کر جائیں ۔آشنائے بحرِ حقیقت ذوالقرنین سرکارؒ نے ٹکٹ واپس کیا اور ہمارے ساتھ تشریف لے آئے ۔ جب ہم فضل دین کے گھر کے قریب پہنچے تو گھر سے عورتوں کے رونے کی آوازیں آرہی تھیں اور لوگوں نے بتایا کہ سرکارؒ فضل دین فوت ہو گئے ہیں جب مرشد برحق ہادی مطلق ذوالقرنین سرکارؒ نے انکے قریب ہو کر پوچھا کہ فضل دین کیا ہوا؟ تو فضل دین جو کہ مردہ حالت میں تھا آنکھیں کھولتے ہوئے بولا کہ او! میرے مرشد آگئے اور ایک دم اُٹھ کر بیٹھ گیا وہاں ہجوم ہکا بکا رہ گیا کہ فوت شخص ایک دم کیسے بیٹھ گیا۔

موجود لوگوں بے جب فضل دین سے پوچھا بتا کیسا حال ہے اس نے بتایا کہ کچھ

انتہائی خوبصورت فرشتے مجھے وسیع العریض خوبصورت محل میں لے گیے جہاں رنگ ب رنگے پھول کھلے ہوئے تھے جن کی مہک سے پورا محل معطر تھا میں نے اپنی زندگی میں ایسا خوبصورت محل کبھی نہیں دیکھا اس محل میں عالی شان تخت پر میرے مرشد ذوالقرنین سرکارؒ براجمان تھے ۔ مجھے دیکھ کر آپ سرکارؒ نے مجھے پہچان لیا اوران فرشتوں سے کہا کہ اسے چھوڑ دو اور واپس جانے دو جس پر وہ مجھے یہاں واپس چھوڑ گئے ۔ یہ امام العصر سلطان اولیاء ذوالقرنین سرکارؒ کی کرامت ہے کہ مردہ شخص زندہ ہو گیا۔

"ذوالقرنین سرکارؒ سیّد غلام علی شاہؒ " کا گھر میں

اور بوھڑ کے درخت کے نیچے بیک وقت موجود ہونا

میاں نذیر احمد سکنہ نور شاہ ضلع شیخوپورہ نے بتایا کہ میری عمر تقریباً بارہ سال تھی میں اپنی والدہ محترمہ کے ساتھ آستانہ عالیہ پر آیا جب ہم دربارِ عالیہ پر پہنچے تو حضور قبلہ عالم، قطب الارشاد حضرت سیّد ذوالقرنین غلام علی شاہؒ قدس سرہ بوہڑ کے درخت کے نیچے رونق افروز تھے اور آپؒ کے گرد عقیدت مندوں کا ہجوم تھا۔ میری ماں جی کو دیکھ کر ذوالقرنین سرکارؒ نے فرمایا، اللہ والی گھر عورت خانہ میں چلی جائیں تو ماں نے کہا مجھے ضروری کام ہے اور وہ وہیں بیٹھ گئی تو آپؒ نے فرمایا جاؤ تو میری والدہ نے اصرار کیا سرکارؒ میں یہاں ہی بیٹھ جاتی ہوں اس پر آپؒ نے دوبارہ فرمایا میں یہاں بھی ہوں چلو گھر بھی ملوں گا۔ مجھے میری والدہ گھر (خواتین خانہ) میں

لے گئیں ہم نے دیکھا کہ حضور قبلہ ذوالقرنین سرکارؒ گھر میں بھی موجود ہیں اس پر میری والدہ حیران رہ گئیں اور اُلٹے پاؤں واپس بوہڑ کے درخت کے پاس گئیں تو دیکھا ذوالقرنین سرکارؒ بوہر کے درخت کے نیچے بھی لوگوں کے درمیان موجود ہیں جس پر میری والدہ حواس باختہ ہوگئیں۔ میری والدہ کی حیرانی و پریشانی کو محسوس کرتے ہوئے امام العصر شہباز لامکان ذوالقرنین سرکارؒ نے فرمایا! بچہ میں نے کہا تھا نہ میں گھر میں بھی موجود ہوں اب گھر جاؤ، پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔

" عظیم روحانی پیشوا ذوالقرنین سرکارؒ کی کرامت "

﴿کئی گھنٹے مردہ رہنے کے بعد بچی زندہ ہوگئی﴾

☆ میری دوسالہ بیٹی فوت ہوگئی اور مجھے ذوالقرنین سرکارؒ کے کام سے کورٹ جانا تھا میں اس کا منہ باندھ کر چلا گیا ذوالقرنین سرکارؒ نے مجلس میں بیٹی بابت پوچھا جب میں نے بتایا کہ فوت ہوگئی تو سرکا نے فرمایا چوہدری تمہاری بیٹی زندہ ہے جب گھر گیا تو سرکارؒ کی کرامت سے مردہ بچی دوبارہ زندہ ہوگئی۔ چوہدری غلام رسول سکنہ اودھو والی نزد ڈجکوٹ بتاتے ہیں کہ میں شہباز لامکاں حضرت ذوالقرنین سیّد غلام علی شاہؒ کا مرید ہوں مجھے ذوالقرنین سرکارؒ کی زمین کے کیس کے سلسلے میں سمندری کورٹ میں پیشی پر جانا تھا میں کورٹ جانے کیلئے تیار ہورہا تھا کہ میری دوسالہ بیٹی رشیداں عرف گڈی فوت ہوگئی مجھے انتہائی صدمہ ہوا اور

میری بیوی غم سے نڈھال تھی اور مجھے ذوالقرنین سرکار کی زمین کی پیشی میں دیر ہو رہی تھی۔ میں نے فوت ہوئی بچی کے کپڑے سے منہ باندھا اور بیوی کو حوصلہ دیتے ہوئے کہا کہ رونا نہیں دروازے بند کر کے رکھنا میں ایک بجے پیشی سے واپسی پر تدفین کرونگا یہ کہ کر میں سائیکل پر سوار ہو کر سمندری کی طرف چل دیا۔

سلطان الاولیاء عظیم پیشوا ذوالقرنین سرکارؒ اس وقت بوہڑوں کے درختوں کے نیچے رونق افروز تھے آپ کے گرد لوگوں کا ہجوم تھا آپؒ ان کے مسائل سن رہے تھے کیں بھی ان کے پاس بیٹھ گیا۔آپؒ نے مجھے حقہ دیا اور میں پینے لگا۔

ذوالقرنین سرکارؒ نے مجھ سے پوچھا کہ بتاؤ گھر والی کیسی ہے میں نے کہا سرکارؒ ٹھیک ہے۔کچھ لمحوں کے بعد آپؒ نے پوچھا کہ گڈی کیسی ہے؟ میں نے غمزدہ اور اداس لہجے میں میں عرض کی سرکار میں گڈی کا منہ باندھ کر آیا ہوں۔

آپؒ نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ کوئی زندہ کا بھی منہ باندھتا ہے میں نے مایوس ہوتے ہوئے کہا سرکارؒ وہ فوت ہو چکی ہے اور کورٹ سے واپسی پر تدفین کروں کروں گا لیکن آپؒ دوبارہ مسکرا دیئے اور فرمایا کی چوہدری غلام رسول کیا کوئی زندہ کو بھی دفن کرتا ہے، جاؤ گھر جا کر دیکھ لینا تمھاری گڈی زندہ ہے۔میں سرکارؒ سے اجازت لے کر کورٹ چلا گیا میں نے کورٹ کا کام جلدی جلدی نمٹایا اور سیدھا گھر گیا گھر کے دروازے پر پہنچ کر سرکارؒ کے الفاظ میرے کانوں میں گونج رہے تھے کہ گڈی زندہ ہے اور میرا جسم کانپ رہا تھا میں نے ہمت کر کے گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا اندر سے میری بیوی مسکراتے ہوئے دروازہ کھولا میں نے بے

ساختہ کہا کہ گڈی کیسی ہے اس نے کہا کہ آپ کے جانے کے ایک گھنٹہ بعد بچی زندہ ہوگئی اور مجھ سے کہا کہ وہ دیکھو اندر کھیل رہی ہے۔ چوہدری غلام رسول نے بتایا کہ یہ سرکارؒ ذوالقرنین کی کرامت ہے میری مردہ بچی زندہ ہوگئی اور آج وہ چار پانچ بچوں کی ماں ہے۔

بیل گاڑی گزرنے سے بچے کی ٹانگ ٹوٹ گئی

﴿ذوالقرنین سرکارؒ کی کرامت سے پلک جھپکنے ہی میں وہ ٹھیک ہوگیا﴾

ہاڑ کا میلہ تھا ہزاروں مریدین اور عقیدتمند عرس کی تقریبات میں شریک تھے کہ ایک آٹھ سالہ بچہ کھیلتے ہوئے جس پر چکر اور گڑ کی بوریاں لدی ہوئی تھیں کے نیچے آگیا اس کی نازک ٹانگ سے بیل گاڑی کا پہیہ گزرا تو اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی ۔اس بچے کے والدین جن کی وہ اکلوتی اولاد تھی بچے کی حالت دیکھ کر چیخ و پکار کرنے لگے اتنے میں ہمائے اوج لاہوت، صاحبِ کرامات، امام الاولیاء لجپال ذوالقرنین حضرت غلام علی شاہؒ تشریف لے آئے، آپ کو دیکھ کر ہجوم ایک طرف ہوتا گیا۔

آپؒ نے بچے کو فرمایا! اُٹھو بچے تمہیں کیا ہوا اور لوگوں سے فرمایا اسے چھوڑ دو اور میلہ دیکھنے دو اور بچے کا ہاتھ پکڑا اور اسے کھڑا کردیا۔ آپ نے فرمایا! چلو بھاگو اور میلہ دیکھو اور دیکھتے ہی دیکھتے بچہ بالکل ٹھیک ٹھاک چلنے لگا۔ لوگ حیران ہوگئے اور عرض کرنے لگے، سرکارؒ اس کی تو ٹانگ ٹوٹ گئی تھی تو آپؒ نے فرمایا! یہ

ہمارے میلے میں آیا تھا، اس کو کچھ نہیں ہوا، چلو میلہ دیکھو اور قوالیاں سنو۔

یہ ذوالقرنین سرکارؒ کی کرامت ہے کہ بچے کی ٹوٹی ہوئی ٹانگ پلک جھپکتے ہی بالکل ٹھیک ہوگئی۔

ذوالقرنین سرکارؒ کی نظرِ کرم

تین افراد کا کھانا، تیس سے زائد افراد نے کھایا، ہنڈیا پھر بھی بھری کی بھری رہی

چک نمبر ۵۷۲ بھگوڑ، تحصیل ننکانہ میں بوٹا ماچھی رہائش پذیر ہے، ان کے ہاں تنگدستی کا عالم تھا۔ ان کی بیوی مائی رضیہ عرف رجو قبلہ حضور ولی کامل و اکمل حضرت سیّد غلام علی شاہؒ کی انتہائی عقیدتمند تھی، انھیں اپنے مرشد ذوالقرنین سرکارؒ سے بے پناہ محبت تھی۔ ان کی خواہش تھی کہ امام الاولیاء ذوالقرنین سرکارؒ ان کے ہاں تشریف لائیں اور کھانا کھائیں، اس محبت اور عقیدت میں مائی صاحبہ نے گھر کے اخراجات سے کچھ رقم بچا کر اس رقم سے مرغا خریدا اور آپؒ کی دعوت کی۔

مردِ قلندر، محبوبِ ربانی ذوالقرنین سرکارؒ مجلس میں لوگوں کے قلوب کو منور فرما رہے تھے۔ کھانے کے وقت لوگوں سے فرمایا! اُٹھو مائی رجو کے گھر کھانے کی دعوت ہے، مجلس میں بیٹھے تیس سے زائد افراد حضور قبلہ ذوالقرنین سرکارؒ کے ساتھ چل دیئے۔ ذوالقرنین سرکارؒ جب مائی رجو کے گھر تشریف لائے تو وہ اتنے افراد کو دیکھ کر شدید پریشان ہوئیں۔ آپؒ نے جب مائی رجو کے چہرے پر پریشانی کے آثار دیکھے تو فرمایا! بچہ، پریشان ہونے کی ضرورت نہیں اور فرمایا! تم جا کر

ہنڈیا سے سالن نکال کر کھانا کھلاؤ لیکن یاد رکھنا کہ ہنڈیا کو ڈھانپے رکھنا۔ اللہ تعالیٰ بہتری کرے گا۔ مائی رجو نے ایسا ہی کیا اور وہ سالن ڈال ڈال کر لوگوں کو دیتی رہی۔ سب لوگوں نے سیر ہو کر کھانا کھایا اور جب تمام افراد نے کھانا کھا لیا تو مائی رجو نے ہنڈیا کا ڈھکن اُٹھایا تو ہنڈیا ویسی ہی سالن سے بھری ہوئی تھی اور روٹیوں کا چھابہ اسی طرح بھرا ہوا تھا۔ جس پر مائی رجو اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لائی۔ یہ حضور ذوالقرنین سرکارؒ کی سینکڑوں بے مثال کرامات میں سے ایک کرامت تھی۔

☆ ہمائے اوج لاہوت، صاحبِ کرامات ذوالقرنین سرکارؒ کا ☆

﴿۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں پاک وطن کی حفاظت کرنا﴾

☆ دشمن پاک وطن کی سرزمین پر بم برساتا، ہم انہیں پکڑ کر دریا میں پھینک دیتے

(ذوالقرنین سرکارؒ)

دشمن کے قدم آئیں اگر پاک وطن میں
ہم لوگ سلا دیں اسے مٹی کے کفن میں
بن جائیں گے باطل کے لئے قہرِ الٰہی
ہم ملت اسلام کے جانباز سپاہی

میاں نذیر احمد سکنہ نور شاہ ضلع شیخوپورہ بتاتے ہیں کہ یہ 1965 کا واقعہ ہے کہ جب پاکستان اور بھارت کی جنگ ہو رہی تھی۔ عیار و مکار کئی گنا طاقتور دشمن پاکستان پر قابض ہونے کے خواب دیکھ رہا تھا اور مسلم غیرت کو کھلم کھلا للکار رہا تھا

جس سے تمام پاکستانی قوم فکرمند تھی امام العصر، ہمائے اوج لاہوت، ولی کامل و اکمل، قیوم زمان پیرومرشد حضرت سیّد ذوالقرنین غلام علی شاہؒ آستانہ عالیہ کے حجرے میں جلوہ افروز تھے کہ آپکے چہرہ انور پر سنجیدگی کے اثرات دیکھ کر صاف دکھائی دے رہا تھا کہ آپؒ کسی گہری سوچ میں مستغرق ہیں آپؒ اچانک بیٹھ گئے اور اپنے بڑے صاحبزادے مردقلندر شہنشاہ سرکارؒ کو آواز دی محمد شفیع شاہؒ نوکری مل رہی ہے اگر تمہیں کرنی ہے تو جلدی کرو تیار ہو جاؤ۔

جواب میں شہنشاہ سرکارؒ نے فرمایا سرکار مجھے نوکری نہیں کرنی آپؒ ہی کرلیں جس پر آپؒ نے فرمایا نوکری تو بہرحال ہر صورت کرنی ہے تم نہیں کرتے تو مجھے کرنی ہے اور ہم سے فرمایا مجھے تنہا چھوڑ دیں اور جب تک میں آواز نہ دوں میرے کمرے میں کوئی نہ آئے اس کے بعد شاہ صاحبؒ بستر پر لیٹ گئے اور ہم دروازے ڈھک کر باہر چلے گئے۔

دو تین دن گزرے تو ہم پریشان ہوئے سرکار نے آواز کیوں نہ دی اور کھانے پینے کی طلب بھی نہ کی۔اس طرح تقریباً سات روز گزر گئے آٹھویں دن ذوالقرنین سرکارؒ نے آواز دی محمد شفیع شاہؒ اندر آؤ ہم محمد شفیع شاہؒ صاحب کے ساتھ حجرے میں اندر گئے تو ہم نے دیکھا کہ ذوالقرنین سیّد غلام علی شاہؒ بستر پر لیٹے ہوئے ہیں آپؒ کے ہاتھوں اور پاؤں مبارک سے خون رس رہا ہے کچھ لمحوں بعد میں نے عرض کیا سرکار یہ کیا ہوا ؟ آپؒ نے ہلکی سی مسکراہٹ مین فرمایا میں نے تو محمد شفیع شاہؒ کو کہا تھا کہ نوکری مل رہی ہے کرلو لیکن اس نے جواب دے دیا لہذا

ڈیوٹی لازمی کرنی تھی اس نے نہیں کی تو میں نے کر لی تھوڑے وقفے کے بعد پھر میں نے عرض کیا کہ سرکار آپ نے کونسی ڈیوٹی کی ہے۔ آپؒ مسکرائے اور فرمایا پاکستان اور بھارت کے درمیان جنگ ہو رہی ہے دشمن کے ساتھ مقابلے کیلئے ہماری ڈیوٹی لاہور سیکٹر پر تھی دشمن ہماری مقدس سرزمین پر بم پھینکتا تھا تو ہم ہاتھوں سے اسے کیچ کرتے اور پاؤں سے ٹھڈے مار کر دریا میں پھینک دیتے اس وجہ سے ہاتھوں اور پاؤں میں خراشیں آگئیں ہیں۔

یہ ہے ولی کامل ذوالقرنینؒ سرکار کا رتبہ کہ سرزمین مسلم کیلئے آپ خود تکالیف برداشت کر کے اولیاء اللہ کے ہمراہ محاذ جنگ پر لڑ رہے ہیں آپکی شخصیت ایسی تھی کہ کسی بھی شخص کو ایک مرتبہ بھی آپکی صحبت بابرکت میں بیٹھنے اور واعظ و نصیحت سننے کا تھوڑا سا بھی موقع ملا ہو گا اس کا دل گواہی دے گا کہ آپؒ کا سینہ انور امت کی غم خواری، خیر خواہی اور انکی حفاظت سے کتنا لبریز تھا اور اس امت کی خدمت و اصلاح کیلئے آپ ہمیشہ فکر مند و بے چین رہتے تھے۔

ذوالقرنین سرکارؒ کی نظرِ کرم

☆ مردہ عورت کا دوبارہ زندہ ہونا ☆

ذوالقرنین سرکارؒ نے اسکے شوہر کو تلقین کی کہ وہ پندرہ روز تک گھر سے باہر نہ جائیں اور گھر پر ہی رہیں۔ مغرب کے وقت عورت فوت ہو گی اور رات بارہ بجے دوبارہ زندہ ہوئی۔

دوبارہ زندہ ہونے والی عورت نے بتایا کہ میں جب فوت ہوئی تو مجھے چار افراد کہیں لے جا رہے تھے کہ ایسے میں ذوالقرنین سرکارؒ تشریف لائے۔آپؒ نے ان افراد سے کچھ کہا اور وہ مجھے واپس چھوڑ کر چلے گئے اور میں دوبارہ زندہ ہو گئی۔

چوہدری غلام رسول سکنہ اودھو والی نزد ڈجکوٹ نے بتایا کہ میں آستانہ پر ذوالقرنین سرکارؒ حضرت غلام علی شاہؒ کے حضور حاضر ہوا۔اس وقت ذوالقرنین سرکارؒ آرام فرما رہے تھے،آپؒ کے صاحبزادے حضرت یوسف شاہؒ چارپائی کے قریب جبکہ تھوڑے فاصلے پر آپؒ کے بڑے صاحبزادے شہنشاہ اولیاء حضرت محمد شفیع شاہؒ تشریف فرما تھے۔حضرت یوسف شاہؒ سے گفتگو کے دوران ہمائے اوج لاہوت، ذوالقرنین سرکارؒ نیند سے بیدار ہو گئے۔میں نے آپؒ کے حضور عاجزانہ سلام پیش کیا۔کافی وقفہ کے بعد میں نے ذوالقرنین سرکارؒ گاؤں جانے کی اجازت طلب کی، ذوالقرنین سرکارؒ نے اجازت دی اور حکم دیا کہ تم نے 15 دن گھر سے باہر نہیں جانا اور اسکی ضروری تاکید فرمائی۔میں نے آپؒ سے عرض کی کہ حضور میں کام کاج والا انسان ہوں مجھے روز بروز گھر سے باہر جانا پڑتا ہے اور میری شیخوپورہ کورٹ میں پیشی بھی ہے میں گھر میں کیسے رہ سکتا ہوں۔اس پر ذوالقرنین سرکارؒ تاکید فرمائی کہ تم کو گھر پر ہی رہنا ہے اور میں اجازت لے کر چلا آیا۔تھوڑی دور جانے کے بعد میرے دل میں خیال آیا اور میں دوبارہ ذوالقرنین سرکارؒ کے حضور حاضر ہوا اور عرض کی کہ سرکارؒ مجھے واقعی 15 دن گھر پر ہی رہنا ہے؟اس پر آپؒ نے دوبارہ تاکید فرمائی کہ 15 تمہیں دن گھر پر ہی رہنا

ہے، میں اجازت لے کر اپنے گاؤں اودھووالی آ گیا۔

گھر آنے کے بعد میں دن گننے لگا۔ چوتھے روز میری بیوی بیمار ہوگئی اور دن بدن اس کی طبیعت بگڑتی گئی اور گردونواح کے رشتے دار اکٹھے ہونے لگے۔ آخر 15 ویں روز عصر کے بعد میری بیوی کی طبیعت انتہائی خراب ہوگئی اور وہ قریب المرگ ہوگئی اور پھر مغرب کے وقت اسکی نبض اور دل کی دھڑکن بند ہوگئی۔ ڈاکٹروں نے چیک اپ کے بعد کہا کہ وہ فوت ہوچکی ہے یہ 15 واں دن تھا رشتہدار اور بچے رونے لگے۔ گھر کے اندر عورتوں اور باہر مردوں کا ہجوم تھا۔ میں نے لوگوں سے کہا اب رات کا وقت ہو چکا ہے لہذا ہم مرحومہ کی تدفین صبح کریں گے۔ جیسے جیسے رات ہونے لگی اور گاؤں کی عورتیں اور مرا اپنے اپنے گھروں کو جانے لگے اور میں اپنی بیوی کی چارپائی کے قریب چارپائی ڈال کر بیٹھ گیا۔ رات کے وقت میری پڑوسی ضعیف العمر عورت مائی خیراں بی بی جو کہ ذوالقرنین سرکارؒ کی مریدنی تھی، لاٹھی کے سہارے ہمارے گھر تشریف لائی اور مجھ سے کہنے لگی غلام رسول تمہاری بیوی مری نہیں بلکہ زندہ ہے ٗ کہہ کر خاموشی سے چلی گئی اور میں اداس اور غمگین اپنی فوت شدہ بیوی کی چارپائی کے قریب گیا، گھر خالی تھا اور کچھ رشتہ دار باہر بیٹھے تھے اور رات تقریباً 12 بجے میری بیوی کا پاؤں کے انگوٹھے میں حرکت ہوئی، میں نے اسے دیکھا اور اپنا وہم سمجھا۔ کچھ دیر بعد دوبارہ ایسا ہوا میں نے جلدی جلدی دل کی دھڑکن اور نبض چیک کی مگر نبض اور دل کی دھڑکن بند تھی۔ میں خاموشی سے بیٹھ گیا۔ رات کے چار بجے میں نے دیکھا کہ میری بیوی

نے ہاتھ ہلایا تو میں فوراً اٹھا اور میں نے نبض اور دل کی دھڑکن چیک کی جو کہ آہستہ آہستہ چل رہی تھی۔ صبح پانچ بجے اس نے مجھے آواز دی، اس پر میری خوشی کی انتہا نہ رہی، میں قریب بیٹھتے ہوئے اس سے پوچھا کیسی ہو۔ وہ کہنے لگی کہ میری زندگی میرے مرشد لجپال حضرت سیّد ذوالقرنین سرکارؒ کی دی ہوئی ہے۔ میں نے پوچھا کہ کیا معاملہ تھا ذرا تفصیل سے بتاؤ، تو میری بیوی کہنے لگی کہ میں جب فوت ہوئی تو مجھے چار افراد کہیں لے جا رہے تھے کہ ایسے میں مرشد برحق، ہادی مطلق امام الاولیاء ذوالقرنین سرکارؒ تشریف لائے۔ آپؒ نے ان افراد سے کہا کی اسے چھوڑ دو انہوں نے کہا سرکارؒ ہم ایسا نہیں کر سکتے تو آپؒ نے فرمایا کہ یہ میرا حکم ہے، ایک شخص غالباً جو انکا سربراہ تھا، اس کا ہاتھ پکڑ کر ایک طرف لے گئے، باقی افراد بھی ان کے پیچھے ہو لئے، ذوالقرنین سرکارؒ نے ان سے بات چیت کی اور وہ مجھے چھوڑ کر چلے گئے اور میں دوبارہ زندہ ہوگئی۔ اس طرح ذوالقرنین سرکارؒ نے مجھے نئی زندگی عطا کروائی۔

قارئین کرام! مرشد برحق، ہادی مطلق امام الاولیاء ذوالقرنین سیّد غلام علی شاہؒ کی سینکڑوں کرامات ہیں جن سے عوام الناس مستفید ہوئے۔

خضرِ آشنائے طریقت، آشنائے بحرِ حقیقت، سخی لجپال حضرت سیّد غلام علی شاہؒ المعروف بوہڑاں والی سرکارؒ کے

لازوال ارشادات

☆ آپؒ کے ہزاروں ارشادات ہیں جو کہ انسانی بھلائی کا درس دیتے ہیں۔

حضرت سیّد ذوالقرنین غلام علی شاہؒ نے اپنی تمام تر زندگی انسانیت کی فلاح و خدمت میں بسر کی آپؒ نے ہمیشہ انسانی بھلائی کا درس دیا آپکی تعلیمات میں آپکے ہزاروں فرمودات ہیں جو آپؒ نے انسانیت کی رہنمائی کیلیئے ارشاد فرمائے ،تاکہ وہ ان پر عمل کر کے اللہ اور اسکے رسولؐ کے بتائے ہوئے طریقوں پر اپنی زندگی بسر کر کے دونوں جہانوں میں سُرخرو ہوسکیں۔

عالم باعمل، پیر طریقت ، رہبر شریعت، صاحب کشف، قبلہ عالم ،سخی لجپال ، ذوالقرنین حضرت سیّد غلام علی شاہ قدس سرہ فرماتے ہیں۔

1. پرہیزگاری کا بڑا اصول نفس کی خواہشات کو روکنا ہے جس نے نفس کی خواہشات کو روکے رکھا اسکا ٹھکانہ جنت ہے۔
2. وہ لوگ بہت بے وقوف ہیں جو معرفت اور قرب الٰہی سے محروم ہونے کے باوجود طالبی اور مرشدی کرتے ہیں ایسے مرشد اور طالب دوکاندار ہیں۔

3. کیمیاءِ نظر اسے کہتے ہیں جو مردہ دل کو ذکر اللہ سے زندہ کرے اور نفس کو مار ڈالے اور فنا فی اللہ کرے۔

4. زندہ دل اسے کہتے ہیں کہ مرنے پر بھی اس کا دل ذکر الٰہی سے جنبش کرے اور تجلیات ذکر الٰہی سے صحیح طور پر کھلم کھلم اللہ کہے اور اسے عام لوگ بھی سنیں۔

5. فقیر کی نگاہوں میں اہل دنیا مفلس ہیں اور اہل دنیا کی نظروں میں فقیر مفلس ہیں لیکن اصل بات یہ ہے کہ فقیر کو سارے دنیاوی خزانوں کا تصرف حاصل ہوتا ہے چنانچہ وہ عنایت کی وجہ سے انکی طرف نگاہ تک نہیں کرتا۔

6. علم باطنی سے اللہ تعالیٰ کی توحید ،قرب اور معرفت حاصل ہوتی ہے۔

7. جس کا کوئی مرشد نہیں وہ خود نما ہے جو مرشد مرد خدا ہے وہ وحدت الٰہی تک پہنچا دیتا ہے۔

8. اگر انسان کو خدا پرست بننا ہے تو شہوت، غصہ، طمع، حرص و ہوا اور زینت کو روند ڈالے۔

9. درویش وہ ہے جو حاجت مندوں کو مایوس نہ کرے۔

10. تمام عبادتوں سے زیادہ مقبول یہ عبادت ہے کہ مظلوموں اور عاجزوں کی فریاد رسی کرے۔

11. سخاوت کرنا نعمتیں حاصل کرنے کی کنجی ہے۔

12. بھوکوں کو کھلانا ، پیاسوں کو پلانا، حاجت مندوں کی حاجت روائی ، دردمندوں کی دستگیری دوزخ کے قفل پر مہر لگا دیتی ہے۔

13. انسان کو دریا جیسی سخاوت ، آفتاب جیسی شفقت اور زمین جیسی تواضع پیدا کرنی چاہئے۔

14. دنیا فانی ہے اس کو فنا ہونا ہے لہذا مال و دولت سے پیار نہ کرنا ورنہ ایک دن رونا پڑے گا۔

15. صاحب دانش و عقل کلی وہ شخص ہے جو پہلے نفس کی مصیبتوں کی پہچان کرے اور ان کا پہچاننا نفس کے خلاف چلنا محض اللہ تعالیٰ کیلئے پرہیزگاری کرتا ہے۔

16. شاہ صاحب نے فرمایا اے عقلمند عزیز ذرا گورستان میں اہل قبور کی طرف نگاہ کر ان کے احوال سے واقف ہو تجھے بھی چند دن بعد یہیں آنا ہوگا اس لئے تو معرفت وصال الٰہی حاصل کر لے کیونکہ وقت ایک کاٹنے والی تلوار کی طرح ہے اس چند روزہ زندگی کو غنیمت جان اگر تو اس سے مستفید ہوگا تو بہتر ہوگا کیونکہ تو نفسانی ہے اور اسے آخر فنا ہونا ہے۔

17. خفیہ ذکر کی دو علامتیں ہوا کرتی ہیں ظاہر میں سیرِ زمین (زمین کی سیر) اور باطن میں سیرِ قلبی (قلب کی سیر)

18. جو شخص فقر میں قدم رکھتا ہے اسکے لئے ضروری ہے کہ پہلے اپنے آپکو علم

ظاہری و باطنی میں آزمائے کیونکہ اگر جاہل آدمی فقر شروع کرے گا اور اس کا دل سلب کر لیا جائے گا۔

19. کامل مرشد وہ ہے جو طالب اللہ کو باطنی توجہ سے جناب سرور کائنات، فخرِ موجودات، احمدِ مجتبیٰ، شافعِ روزِ جزا ﷺ کے حضور میں پہنچا دے اور مجالس اولیاء میں پہنچا کر تلقین کرائے تاکہ ظاہر و باطن میں طالب ذات وصفات کے تمام مقامات تحقیق کرے اور تمام احوال کو عیاں کر دے۔

20. کامل مرشد آفتاب کی طرح ہے اور طالب ذرّہ کی طرح نہ آفتاب ذرّہ سے جدا ہوتا ہے اور نہ ہی ذرّہ آفتاب سے جدا ہوتا ہے۔

21. آپ فرماتے ہیں مرشد وہ ہے اگر طالب صغیرہ یا کبیرہ گناہ دماغ میں لائے تو اسی دم باطن میں غوطہ لگا کر مجلس محمدی ﷺ میں پہنچ کر حضور انور حضرت محمد ﷺ سے اس کا گناہ معاف کرا دے۔

22. توکل کیا ہے؟ مخلوقات کو ترک کرنا توکل ہے جو کہ خالق کی راہزن ہے

برهان العاشقین ، قیوم زمان ،
حضرت سیّد غلام علی شاہؒ

﴿روحانی، اخلاقی اور ثقافت کے آئینے میں﴾

☆عشق الٰہی کی آگ آپؒ کے دل کو روشن سے روشن کئے ہوئے تھی۔

☆ آپؒ کی درگاہ سے انسانیت ، روحانیت ، پیار و محبت اور انسان دوستی کے سوتے پھوٹ پھوٹ کر سارے ملک میں پھیل گئے ہیں۔

☆ آپؒ وہ ولی اللہ ہیں جس کا نام زبان پر آتے ہی کتنی ہی تصویریں بیک تصور نہیں جگمگا اٹھتی ہیں اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ زبان و مکان کی ساری پہنائیاں سمٹ گئی ہیں۔

لجپال دی شان کہہ پچھناں این کہہ داساں مقام ذوالقرنینؒ دا اے
میرے پلے کوئی عمل ناہیں میرا ورد تے نام ذوالقرنینؒ دا اے
کرے سارے جگ تے راج یارو جیہڑا بنیا غلام ذوالقرنینؒ دا اے
تے اختر ایویں نہ مغز کھپا اپنا عقلوں اچا مقام ذوالقرنینؒ دا اے

اولیاءاللہ کے قلوب انوار الٰہی اور انکی ذات مرجع خلائق ہر زمانے میں بنی رہی اور وہ خود اسلام کے صحیح نمونہ حضورﷺ کی زندگی کے روشن آئینہ ہوتے تھے۔

وہ ملت اسلامیہ کیلئے ہر دور میں صداقت کے رہنماء اور رہبر تھے تاریخ گواہ ہے کہ اولیاءاللہ ہمیشہ ذات الٰہی سے وابستہ رہے انکا سر نہ بادشاہوں کے آگے

جھکا نہ ظالموں سے خوفزدہ ہوئے ان کی دنیا استغناً کی دنیا تھی اور ان کی دولت ایمان ویقین کی دولت ، علی الاعلان کلمۃ اللہ انکا مقصد اور خدمت الناس انکا شیوہ تھا۔

برھان العاشقین ، امام العصر ، قبلہ عالم ، دیدہ ور ، مصلح اعظم ، قیوم زمان ، ولی کامل و اکمل حضرت سیّد ذوالقرنین غلام علی شاہؒ قدس سرہٗ نرم دم گفتگو ، کرم دم جستجو ، بزم ہو یا رزم ہو ، پاک دل و پاکباز کی بہترین تصویر تھے۔ حوادث کی تیز وتند جھونکے آپؒ کے پائے ثبات کو کبھی متزلزل نہ کر سکے اور زمانے کی خوں خوار نگاہیں کبھی آپ کو اظہار حق سے نہ روک سکیں۔ سخی لجپال سیّد غلام علی شاہؒ رب العزت کی تعظیم میں نہایت مودٔب ، راضی بہ رضا الٰہی ، اللہ عزوجل کو واحد لاشریک ماننے میں پختہ توکل تنہائی میں نہایت پاکیزہ ، نفسانی خواہشات کی آلودگی سے مبرا وسواس شیطان کو دور کرنے میں بہادر ، طہارت و پاک دامنی کی جبلت ، اللہ کی عبادت ان کا شغل مشغل ، عشق الٰہی کی آگ آپکے دل کو روشن سے روشن کئے ہوئے تھی۔

صاحب صدق وصفا ، پیکر حسن و جمال ، مرد قلندر ، پیرو ولی کامل حضرت سیّد غلام علی شاہؒ قدس سرہ صبر واستقامت میں ضرب المثل ، لوگوں کی دشواریوں کو حل کرنے میں ممتاز اور مہمات کو سر انجام دینے میں عالی ہمت عقل و فہم کے خزانے عفو وحلم کی کانیں ، دوستی محبت کے جامہ ، پاک دامنی وحیا کا چشمہ تمام خلقت پر رحیم اور رابطہ تعلقات میں کریم ، ہر بیگانے کے دوست ، ہر گھر کے لئے مشل ہما اور اللہ کی راہ سے بھاگنے والوں کو راہ راست لانا آپکا نصب العین تھا۔

فخر زمان، قبلہ عالم، ہمائے اوج لاہوت، عالم باعمل، رہبر شریعت لجپال حضرت سیّد ذوالقرنین غلام علی شاہؒ قدس سرہ ان اولیاء کرام سے ہیں جو کہ فقیری کو فخر سمجھتے ہیں یہ بندگان الٰہی راہ خدا میں مجاہدات ،تزکیہ نفس سے مجلی ہو کر پہلے خود کو صبر و تحمل و رضا تسلیم، سخاوت شجاعت، تقریر و تحریر، بخشش و عطا، فکر و تجسس غیبی کا خود آئینہ بن کر مخلوق خدا کی ہدایات کا علم لے کر میدان عمل میں جلوہ گر ہوتے ہیں۔ انہی راہروان عشق الٰہی کو وہ تمام ہدایات بارگاہِ رسالت، فخر موجودات مظہر انوار ذات سرکار دو عالم ﷺ سے حاصل ہوتی ہیں اور اسی پر عمل بھی کرتے ہیں۔ قطب الارشاد قیوم زمان پیرو مرشد، حضرت سیّد غلام علی شاہؒ نخلستان محمدی کے باغبان، اولیاء اللہ کہلاتے ہیں اپنی ہمت اپنے استقلال اور اپنے قلوب کی نورانیت کے فرق مراتب پر قُرب حق سبحانہٗ کے درجات مختلف سے نوازے جاتے اور ابدال وغوث اور اقطاب کے نام سے پکارے جاتے ہیں چنانچہ محمدی کچھار کے شیروں کی اس بہادر پاک باز جماعت کے شاہین ذوالقرنین سرکارؒ کو دنیا کی خوں خوار نگاہیں کبھی بھی اظہار حق سے نہ روک سکیں۔

سخی لجپال سیّد غلام علی شاہؒ رب العزت کی تعظیم میں نہایت مودّب، راضی بہ رضائے الٰہی، اللہ عزوجل کو وحدہٗ لاشریک ماننے میں پختہ توکل، تنہائی میں نہایت پاکیزہ، نفسانی خواہشات کی آلودگی سے مبرا وسواس شیطان کو دور کرنے میں بہادر، طہارت و پاک دامنی کی جبلت، اللہ کی عبادت ان کا شغل مشغل، عشق الٰہی کی آگ آپکے دل کو روشن سے روشن کیے ہوئے تھی۔

صاحب صدق وصفا، پیکر حسن و جمال، مرد قلندر، پیرولی کامل حضرت سیّدغلام علی شاہؒ قدس سرہ صبرواستقامت میں ضرب المثل، لوگوں کی دشواریوں کوحل کرنے میں ممتاز اور مہمات کوسر انجام دینے میں عالی ہمت عقل وفہم کے خزانے عفووحلم کی کانیں، دوستی محبت کے جامہ، پاک دامنی وحیا کا چشمہ تمام خلقت پر رحیم اوررابطہ تعلقات میں کریم، ہر بیگانے کے دوست، ہر گھر کے لئے مثل ہما اور اللہ کی راہ سے بھاگنے والوں کوراہ راست لانا آپکا نصب العین تھا۔

فخر زمان، قبلہ عالم، ہمائے اوج لاہوت، عالم باعمل، رہبر شریعت لجپال حضرت سیّدذوالقرنین غلام علی شاہؒ قدس سرہ ان اولیاءکرام سے ہیں جوکہ فقیری کوفخر سمجھتے ہیں یہ بندگان الٰہی راہ خدامیں مجاہدات ،تزکیہ نفس سے مجلی ہوکر پہلے خودکوصبر و تحمل ورضا تسلیم، سخاوت شجاعت، تقریروتحریر، بخشش وعطا، فکروتجسس غیبی کا خود آئینہ بن کرمخلوق خدا کی ہدایات کاعلم لے کرمیدان عمل میں جلوہ گر ہوتے ہیں۔

انہی راہروان عشق الٰہی کووہ تمام ہدایات بارگاہِ رسالت، فخر موجودات مظہر انوار ذات سرکاردوعالم ﷺ سے حاصل ہوتی ہیں اوراسی پرعمل بھی کرتے ہیں۔

قطب الارشاد قیوم زمان پیرومرشد، حضرت سیّدغلام علی شاہؒ نخلستان محمدی کے باغبان ، اولیاءاللہ کہلاتے ہیں اپنی ہمت اپنے استقلال اور اپنے قلوب کی نورانیت کےفرق مراتب پر قُرب حق سبحانہٗ کے درجات مختلف سے نوازے جاتے اورابدال وغوث اوراقطاب کے نام سے پکارے جاتے ہیں چنانچہ محمدی کچھار کےشیروں کی اس بہادر پاک باز جماعت میں ذوالقرنین حضرت سیّدغلام

علی شاہؒ کی ذات والا کو آسمان ولائیت ،قُرب کے ستاروں میں شمس ،نصف النہار کی طرح جو فخر و عزت حاصل ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔

عاشقِ رسول کریم ﷺ ،پیرِ کامل ذوالقرنین سرکار طبعتاً مخلوق سے متوحش ، ویرانہ پسند اختلاط سے دل برداشتہ ، زاویہ خمول و گمنامی کے مشتاق اور اپنے محو استغراق میں منہمک بلکہ عاشقانہ مستانہ وار، متوکلانہ گزار کے شیدا تھے مگر چونکہ قطبیت کبرہ کا تاج آپکے سر پر رکھا گیا تھا کہ بھٹکے ہوؤں کو راہ بتلائیں ،شرابِ دنیا کے مخمور اور متوالوں کو ہوش میں لائیں ۔سوئے ہوؤں کو جگائیں ،خواب غفلت کے بے خبروں کو بیدار کریں ، جہلا کو علماء اور علماء کو صاحبانِ عمل بنائیں ۔بگڑے ہوئے قلوب کو سنواریں ، بیمار قلب کا علاج کریں ،مبتلائے مصیبت ،مُردہ دلوں کو طاقتِ حق جل جلالہٗ وشان بُرھانہٗ کی حیات بخشیں ،مخلوق پرستوں کو توکل حق سیکھائیں ، بندہ اسباب بنے ہوؤں کو مسبب الاسباب کا بندہ بنائیں ،حرص وہوس اور نفس و شیطان کے حق میں محبوس بندوں کو ان کے خونخوار پنجوں سے چھڑائیں ۔دنیا داروں کو دین داری کا ذائقہ چکھائیں اور پابندِ اسیر ہوس و طمع لوگوں کو ربانی رحمانی اللہ والا بنا کر اپنے مولا کے سامنے پیش فرمادیں اور نورانی فیوض و برکات سے انکے قلوب کی ظلمتوں کو نورِ حق سے روشن فرمائیں۔

آپکا وعظ ، جو ربانی فتوحات ، یزدانی الہامات اور سبحانی ارشادات و ہدایات کا سمندر ہوتا تھا جس وقت جوش میں آتے تو سامعین بے تاب ہو جاتے اس بات میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ آپکی کاوشوں کے نتیجے میں سمندری ،فیصل آباد ،

سیالکوٹ، شیخوپورہ، بہاول نگر، بہاولپور و پنجاب و ہند میں اسلامی اقدار اور علوم روحانی کو فروغ حاصل ہوا اور لاکھوں انسانوں کو کفر کے گہرے غاروں سے نکال کر دین متین کی روشنی دکھائی اصل میں ہر صوفی عاشق صادق کا درجہ رکھتا ہے اور یہ عشق دنیاوی نہیں بلکہ عشق قادر مطلق کے ساتھ ہوتا ہے اور اعلیٰ حضرت ذوالقرنین سیّد غلام علی شاہؒ نے اوائل عمری سے ہی گھر کے عیش و آرام کو چھوڑ کر یاد الٰہی کے لئے ویرانوں کا رخ کیا آپ سرکار نے عملی طور پر اپنے کردار اور فعال کے ذریعے جس طرح گوشہ گوشہ جا کر عوام الناس کی خدمت کی وہ تاریخ عالم کا زریں باب ہے۔ مرد قلندر ولی کامل و اکمل سیّد غلام علی شاہؒ بلند کردار اور با اخلاق تھے آپ نے تمام تر آسائشوں اور مراعات کو خیر باد کہہ کر عبادات اور ریاضت کو اپنایا آپ جاہ و چشم کے یکسر خلاف تھے قیوم الزمان قبلہ عالم ذوالقرنین سرکارؒ نے عشق الٰہی پر زور دے کر یقین اور ایمان کی آبیاری کی اور بدعقیدگی پر کاری ضرب لگائی، گریباں چاک ہوں یا ٹوٹا ہوا دل جوڑنے میں آپکو ایک روحانی کیف محسوس ہوتا تھا۔ وصل، انفاق کے مقابلے میں، نفرت کے مقابلے میں محبت کو انہوں نے اپنا مطمع نظر بنایا تھا آپ نے مذہب کا وہ انقلابی تصور روشن کیا تھا جس میں خدمت خلق کو دینی عبادت کا درجہ حاصل تھا آپکی خانقاہ سے انسانیت، روحانیت، پیار و محبت اور انسانی دوستی کے سوتے پھوٹ پھوٹ کر سارے ملک میں پھیل گئے آپ کے مرشد نے آپکے لئے دعا کی تھی کہ سیّد ذوالقرنین غلام علی شاہؒ ایک ایسا درخت ہوں، جس کے سائے میں ایک خلق کثیر آسائش و راحت

سے رہے اس طرح تقریباً پچاس سال تک انسانی دلوں نے آپکی خانقاہ میں راحت وسکون حاصل کیا جیسے تمازتِ آفتاب سے خستہ حال، تھکا ہارا کوئی مسافر ٹھنڈے اور سایہ دار درخت کے نیچے بیٹھ کر فرحت و اطمینان کا سانس لیتا ہے تاریخ میں صاحب شریعت سخی لجپال عاشق رسول کریم ﷺ ، ولی کامل پیرومرشد حضرت سیّد غلام علی شاہؒ کا جو مقام ہے ان کے اثرات کا دائرہ جس طرح مذہبی، علاقائی، لسانی اور طاغوطی بندشوں کو توڑتا ہوا ہر طرف پھیلا ہے اسکی مثال مشکل سے ملتی ہے آپکے آستانہ عالیہ میں تشنگانِ معرفت اپنی روحانی پیاس بجھانے کیلئے جوق در جوق جمع ہوتے تھے اور زندگی کے خارزار میں تھک ہار کر بیٹھ جانے والے اپنے دلوں میں نئی قوت اور اپنے عزائم میں زندگی کی نئی لہر محسوس کرتے تھے۔آپؒ کا عقیدہ تھا جو انسان اپنے دل کو خالق کائنات کی محبت اور اس کے احکام کی پابندی پہ لگا دیتا ہے اس کی زندگی میں تابندگی اسکے افکار میں جمیعت اور اسکے جذبات میں تمانیت پیدا ہو جاتی ہے چنانچہ آپؒ انسانی دلوں کو رنج اور پریشانی سے نجات دلانے میں کوشاں رہتے تھے۔امام العصر، مادرزاد ولی کامل صاحب کشف سیّد غلام علی شاہؒ وہ ولی اللہ ہیں جس کا نام زبان پر آتے ہی کتنی ہی تصویریں بیک وقت تصور میں جگمگا اٹھتی ہیں اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ زمان ومکان کی ساری رعنائیاں سمٹ گئی ہیں۔آپؒ کی درگاہ، جہاں روحانیت، انسانیت، اور غم گساری کی شعاعیں پھوٹ پھوٹ کر ساری فضا کو منور کر رہی ہیں، وہاں سینکڑوں منگتے اپنی مرادیں پاتے ہیں۔

☆تاریخ کے اوراق سے☆

﴿ذوالقرنین سرکارؒ کی کرم نوازیاں﴾

1947ء میں تقسیمِ ہند کے وقت مسلح سکھوں کا تخت پور پر حملہ ذوالقرنین سرکارؒ کے عصائے مبارک سے گولیوں کی بوچھاڑ ہوئی حملہ آور سکھ اپنا اسلحہ اور دیگر سامان چھوڑ کر بھاگ گئے۔ سیّد محبوب علی شاہ سکنہ ملتان جو کہ حضرت سیّد ذوالقرنین غلام علی شاہؒ کے پوتے ہیں فرماتے ہیں کہ 1947ء میں تقسیمِ ہند کے وقت ہم تخت پور ضلع سیالکوٹ میں تھے مسلمانوں کی ہجرت کے وقت مسلمانوں کے قتل عام پر ہر طرف گہری تشویش تھی دن بدن مسلمانوں پر ظلم وستم سے ہر مسلم آنکھ پرنم تھی گھروں میں صف ماتم تھا۔ ہندوستان سے آنے والے قافلوں کی لوٹ اور قتل غارت نے پاکستانی عوام کو غمزدہ کر رکھا تھا اور بھارت سے لُوٹے پھُوٹے زخموں سے چور مسلمان پاکستان پہنچ رہے تھے ضلع سیالکوٹ کے قصبہّ تخت پور کے گردونواح کے قصبوں میں سکھوّں کی تعداد مسلمانوں سے زیادہ تھی اور وہ مسلمانوں پر حملہ کی تیاریوں میں مصروف تھے۔ دور دراز کے سکھوں نے اکٹھے ہو کر تخت پور پر حملہ کی منصوبہ بندی کی دور بڑے جوش وخروش سے تخت پور کی طرف بڑھنے لگے۔ تخت پور پر حملہ کی خبر گردونواح کے تمام قصبوں میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی اور آس پاس کے گاؤں کے تمام مسلمان تخت پور میں جمع ہو گئے۔

ہمائے اوج لاہوت، صاحبِ کرامات ذوالقرنین حضرت غلام علی شاہؒ لوگوں

کے ہجوم میں بڑے ہی اطمینان اور باوقار طریقہ سے تشریف فرما ہیں ۔لوگوں میں تشویش ہے اور وہ چہ میگوئیوں میں مصروف ہیں اور نہتے مسلمان پریشان حال ہیں اور ذوالقرنین اعظم نورؒ کے حضور عرض پرداز ہیں سرکارؒ سکھ بلوائی اسلحہ سے لیس ہوکر تخت پور پر حملہ کے لئے آرہے ہیں کچھ کیجئے گا۔

آپ مسکرائے اور لوگوں سے فرمایا آپ لوگ سکون سے بیٹھ جاؤ تخت پور پر کوئی حملہ نہیں کرے گا۔ کچھ ہی دیر بعد سینکڑوں سکھوں کے مسلح ٹولے حملہ لے لئے نمودار ہونے لگے، امام العصر، قبلہ عالم حضرت ذوالقرنین سیّد غلام علی شاہؒ نے اپنا عصا مبارک حملہ آوروں کی طرف کیا۔

آپؒ کی کرامت سے عصا مبارک سے گولیوں کی بوچھاڑ ہونے لگی اور عصا مبارک نے شعلے اُگلنے شروع کر دیئے جس سے حملہ آوروں سکھوں میں بھگدڑ مچ گئی اور وہ حواس بختہ ہوکر اپنا اسلحہ اور سامان چھوڑ کر بھاگ گئے اور پھر دوبارہ تخت پور کی طرف منہ نہیں کیا۔

☆☆☆ شدید گرمی تھی آسمان صاف تھا ☆☆☆

نگاہِ کرم آسمان کی طرف کی اور بادل نمودار ہو گئے

ذوالقرنین سرکارؒ کی کرامت سے بارش برسنے لگی

طالب حسین بٹ سکنہ چک نمبر 261 بھاگ والی ڈجکوٹ نے بتایا کہ سلطان اولیاء مخدوم الاصفیاء خضر صحرائے طریقت، شہباز لامکان حضرت ذوالقرنین سیّد

غلام علی شاہؒ ہمارے گھر تشریف فرما تھے۔ گرمی کا شدید موسم تھا حضور ذوالقرنین سرکارؒ مجلس میں بیٹھے لوگوں کے دلوں کو ذکرِ الٰہی سے منور فرما رہے تھے اس وقت مستری رحمت علی نے لوگوں کے ساتھ مل کر اصرار کیا سرکارؒ گرمی بہت ہے بارش کے لئے دعا فرمائیں۔ ذوالقرنین سرکارؒ نے مسکرا کر فرمایا کہ ایسی فرمائشیں نہیں کیا کرتے۔ لیکن لوگوں نے بار بار اصرار کیا سرکارؒ بارش ہونی چاہیے اس وقت آسمان صاف تھا اور بارش کے کوئی آثار نہ تھے لوگوں کے بے حد اصرار پر آپؒ چارپائی سے اُتر کر نیچے صف پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا میرا بستر گھر لے جاؤ۔ اور نگاہِ کرم آسمان کی طرف اُٹھائی اور اپنی چادر مبارک فضا میں بلند کی اور دائیں بائیں اسے جھٹکایا۔

چند لمحے بعد ہی ایک بادل نمودار ہوا اور تیز ہوا کے ساتھ بارش ہوگئی وہاں موجود مارے سردی کے کانپنے لگے اور آپؒ کی کرامت سے بارش مسلسل پڑتی رہی۔

☆☆☆ پاگل کتے نے لڑکی کو کاٹا، لڑکی پاگل ہوگئی ☆☆☆

ذوالقرنین سرکارؒ نے اپنا لعاب مبارک اسے لگایا

پاگل لڑکی تندرست ہوگئی

اودھو والی روڈ جکوٹ میں موچی علم دین کی چھ سالہ لڑکی کو پاگل کتے نے کاٹ لیا۔ جس کا مختلف ڈاکٹروں اور حکیموں سے علاج کرایا مگر لڑکی صحت یاب ہونے کی بجائے بیمار ہوتی گئی۔

تین دن بعد موچی علم دین سخی لجپال ذوالقرنین سرکارؒ کے حضور خدمت حاضر ہوا اور دست بستہ ہوکر التجا کی سرکارؒ میری بیٹی کو پاگل کتے نے کاٹ لیا ہے جس سے لڑکی بھی پاگل ہوگئی ہے آپ کچھ کریں اور زوروقطار رونے لگا۔

آپؒ نے اس پر شفقت فرمائی تسلی دی اور اس کے ساتھ اس کے گھر تشریف لے گئے اور لڑکی کو اپنا لعاب مبارک لگایا جس سے لڑکی چند گھنٹوں میں بالکل درست ہوگئی۔

☆☆☆ تاریخ کے جھروکوں سے ☆☆☆

مرید کی عقیدت اور مرشد کا پہنچنا

سعد جٹ سکنہ چک نمبر 142 حاصل پور بتاتے ہیں کہ میرے تایا جی محمد حیات برھان العاشقین ، دیدہ ور مسلح اعظم ذوالقرنین سیّد غلام علی شاہؒ کے مرید تھے انہوں نے بتایا کہ ہم اپنی زمینوں پر اپنے والد فضل دین کے ساتھ کام کر رہے تھے دیکھا کہ جولاہا جلدی جلدی ہماری طرف آرہا ہے ہم کھڑے ہوگئے اس نے بتایا کہ ہمارے تایا محمد حیات کی طبیعت ناساز ہے ہم گھر پہنچے تو تایا جی نے میرے والد کو حقہ بھرنے کے لئے کہا اور کہا کہ میرے مرشد پیر سیّد گلام علی شاہؒ تشریف لارہے ہیں جلدی جلدی جاؤ بستر لگاؤ اور راستہ صاف کرو واضح ہو کہ اس وقت یہ واقعہ پیش آرہا تھا جب شہباز لامکان ذوالقرنین سرکارؒ اس دنیا سے پردہ فرما گئے تھے۔

تھوڑی دیر بعد حقہ بھرا گیا بستر لگا کر ہم نے راستہ صاف کر دیا محمد حیات نے کہا وہ دیکھو میرے مرشد ذوالقرنین سرکارؒ تشریف لا رہے ہیں۔ پھر محمد حیات بستر سے کھڑے ہو کر جھکے سلام کیا اور ان کی روح پرواز ہوگئی۔

قارئین یہ ایک مرید کی عقیدت کی حد ہے کہ آخر وقت میں بھی اپنے مرشد کا انتظار کر رہے تھے اور مرشد کی محبت ہے کہ وہ مرید تک کیسے پہنچ رہے ہیں۔

﴿یادوں کے دریچے﴾

ذوالقرنین سرکارؒ کی دعا

☆نمبر دار کیس جیت گیا☆

چک نمبر 261 بھاگاں والی ڈجکوٹ میں سردار علی اور حاکم علی کا نمبر داری کے لئے D.C فیصل آباد کے پاس کیس چل رہا تھا سردار علی سے حاکم علی نے نمبرداری لے لی تھی اس لئے سردار علی سخت پریشان تھا اس کے پاس اتنا سرمایا ہی نہ تھا کہ وہ حاکم علی کے خلاف مزید کیس لڑ سکے روز بروز سردار علی چک نمبر 261 میں عزیز بٹ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی کہ اپنے مرشد ذوالقرنین سرکارؒ کو سفارش کرو کہ مجھے نمبرداری واپس دلا دے اس کی پریشانی و غمزدگی پر عزیز بٹ نے اپنے بیٹوں کو کہا کہ سردار علی کے ساتھ درکارؒ کے پاس جاؤ۔

اس وقت آشنائے بحرِ حقیقت، سلطان اولیاء ذوالقرنین سیّد غلام علی شاہؒ فیصل آباد میں یعقوب علی کے ہاں تشریف فرما تھے سردار علی حضور قبلہ ذوالقرنین سرکارؒ کے

حضور حاضر ہوئے اور گڑگڑا کر روتے ہوئے دست بستہ ہو کر التجا کی کہ سرکارؒ میں بے بس ہوں مجھ سے کیس لڑا نہیں جارہا آپ سیّد بادشاہ اور سخی لجپال ہیں مجھے نمبرداری واپس دلا دیں اور آپؒ کے قدموں میں گر گیا آپؒ کو اس کی بے بسی پر رحم آگیا اور اس کی پیٹھ پر ہاتھ تھپتے ہوئے فرمایا چلو! اٹھو آج سے تم نمبردار ہو گئے اور جب 13 روز بعد D.C فیصل آباد کے پاس پیشی ہوئی تو فیصلہ سردار علی کے حق میں ہو گیا اور سردار علی حضورؒ کی دعا سے دوبارہ نمبردار بن گئے۔ اس طرح سینکڑوں مثالیں موجود ہیں جو ذوالقرنین سرکارؒ کی نظر کرم سے عوام الناس کے پیچیدہ سے پیچیدہ مسائل حل ہو گئے۔

﴿ یادوں کے دریچے ﴾

ذوالقرنین سرکارؒ کی بابرکت شخصیت

☆ آندھی طوفان کا دو حصوں میں منقسم ہو کر دربار عالیہ سے گزرنا ☆

تیرا اوسدا رہوے دربار پیراا چی شان والیا
توں عاصیاں دا غمخوار سینے نال لان والیا
گناہگاراں نوں سہارا ملیا ڈب دیاں نوں کنارا ملیا
تینوں ہر اک نال پیار سدھے راہ لان والیا

بشیر احمد (مانانوالا) بیان کرتے ہیں کہ عرس کے دن ہزاروں زائرین آستانہ عالیہ پر موجود تھے زائرین کیلئے لنگر تیار کرنے کیلئے ہم نے گیارہ تندوروں کا

اہتمام کیا تھا اس روز شدید گرمی تھی اور ہم تندوروں پر روٹیاں پکا رہے تھے کہ روٹی پکانے والے دو افراد بے ہوش ہوگئے میں دوڑ کر قبلہ عالم، عظیم مصلح، صاحب کشف، ترجمان المسلمین، رہبر کامل، پیرومرشد ذوالقرنین غلام علی شاہؒ قدس سرہ جو کہ بڑے بوہڑ کے نیچے جلوہ افروز تھے کے حضور پہنچا اور عرض کی کہ سرکارؒ شدید گرمی ہے جس سے دو افراد بے ہوش ہوگئے ہیں۔ روحانی قوتوں سے مالا مال ذوالقرنین سرکارؒ نے اپنا رومال لیا اور اسے مختلف سمتوں میں جھاڑ کر فرمانے لگے کہو کیا بات ہے؟ کس دیور یا جیٹھ سے تم گھونگھٹ نکال کر بیٹھی ہو؟ سرکار کی باتیں میری کمزور عقل سے بالاتر تھیں اور چند لمحوں بعد میں تندوروں پر واپس آگیا اور اپنی ڈیوٹی سرانجام دینے لگا۔ ہم نے دیکھا کہ چند لمحوں بعد آندھی کے اثرات ظاہر ہونے لگے اور میں دوبارہ قبلہ عالم حضرت سیّد غلام علی شاہؒ کے حضور حاضر ہوا اور میں نے عرض کی کہ سرکارؒ آندھی آنے والی ہے آپؒ کی چارپائی اندر کمرے میں کر دی جائے۔ تو آپ نے فرمایا کہ پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں آندھی کو آنے دو کیونکہ جو بھی آندھی آئے گی وہ آستانہ کے اوپر سے نہیں گزرے گی بلکہ آدھی آستانہ کے مشرق اور آدھی مغرب سے گزر جائے گی۔ باقی مچھر بہت ہیں وہ بھی ختم ہو جائیں گے اور میرے بچے سکون سے سو سکیں گے۔ اور اتنے میں زور و شور سے آندھی آگئی ہم نے دیکھا کہ اعلیٰ مرتبت قطب ذوالقرنین سیّد غلام علی شاہؒ کی کرامت سے آندھی آستانہ عالیہ کے اوپر سے گزرنے کی بجائے آدھی مشرق اور آدھی مغرب سے ہو کر گزر گئی۔

"یادوں کے ناقابل فراموش جھروکے"

عورت کا بانجھ پن نامور حکیموں نے اسے لاعلاج قرار دے دیا

(ذوالقرنین سرکارؒ کی کرم نوازی)

مایوس، بے بس، لاچار، غمگین، پریشان حال بے اولاد کو اولادِ نرینہ مل گئی۔

صاحب کرامت، آسمان روحانیت کا درخشندہ ستارہ، گمراہوں کو صراطِ مستقیم دکھانے والا، پیر کامل حضرت سیّد ذوالقرنین غلام علی شاہؒ قدس سرہ بہاول کوٹ میں فرید چیمہ کے ہاں تشریف فرما تھے کہ اس وقت آپؒ کے بہترین دوست مشہور زمانہ نامور حکیم میاں وساوا جن کی لاجواب حکمت کا بول بالا تھا آپ کے حضور حاضر خدمت ہوئے حکیم میاں وساوا مریض کا پیشاب اور نبض دیکھ کر اسکی بیماری کی تشخیص کر کے نسخہ تجویز کرتے ان کا تجویز کردہ نسخہ مریضوں کیلئے آب حیات ہوتا تھا۔ حکیم میاں وساوا ان اعلیٰ درجہ کے حکیموں میں سے ہیں جن کا کوئی ثانی نہیں حکیم صاحب کے پاس مریضوں کا تانتا بندھا رہتا اور جو مریض ان کے پاس آتے اپنا پیشاب پیالوں میں لاتے اور مریضوں کی ان تمام پیالوں کو لائن میں رکھ دیا جاتا حکیم صاحب آتے اور پیالوں کو دیکھ کر مرض تشخیص کرتے اور دوائیں دیتے۔ اسی طرح ایک ایک شخص جسکے بھینسے کے پیٹ میں بند پڑ گیا تھا،

بھینسے کا پیشاب لے کر آیا اور دیگر مریضوں کی پیالیوں میں پیالی رکھ دی، حکیم صاحب نے ان پیالوں کیساتھ جب اس بھینسے والے کی پیالی کو دیکھا تو فرمایا کہ یہ چوپائے مال کا پیشاب ہے اور اس جانور کو پیٹ میں بند پڑا ہوا ہے۔ اس کو یہ دوا کھلا دو وہ ٹھیک ہو جائے گا، تو عرض کرنے کا مقصد تھا کہ مایہء ناز شہرت یافیہ حکیم میاں وساوا حضرت سیّد ذوالقرنین غلام علی شاہؒ قدس سرہ کے حضور حاضر خدمت تھے اور آپؒ سے محو گفتگو تھے تو اسی دوران ایک عورت جسکا نام رحمت بی بی تھا حکیم صاحب کے پاس آ کر عرض کی کہ میں بے اولاد ہوں میرے لئے نسخہ مرحمت فرما دیجئے حکیم میاں وساوا نے اس کی نبض دیکھی اور فرمایا کہ تم جاؤ تمہارے ہاں کوئی اولاد نہیں ہو گی جس پر عورت غمگین ہو گئی اور اس کی آنکھوں سے بے ساختہ آنسو جاری ہو گئے عورت کی بے بسی اور بے تابی دیکھ کر قبلہ عالم ذوالقرنین سیّد غلام علی شاہؒ قدس سرہ کو جوش رحمت آیا اور فرمایا بیٹی پریشان ہونے کی بات نہیں تم میرے پاس آنا آپؒ جب اپنے مقام پر پہنچے تو وہ عورت بڑے اشتیاق کے ساتھ حضورؒ کی خدمت میں حاضر ہوئی آپؒ نے انکے لئے دعا فرمائی اور فرمایا جا بیٹی اللہ تعالیٰ تجھے بیٹا دے گا اور پوری مدت ہونے کے بعد آپکی کرامت سے اللہ تعالیٰ نے اس عورت کو بیٹا عطا فرمایا ایسی آپکی سینکڑوں کرامات ہیں جو آپکی دعا سے عوام الناس کے دیرینہ و پیچیدہ مسائل حل ہوئے۔

"ذوالقرنین سرکارؒ کی کرم نوازیاں"

کئی دنوں تک بینک کاپی تلاش کی ایک روز ذوالقرنین سرکارؒ خواب میں آئے اور جل کر خاک ہونے والی بینک کاپی کئی دنوں بعد تندور سے صحیح حالت میں مل گئی۔

گل مہکتے رہیں تیری گفتار کے
نقش تازہ رہیں تیرے کردار کے
روشنی ان چراغوں کی بڑھتی رہے
جونشاں ہیں تیرے حسن ایثار کے

سیّد محمد ایوب شاہ فرماتے ہیں کہ حکومت کی طرف سے کسانوں کوسہولت فراہم کرنے کیلئے قصبوں میں بینک کھولے گئے تھے میرے گاؤں تخت پور میں وہ بینک میرے پاس تھا اس میں کسانوں کے کھاتے کھولے گئے کسانوں کو کھاتے کھولنے کیلئے سودوسوروپے جمع کرانے پڑتےتھے اسی طرح اس بینک میں تقریباً چار لاکھ روپے جمع تھے کہ اچانک ایک انکوائری آ گئی۔میرا حساب مکمل اور درست تھا اوراسکی کاپی گھر رکھی ہوئی تھی۔تھےاسی طرح اس بینک میں تقریباً چار لاکھ روپے جمع تھے کہ اچانک ایک انکوائری آ گئی۔میرا حساب مکمل اور درست تھااوراسکی کاپی گھر رکھی ہوئی تھی۔میں کاپی لینے گھر گیااوراپنی بیوی سے کاپی مانگی توانھوں نے جواب دیا کہ جن کاغذات میں کاپی رکھی ہوئی تھی وہ کاغذات اس کاپی سمیت میں نے کئی روز پہلے جلادیئے جس پر میں انتہائی پریشان ہوااور میں سوچنے لگا کہ اگر

کاپی نہ ملی تو مجھے چار لاکھ روپے بھرنے پڑیں گے اور میں اتنی کثیر رقم کہاں سے لاؤں گا۔اس سوچ وفکر میں میں نے اپنے گھر کا کونہ کونہ چھان مارا مگر کاپی نہ ملی۔آخر ایک رات میں پریشانی اور گومگو کے عالم میں میں سو گیا اور رات کو خواب میں ذوالقرنین حضرت سیّد غلام علی شاہؒ تشریف لائے اور فرمایا کہ ایوب شاہ کیا تم نے بینک کی کاپی تندور میں دیکھی ہے تو میں نے کہا سرکارؒ تندور میں تو نہیں دیکھی تو آپؒ نے فرمایا کہ جب آنکھ کھلے تو تندور میں دیکھنا۔

سیّد ایوب شاہ فرماتے ہیں کہ جب رات کے وقت میری آنکھ کھلی تو مجھے یاد آیا اور میں نے فوراً ٹارچ لی اور تندور میں لائٹ لگانے لگا۔ بیوی نے پوچھا کہ کیا کر رہے ہو میں نے کہا کہ کاپی تلاش کر رہا ہوں تو اس نے کہا کہ کاغذات تو میں نے کئی روز پہلے جلا دیئے تھے اب اس تندور میں روزانہ آگ جلتی ہے اس میں کاپی کہاں ملے گی جب میں نے تندور میں اچھے طریقے سے لائٹ لگائی تو کوڑا کرکٹ میں میری بالکل نئی بینک کی کاپی نظر آئی جو میں نے نکال لی۔

میری بیوی نے کہا کہ یہ ناممکن ہے کیونکہ میں نے تو آج تندور میں کاغذ ڈالے ہی نہیں صرف کوڑا کرکٹ ڈالا تھا۔یہ قبلہ عالم، صاحب کرامت، ذوالقرنین سرکارؒ کی کرامت ہے کہ جس کاپی کو میں پندرہ دن سے ڈھونڈ رہا تھا وہ نئی حالت میں تندور سے ملی اور میری پریشانی دور ہوگئی۔

☆ذوالقرنین سرکارؒ کی کرامت☆

کنویں کے پانی سے نہانے سے کوڑھ کے مریضوں کا صحت یاب ہونا۔

جیہڑا ابنیا تیرا منگتا بیڑی اوس دی تری اے

پیر میرا یاروسب نوں ذکر اللہ دا سکھاوے

ونڈے فیض دا خزانہ خالی کوئی وی نہ جاوے

لکھاں ہزار آئے سب دی جھولی بھری اے

شہباز لامکاں، قیوم الزمان، شیخ المشائخ، عاشق رسول کریم ﷺ قطب الرشاد، صاحب کرامات، ولی کامل، لجپال ذوالقرنین سیّد غلام علی شاہؒ قدس سرہ انہی گراں قدر مایہ ناز ہستیوں میں سے ہیں جنہوں نے تصفیہ قلوب اور تزکیہ نفوس میں بے مثل کردار ادا کیا اور اپنی پر فیض زندگی کے دوران اصلاح المسلمین اور قطب سرکار کے امر پر قصبہ کر لکے کٹھیالی ضلع سیالکوٹ میں آستانہ عالیہ قائم کیا اور اپنی قوت قدسہ، روحانی تصرفات، اور اپنے مجددانہ انداز میں اپنی خوابیدہ اور غم گشتہ راہ قوم کے مردہ دلوں کو بیدار کر کے ان میں توحید الٰہی اور عشق نبوی ﷺ پیدا کرنے لگے اس وقت علاقے میں کوڑھ کے مرض کی وبا عام تھی لوگ اس ناگہانی بیماری کے سبب سخت تکالیف و پریشانی میں مبتلا تھے۔آپؒ اپنی کرامت سے ایک کنواں کھدوایا اس کے پانی سے جو بھی کوڑھ کا مریض نہاتا رب العزت کے فضل سے صحت یاب ہو جاتا۔

آپؒ کی سنہری یادیں

"حضرت ذوالقرنین سیّد غلام علی شاہؒ کی نظرِ کرم "

عورت کو حج کرانا

آرزو ہے کہ جاؤں مدینہ جالیوں سے کروں نظارہ
اشک آنکھوں سے ٹپکیں مسلسل نور چھن چھن کے سینے میں آئے
دید کی حسرتیں رکھنے والو لطف جب ہے کہ ہوا ایسا جذبہ
آنکھ تصویر محبوب کھینچے عکس دل کے نگینے میں آئے

امام العصر، برھان العاشقین ،قبلہ عالم، پیر طریقت ، صاحب کشف، صاحب کرامت، ولی کامل پیرومرشد حضرت ذوالقرنین سیّد غلام علی شاہؒ قدس سرہ آستانہ عالیہ پر رونق افروز تھے کہ ایک شخص جو کہ منڈی وار برٹن کا رہائشی تھا سرکار سے عرض کی کہ میرے لئے دعا فرمائیں میری درخواست حج منظور ہوجائے۔

حضور پرنور ذوالقرنین سرکارؒ نے بندہ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ تم ہمارے ساتھ سودا کرلو تمہیں حج ہوجائے گا اس شخص نے عرض کی سرکار کیسا سودا؟ آپ نے فرمایا حج پر جو رقم خرچ ہوگی اس میں آدھی رقم لنگر خانے دے دو اور آدھی رقم اپنے بچوں پر خرچ کرلو .حج والے دن تمہارا حج ہوجائے گا۔

مگر وہ بدقسمت نہ مانا دوسرے دن ایک عورت آئی اس نے بھی حضور قدس سرہٗ

سے عرض کی سرکار دُعا فرمائیں کہ میری حج کی درخواست قبول ہوجائے آپؒ نے اس عورت سے فرمایا! ہم سے سودا کرلو، آپکا حج ہوجائے گا عورت نے عرض کی سرکار کیسا سودا؟ تو آپ نے فرمایا حج پر خرچ ہونے والی آدھی رقم لنگر خانہ دے دو اور آدھی رقم اپنے بچوں پر خرچ کرلو تمہارا حج ہوجائے گا۔

اس نیک بخت عورت نے دوسرے روز حج پر خرچ ہونے والی آدھی رقم جمع کرادی اور جب حج کا مبارک دن گزرنے کے چند دن بعد اس عورت نے آستانہ عالیہ پر آکر لوگوں کے سامنے بیان کیا وہ حج کے دن حج کے تمام مناجات پورے کر کے آئی ہے اور اس نے دیگر حاجیوں کے ساتھ حج مبارک ادا کیا ہے۔ یہ آپکی کرامت ہے کہ اپنی فیضان نظر سے گھر بیٹھے حج کرا سکتے ہیں۔ یقیناً ذوالقرنین سیّد غلام علی شاہؒ قدس سرہ کا وجود سورج کے مانند روشن اور اس وجود سعید سے نکلنے والی روحانیت کی کرنیں ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں۔

(ذوالقرنین سرکارؒ کا فرمان)

درد تو ہم فقیروں کی دولت ہے

اک بار جن سے روٹھ گئے سمجھو کہ خدائی روٹھ گئی
راضی ہوں جن پر مرشد وہ بخت کے سلطان ہوتے ہیں

صاحب صدق و صفا، قطب الارشاد، دیدہ ور مصلح اعظم انتہائی سخی وملن ساز،

زندہ دل ولی پیکر حسن و جمال سیّد مرشد قبلہ عالم حضرت سیّد ذوالقرنین غلام علی شاہؒ بوہڑاں والی سرکار کی بابرکت، پُرنور، پُرفیض محفل ذکر جاری تھی آپ اپنی نورانی نظر کرم باطنی توجہات اور پیار و محبت سے حاضرین مجلس کی روحانی تربیت فرما کر ان کے دلوں کو عشق الٰہی سے منور کر رہے تھے۔ چند سالوں بعد آپکی چہرہ انور پر بائیں طرف کبھی کبھی سوزش ہو جاتی تھی۔ ماسٹر سلامت بتاتے ہیں کہ میں نے حضرت سیّد ذوالقرنین غلام علی شاہؒ قدس سرہ سے عرض کی سرکار آپکو جو سوزش سے تکلیف ہے اس درد کو کچھ ہم مریدوں میں تقسیم فرما دیجئے۔

اس پر آپؒ مسکرائے اور فرمایا "درد تو ہم فقیروں کی دولت ہے"۔ جس پر میں خاموش ہو گیا اور اجازت لے کر اپنے گاؤں چلا آیا ابھی گھر پہنچے مجھے چند لمحے ہی ہوئے ۔ کہ مجھے چہرے کی بائیں طرف سوزش ہونا شروع ہو گئی اور اس میں اتنا درد تھا کہ میرا پورا جسم کانپ رہا تھا اور درد تکلیف کے مارے میں دیواروں میں ٹکر مارنے لگا اور دل میں خیال آیا کہ چہرے کے اس حصے کو چاقو سے کاٹ دوں اور ذوالقرنین سرکارؒ سے حجت پر ندامت اور افسوس ہونے لگا۔

ابھی میں اس کشمکش اور پریشانی کے عالم میں مبتلا تھا کہ میں نے آستانہ عالیہ کی طرف منہ کر کے ذوالقرنین سرکارؒ سے معافی مانگی جس سے میری تکلیف فوری ختم ہو گئی اور میں نے سکون کا سانس لیا۔ اس لئے میری تمام عقیدت مندوں سے درخواست ہے کہ مرشد کے حضور بیٹھیں تو نظر جھکا کر بیٹھیں اور زبان، دل و دماغ کو کنٹرول میں کر کے بیٹھیں تا کہ گستاخی نہ ہو سکے۔

مگر وہ بدقسمت نہ مانا دوسرے دن ایک عورت آئی اس نے بھی حضور قدس سرہؒ

"نصیحت و ہدایت"

(ذوالقرنین سرکارؒ کو جھوٹ سے سخت نفرت تھی)

بھکارن کی مکاری شاہ صاحبؒ کا منہ موڑنا

تیری ہر ایک بات سے واقف ہے وہ ہمدم
گر ہے خاموش تو اسے غافل نہ سمجھ لینا

ماسٹر علی سلامت عرض کرتے ہیں کہ ہم صاحب کشف قبلہ عالم، قطب الارشاد، روحانی قوتوں کے مالک، حامد زاد ولی کامل، ذوالقرنین سرکار سیّد غلام علی شاہ صاحبؒ قدس سرہ کی مجلس میں بیٹھے تھے کہ آپؒ کے حضور ایک سائل عورت آئی جسکی گود میں ایک ننھی سی بچی بھی تھی صدا لگائی کہ میں مسافر ہوں مجھے پیر محل جانا ہے میرے پاس کرایہ نہیں ہے میری مدد کرو عورت کی فریاد پر سرکار خاموش رہے عورت نے دوبارہ فریاد کی جس پر آپؒ نے پرفیض چہرہ انور کا رخ تبدیل کر لیا اس پر میں فکر مند ہوا کہ سرکارؒ کے در سے تو کوئی سوالی خالی ہاتھ نہیں جاتا آپؒ تو سخی و لجپال ہیں فقراء اور مساکین کی خدمت کرنا آپکا نصب العین ہے شاید آپؒ کے پاس اس عورت کو دینے کیلئے پیسے نہ ہوں تو میں نے بطور عقیدت ہمت کر کے اس فقیر عورت کو ایک صد روپے دے دیئے تو ذوالقرنین سرکارؒ نے میری طرف نگاہ فرمائی تو چند ہی لمحوں بعد میرے اندر عجیب سی کیفیت، بے چینی اور

بے سکونی پیدا ہونے لگی اور میں تذبذب کا شکار ہوگیا مجلس برخاست ہوئی تو عاجز اجازت لے کر اپنے گاؤں کھلدی سلونی جھال بذریعہ سائیکل روانہ ہوا۔ جب میں سلونی جھال بس اڈا کے قریب سے گزر رہا تھا تو میں نے دیکھا کہ وہی فقیر عورت جو آستانہ عالیہ پر آئیں تھیں جس نے پیر محل جانا تھا وہ فیصل آباد جانے والی بس پر سوار ہو رہی ہے جیسے پیر محل جانا ہی نہ تھا خیر بس روانہ ہوگئی اور میں اپنی سائیکل پر اپنے گاؤں کی طرف ہولیا لیکن تھوڑی دور ہی جا کر سائیکل گاؤں کی طرف چلنا بند ہوگئی میری لاکھ کوشش پر بھی سائیکل آگے چل نہیں رہی تھی میں جیسے ہی سائیکل چلانے لگتا سائیکل کا رخ زبردستی بس کی طرف مڑ جاتا صورتحال میری ناقص عقل سے باہر تھی میں حیران و پریشان آخر بس کی سمت ہولیا اور سائیکل بھی باآسانی چل رہی تھی آگے تھوڑے ہی فاصلے پر بس کھڑی تھی جس میں فقیر عورت سوار تھی میں نے بس کے قریب جا کر لوگوں سے دریافت کیا کہ کیا بات ہے بس کیوں کھڑی ہے۔ مسافروں نے بتایا کہ بس ایک دھما کے ساتھ رک گئی ہے اور ڈرائیور کی تمام تر جدوجہد کے باوجود بس چل نہیں پا رہی۔

مجھے فوری ذہن میں آستانہ عالیہ پر فقیر عورت کا پیر محل کے لئے کرایہ مانگنا، حضرت پیر کامل ذوالقرنین قدس سرہٗ کا خاموش رہنا یاد آیا اور پھر سمجھ میں آیا کہ سرکارؒ نے بذریعہ کشف اسکی باطنی حقیقت جان لی تھی کہ فقیر عورت جھوٹ بول رہی ہے۔ اور قبلہ عالم ذوالقرنین سرکارؒ کو جھوٹ بولنا انتہائی ناپسند تھا اس لیے اس عورت کو کرایہ نہ دیا اور مجھے دکھ و افسوس ہوا کہ میرا فقیر عورت کو پیسے دینا سرکارؒ کو ناگوار

ر وہ بدقسمت نہ مانا دوسرے دن ایک عورت آئی اس نے بھی حضور قدس سرہٗ

گزرا ہوگا اس لئے میری سائیکل گاؤں کی بجائے اس بس کے پیچھے دوڑنے لگی اور بس بھی اس لئے کھڑی ہے تاکہ میں اصل حقیقت جان لوں اور آئندہ ایسی غلطی نہ کروں اسی کشمکش میں، میں فوری سائیکل سے اترا اور بس پر چڑھ کر فقیر عورت کو ڈانٹا کہ تم نے جھوٹ بول کر پیسے لئے ہیں کہ میرے پاس کرایہ نہیں اور میں نے پیر محل جانا ہے اور تم فیصل آباد جا رہی ہو اس پر لوگوں نے بتایا کہ یہ پیشہ ور فقیر ہے لوگوں سے۔ جھوٹ بول کر پیسے لینا اس کا معمول ہے جس پر میں نے اس سے سو روپے واپس لے لئے اور بس سے نیچے اتر آیا جیسے ہی میں بس سے نیچے اترا تو میرے اندر پیدا ہونے والی بے سکونی اور بے چینی ختم ہوگئی اور روح کو تازگی محسوس ہونے لگی میں بس ڈرائیور کے پاس گیا اور اس سے کہا کہ بس اسٹارٹ کرو ڈرائیور نے بس اسٹارٹ کی تو وہ فوراً اسٹارٹ ہو گئی اور میں نے سائیکل پر گاؤں کا رخ کیا اب سائیکل با آسانی گاؤں کی طرف چل رہی تھی مجھے پیر کامل ذوالقرنین سرکار کے سامنے عورت کو پیسے دینے پر انتہائی شرمندگی ہو رہی تھی اور ثابت ہوا کہ ولی اللہ کا ہر عمل انسان کی بھلائی اور اصلاح کیلئے ہے سرکارؒ کا عورت کو پیسے نہ دینا بھی اسکے جھوٹ کی حوصلہ شکنی کرنا تھا۔

اور جب میں اگلے روز ذوالقرنین سرکارؒ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میرے چہرے پر گھبراہٹ اور پریشانی عیاں تھی سرکارؒ مجھے دیکھ کر مسکرانے لگے اور فرمایا کہ ماسٹر سلامت کل کا حال سناؤ تمہاری سائیکل گاؤں کے بجائے بس کے پیچھے کیوں چل رہی تھی اور تم نے اس فقیر عورت سے پیسے کیوں واپس لے لئے۔'

میں نے ذوالقرنین سرکارؒ کے قدم بوس ہو کر معافی مانگی اور کہا کہ سرکارؒ مجھے معاف فرمادیں میں آئندہ ایسی گستاخی نہ کروں گا۔

تو عرض ہے کہ مرشد کامل کا ہر عمل نیکی کی طرف راغب کرتا ہے اور وہ جانتے ہیں کہ حاضر سائل کی کیا طلب ہے اور کس مقصد کیلئے اس کی صدا ہے بے شک کامل مرشد نیک مقصد کے حصول کیلئے سائل ہر نکتہ نظر سے مدد کرتے ہیں۔ اور برائی سے بچانے کیلئے انکی اصلاح بھی کرتے ہیں تو سیّد غلام علی شاہؒ بھی انہی اولیاءاللہ میں سے وہ ولی اللہ ہیں جن کی فرض شناس نگاہیں انسان کی ظاہری و باطنی کیفیت کا بخوبی اندازہ کرسکتی تھیں اور میں نے یقین کرلیا کہ آپؒ بیشک ولی اللہ ہیں اور دلوں کا بھید جانتے ہیں۔

صاحبِ کشف "ذوالقرنین سرکارؒ، حضرت سیّد غلام علی شاہؒ " کا دربار شاہ نولکھا ہزاروی پر حاضری دوبارہ دعا کے لئے ہاتھ بلند کرنا"

نمازِ عشق دکھائے گی جلوہ محبوب　　　جو اپنے درد جگر کو امام کرلیں گے!

فرید چیمہ بتاتے ہیں کہ سرکار ذوالقرنین سیّد غلام علی شاہؒ کے ہمراہ مجھے اور صوفی نامی شخص کو چک 16 گ ب بدو متا طفیل بھائی کے گھر جانے کا شرف حاصل ہوا ہم فیصل آباد سے بس میں بیٹھے اور شاہ کوٹ شہر کے اندر والے اڈے پر بس سے اترے سرکار نے صوفی سے کہا کہ وہ بھائی طفیل جو کہ شہر سے باہر والے اڈے پر

تانگہ لئے کھڑے ہیں کہ پاس جاویں اور وہاں پہنچ کر ہمارا انتظار کریں ہم آتے ہیں اور مجھ خاکسار کو فرمانے لگے آؤ ہم دربار شاہ صاحب نولکھ ہزارویؒ سے مل آویں۔

رہبر کامل لجپال حضرت سیّد غلام علی شاہؒ اور بندہ دربار میں داخل ہوئے تو ذوالقرنین سرکار نے تربت کے بائیں طرف کھڑے ہو کر دعا مانگی اور چند لمحوں بعد ہی تربت کے دائیں طرف کھڑے ہو کر دوبارہ دعا مانگی تو میں نے دیکھا کہ کے دوران تربت پر ایسے جھٹکے لگے جیسے زلزلہ آ گیا ہو دعا کے بعد میں اور حضور سیّد غلام علی شاہؒ ربار شاہ صاحب سے باہر تشریف لے آئے تو میں نے عرض کی سرکارؒ آپ نے پہلے بائیں طرف اور پھر دائیں طرف کھڑے ہو کر دعا مانگی کیا کوئی شک یا شبہ پڑ گیا تھا؟ تو آپ نے فرمایا پہلی دفعہ گھر والا گھر میں موجود نہ تھا اس لئے دوسری دفعہ دعا مانگی تو میں نے عرض کی حضورؒ بندہ نے تو تربت پر زلزلہ بھی دیکھا تو ذوالقرنین سرکارؒ نے فرمایا! اگر تم اس وقت کہتے تو آپکا مصافحہ کروا دیتا کیوں کہ شاہ صاحب اس وقت بغداد سے تشریف لائے تھے۔

تاریخ کے اوراق

خضرِ صحرائے طریقت، آشنائے بحرِ حقیقت، ذوالقرنین سرکارؒ کا حکومت پاکستان کی تبدیلی بابت ایک روز پہلے بتادینا۔ جو ایک روز بعد حرف بہ حرف سچ ثابت ہوا۔

یہ عادت پڑ گئی ہے کہ میں صبح و شام لکھتا ہوں
تمہیں محسن، تمہیں دلبر، تمہیں گلفام لکھتا ہوں
میں ہاتھوں پر، درختوں پر، دیواروں پر، کتابوں پر
جہاں لکھوں میں جب لکھوں تمہارا نام لکھتا ہوں

میاں اکبر علی بہاول کوٹی نے بتایا کہ اکتوبر 1958 کا واقعہ ہے صبح دس بجے کا وقت تھا حضرت سیّد ذوالقرنین غلام علی شاہؒ اپنے مرشد سیّد قطب عالم شاہ نوریؒ کے پوتے سیّد محمد طفیل شاہ جو کہ آپؒ کے مرید تھے کے ساتھ آم کے درخت کے نیچے جلوہ افروز تھے اور محوِ گفتگو ہونے کے ساتھ ساتھ ہم سب انگور کھا رہے تھے کہ سامنے ایک شخص جس کا گورا رنگ دبلا پتلا بدن خوب صورت حسین نورانی چہرہ نیکلی آنکھیں سفر سے جسم پر گرد وغبار اٹا ہوا گیٹ سے اندر داخل ہوا اور قریب آ کر

شاہ صاحبؒ کے پاس آ کر بڑے آداب کے ساتھ سلیوٹ کیا آپ نے اپنے دست مبارک سے اپنے ہاتھ میں تھامے ہوئے انگور کے گچھے سے انگور کا ایک دانہ توڑ کر اسے عنایت فرمایا تو اس شخص نے دوبارہ تعظیم سے سلیوٹ کیا اور سر خم کر کے رخصت ہو گیا۔ سیّد طفیل شاہ نے عرض کیا حضور وہ جھت سے انگور کھانے آیا آپ نے صرف اس کو ایک انگور کا دانہ عنایت فرمایا سرکار مسکرائے اور فرمایا وہ انگور کھانے نہیں آیا تھا وہ تو ڈیوٹی نبھاتے ہوئے دہلی سے ملتان اور ملتان سے میرے پاس دستخط کرانے آیا تھا اس کی منزل بغداد ہے اور وہ بغداد جائے گا کیونکہ حکومت پاکستان بدل چکی ہے اور اب مستواروں کی حکومت ہو گی میں نے انہیں کہا کہ ہنگامہ آرائی اور دنگا فساد کے بغیر حکومت تبدیل ہو۔ ہم نے دیکھا کہ وہ شخص تھوڑے ہی فاصلے پر جا کر اچانک نظروں سے اوجھل ہو گیا ہم نے عرض کیا کہ حضور وہ شخص تو اچانک نظروں سے اوجھل ہو گیا تو شاہ صاحبؒ نے فرمایا وہ ابدال تھا سو چلا گیا۔

اس کے بعد میں شاہ صاحبؒ سے اجازت لے کر اپنے گاؤں بہاول کوٹ چلا گیا۔ اگلے روز صبح سویرے مجھے پتہ چلا کہ رات کو حکومت پاکستان تبدیل ہو چکی ہے اور صدر ایوب خان نے مارشل لا لگا کر حکومت پر قبضہ کر لیا۔

یہ ہے ذوالقرنین سیّد غلام علی شاہؒ کی کشف کرامت کہ حکومت رات کے وقت تبدیل ہوئی جبکہ شاہ صاحبؒ نے ایک روز قبل صبح دس بجے ہمیں بتا دیا تھا کہ حکومت پاکستان تبدیل ہو چکی ہے۔

☆ صاحب کشف، سخی لجپال ذوالقرنین سرکارؒ کی دور اندیشی ☆

"مولوی کا مسجد میں نماز کے لئے جانا"

اورو ھاں پیسے اٹھا کر جیب میں ڈال لئے شاہ صاحبؒ نے بذریعہ کشف دیکھا اور بعد میں مولوی کا شرمندہ ہونا۔

رونے سے، اور عشق میں بے باک ہوگئے
دھوئے گئے ہم اتنے کہ بس پاک ہوگئے

کرنے گئے تھے اس سے تغافل کا ہم گلہ
کی ایک ہی نگاہ کہ بس خاک ہوگئے

میاں اکبر علی نے بتایا کہ کوٹ نور شاہ لاہور سے میرے پھوپھی زاد بھائی میاں شیر محمد جو کہ نہایت ہی صوفی انسان تھا میرے پاس تشریف لائے اور مجھے کہا کہ بوہڑاں والی سرکار سیّد غلام علی شاہؒ کی زیارت کرنی ہے میرے ساتھ آستانہ عالیہ چلیں جس پر میں اس کے ساتھ دربار عالیہ پر آگیا ہمیں امام العصر ذوالقرنین سرکارؒ جو اپنے زمانے میں انسانی شرف اور محبت کے اعلیٰ پیکر تھے سے ملاقات کا شرف نصیب ہوا ملاقات کے دوران میاں شیر محمد نے کہا میں ظہر کی نماز پڑھ کر آتا ہوں اور وہ اجازت لے کر ظہر کی نماز پڑھنے کیلئے دربار عالیہ سے منسلک مسجد میں چلا گیا اور شاہ صاحب بزریعہ کشف انہیں دیکھنے لگے میاں شیر محمد جب نماز پڑھ کر واپس آیا تو شاہ صاحبؒ نے فرمایا کچھ مولوی ایسے ہوتے ہیں جو کہ مسجد میں

پڑھنے تو نماز جاتے ہیں مگر جب انکی نظر ایک آنہ پر بھی پڑ جاتی ہے وہ چوری چھپے اسے اٹھا کر جیب میں رکھ لیتے ہیں اور تصور کرتے ہیں انہیں کوئی نہیں دیکھ رہا اور شیر محمد کی طرف اشارہ فرما کر کہا یہ بات میں آپکو نہیں کہہ رہا کیونکہ آپ تو بہت نیک انسان ہو میں نے دیکھا شیر محمد کا رنگ پھیکا اور بدن پسینے سے شرابور ہو گیا وہ حواس باختہ ہو کر شاہ صاحبؒ کے قدموں میں جا گرا اور گلو گیر آواز میں عرض کرنے لگا کہ سرکارؒ مجھ سے غلطی ہوگئی ہے مسجد میں صف پر ایک آنہ پڑا تھا وہ میں نے اٹھا کر جیب میں رکھ لیا جس پر میں نہایت شرمندہ ہوں مجھے معاف فرما دیں بے شک اللہ والے بذریعہ کشف دیکھتے اور دلوں کا بھید جانتے ہیں۔ شاہ صاحبؒ نے اسے معاف فرما دیا اور نصیحت فرمائی کہ دوسروں کے مال پر نظر مت رکھو اس سے تمہارا سکون چھین لیا جائے گا۔

سید ذوالقرنین شاہ

"ہمائے اوج لاہوت ذوالقرنین سرکارؒ کی کرم نوازی"

ولی کامل ایمان کی حفاظت کے ساتھ ساتھ مال کی بھی حفاظت کرتے ہیں

وہ دل کی آیتوں میں تھا وہ مصحف جبیں پہ تھا

فلک پہ ڈھونڈتا تھا میں میرا خدا زمین پہ تھا

ماسٹر سلامت علی سکنہ کھلدی سلونی جھال نے بتایا کہ ہمارے اکابرین ذوالقرنین امام العصر سیّد غلام علی شاہؒ کے مرید ہیں ہماری زمینوں سے جو بھی فصل آتی ہے ہم اس کا کچھ حصہ دربار عالیہ پر بطور لنگر دیتے ہیں۔ایک روز کا واقعہ ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ہماری چاول کی فصل میں چند حرام جانور لیٹ رہے ہیں اور فصل کو تباہ کر رہے ہیں اتنے میں میں کیا دیکھتا ہوں کہ سیّد ذوالقرنین سیّد غلام علی شاہؒ جلوہ افروز ہوتے ہیں آپ کے دستِ مبارک میں ایک چھڑی ہے آپؒ کاشت شدہ چاول کی فصل کے ایک کنارے پر کھڑے ہو کر چھڑی کو لہراتے ہیں جوان جانوروں کی پیٹھ پر پڑتی ہے جس سے وہ جانور بھاگ جاتے ہیں اور جب صبح سویرے میں نیند سے بیدار ہوا تو سیدھا زمینوں پر گیا اور چاول کی وہ فصل دیکھی جو مجھے خواب میں نظر آئی تھی، میں نے دیکھا کہ خواب میں میں نے جو جگہ دیکھی تھی اسی جگہ حرام جانور کے لیٹنے اور بھاگ جانے کے نشانات موجود ہیں۔

اس سے ثابت ہوا کہ کامل مرشد ایمان کی حفاظت کے ساتھ مال کی بھی حفاظت کرتا ہے۔

امام العصر، شہبازِ لامکاں، ہمائے اوجِ لاہوت

ذوالقرنین سرکارؒ کی کرم نوازی

بدلے شام و سحر

فالج کا مریض بھلا چنگا ہو گیا

در پر ہی پڑا رہوں گا، پڑے ہی رہنے سے کام ہو گا
کبھی تو قسمت کھلے گی میری، کبھی تو میرا اسلام ہو گا
کہے ہی جاؤں گا عرضِ مطلب، ملے گا جب تک نہ مطلب دل
نہ شام مطلب کی صبح ہو گی، نہ یہ فسانہ تمام ہو گا

عبدالرشید جو کہ تقسیم ہند کے وقت بھارت کے صوبے اتر پردیش سے ہجرت کر کے فیصل آباد میں مقیم تھے اور لکڑی کا کام کاج کر کے اپنا پیٹ پالتے تھے کہ اسے فالج ہو گیا اس کے عزیز و اقارب نے اسکا کافی علاج کرایا مگر اسے افاقہ نہ ہوا آخر مایوس ہو کر ان کے ساتھی انہیں ذوالقرنین سیّد غلام علی شاہؒ سرکار کے حضور آستانہ عالیہ پر چھوڑ گئے ایک روز فالج زدہ عبدالرشید غمگین صورت پرنم، آنکھیں زندگی سے مایوس درگاہ پر لیٹے ہوئے تھے کہ شاہؒ صاحب تشریف فرما ہوئے اور فرمایا کہ عبدالرشید تم کیا کر رہے ہو اٹھو کلہاڑا لاؤ اور اس بوہڑ کے درخت کو کاٹو بیمار عبدالرشید نے عرض کی سرکار میں تو فالج کا مریض ہوں میں کیسے درخت کاٹ سکتا ہوں آپ نے نظر کرم فرمائی اور جلال میں ارشاد فرمایا، میں کہتا ہوں اٹھو اور بوہڑ کا

درخت کاٹو اس طرح فالج زدہ مریض سیدذوالقرنینؒ کی کرامت سے پلک جھپکتے ہی بالکل تندرست ہو گیا اور اس نے اسی وقت اٹھ کر کلہاڑے کے ساتھ لکڑیاں کاٹنا شروع کر دیں اور وہ مکمل تندرست ہو کر 25 سال تک آستانہ عالیہ پر کام کاج کرتا رہا۔

یہ سرکارؒ کی کرامت ہے جس سے بیمار لاعلاج بھی تندرست وتوانا ہو گیا۔

ذوالقرنین سرکارؒ کی بابرکت شخصیت

میلہ میں بارش برسنے کا کئی گھنٹے پہلے بتا دینا اور آپؒ کی دُعا سے برستے بادل مشرق کی سمت چلے گئے

منور ہیں تیرے جلوؤں سے سارے نظارے
نگاہوں سے آپکی روشن ہیں چاندو تارے

بشیر احمد سکنہ مانانوالہ نے بتایا کہ ہاڑ کا عرس تھا ہزاروں زائرین عرس مبارک کی تقریبات میں شریک تھے ذوالقرنین سرکار سیّد غلام علی شاہؒ نے مجھے بلایا اس وقت میری لنگر پر ڈیوٹی تھی مجھ سے فرمایا جتنی بھی جلدی ہو سکے مریدین زائرین، عقیدتمندوں اور فقراء کو لنگر کھلا دو میں نے عرض کی سرکار ابھی تو لنگر تیار ہونے میں کافی گھنٹے لگیں گے آپ نے پھر تاکید فرمائی جلدی کرو لنگر تیار کرواور زائرین کو کھلا دو ہم نے مقررہ افراد سے کئی گنا زیادہ افراد کو شامل کر کے جلدی جلدی لنگر تیار کروایا اور لوگوں کو لنگر کھلانا شروع کر دیا اب ہم لنگر ہی کھلا رہے تھے کہ اتنی شدید

بارش ہونے لگی جو کہ میں نے اپنی ستر سالہ زندگی میں پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی اور مجھے احساس ہوا کہ چند گھنٹے قبل سرکارؒ نے جلدی لنگر تیار کرنے کا حکم کیوں فرمایا تھا کیونکہ سرکارؒ کو اپنی باطنی قوت سے بارش ہونے کا احساس ہو گیا تھا۔

وقت کے ساتھ ساتھ بارش کی تیز رفتاری میں مسلسل اضافہ ہو رہا تھا میں پریشانی کے عالم میں ذوالقرنین سرکارؒ کے حضور حاضر ہوا اور عرض کی کہ سرکارؒ بارش بہت زیادہ ہے تمام صفیں اور کپڑے بھیگ چکے ہیں رات کو زائرین کہاں سوئیں گے کچھ کریں میری فریاد سن کر آپؒ مسکرائے اور قریب بیٹھے ہوئے شخص فضل الحق جو کہ شہر جڑانوالہ کا رہائشی تھا اسکو کچھ پڑھ کر بتایا اور کہا باہر جا کر بادلوں کو مشرق کی طرف بھیج دو جس پر فضل الحق نے شاہ صاحبؒ کا بتایا ہوا کلام پڑھا اور بادلوں کو شاہ صاحبؒ کا حکم سنایا۔

قیوم الزمان ذوالقرنین سرکارؒ کی کرامت سے برسنے والے تمام بادل چند لمحوں میں مشرق کی جانب چلے گئے اور مطلع یکدم صاف ہو گیا۔

☆نا قابلِ فراموش یادیں☆

ذوالقرنین سرکارؒ کا حسنِ سلوک، لوگ جوق در جوق آپؒ کے حلقۂ ارادت میں شامل ہونے لگے، گاؤں کے نمبردار کا غرور و تکبر خاک میں مل گیا جب اس کی گائے مکان کی چھت پر چڑھ گئی۔

جہاں بھی حق آیا باطل کے بادل وہاں سے مٹنے لگتے ہیں جب ذوالقرنین سید غلام علی شاہؒ نے چک نمبر 136 کے نزدیک آستانہ عالیہ قائم کیا اور عوام الناس کو حب رسول ﷺ کی طرف راغب کرنے اور معصوم صفت عوام کی بھلائی کیلئے تزکیہ نفس کرنے لگے کچھ تھوڑے ہی عرصہ میں لوگ آپکی شرافت اور بزرگی کے دل سے قائل ہو کر آپ کے حلقہ ارادت میں جوق در جوق شامل ہونے لگے رُشد و ہدایت، مریدین کی تعلیم و تربیت اور سنت نبوی ﷺ کے اتباع نے آپکی طبیعت اور شخصیت میں ایک ایسا توازن اور اعتدال پیدا کر دیا تھا جس کی وجہ سے آپ زندگی کے تمام شعبوں میں حقوق و فرائض کی ادائیگی میں عوام الناس کی رہنمائی فرمانے لگے تو وہاں کے گردونواح کے چوہدریوں کو یہ بات اچھی نہ لگی کہ ایک فقیر درویش لوگوں کو راہ حق دکھاتا ہے اور سینکڑوں لوگ اس سے مستفید ہو کر اس کے گرویدہ بن جائیں۔ ایک روز کا واقعہ ہے کہ چک نمبر 136 کا چوہدری نمبردار اپنے گاؤں میں فیصلہ کر رہا تھا کہ فیصلے کے دوران کسی عقیدت مند نے کہا کہ اس مسئلے پر باوا سرکار حضرت غلام علی شاہؒ کا مشورہ بھی لے لیا جائے یہ سنتے ہی

چوہدری آگ بگولہ ہو گیا اور بڑے غرور وتکبر سے کہا اگر ہم اس سادہ لوح درویش سے مشورہ نہ لیں گے تو اس نے کون سا ہمارے چوپائے مال کو ہمارے مکانوں کی چھتوں پر چڑھا دینا ہے۔ فیصلہ اختتام پذیر ہوا عقیدت مندوں نے شاہ صاحبؒ سے چوہدری کے غرور وتکبر کا احوال سنایا جو کہ شاہ صاحب نے نہایت ہی تحمل سے سنا اور تبسم فرمایا۔

ابھی بیان کرنے والے کی بات بمشکل ختم ہوئی تھی کہ ایک شخص آیا اور شاہ صاحبؒ کو بتایا کہ چک نمبر 136 کے نمبر دار کی گائے اس کے مکان کی چھت پر چڑھ گئی۔ جس سے مکان کی چھت منہدم ہو گئی ہے اور چوہدری نمبر دار کا غرور خاک میں مل گیا ہے جس پر نمبر دار کو بڑی شرمندگی اور ندامت ہوئی اور اس نے اپنے ساتھیوں سمیت آشیانہ عالیہ پر حاضر ہو کر شاہؒ صاحب سے قدم بوس ہو کر معافی مانگی اور عقیدت مند ہو گیا۔

تاریخ کے سنہرے اوراق سے

"اولیاءاللہ کے ساتھ "ذوالقرنین سرکارؒ کا پاکستان کی حفاظت کی خاطر محاذ جنگ پر لڑنا۔

☆ ذوالقرنین سرکارؒ امتِ مسلمہ کی حفاظت کی خاطر ہر وقت فکر مند رہتے ☆

سیّد محبوب علی شاہ سکنہ ملتان فرماتے ہیں 1965ء میں بھارت اور پاکستان کے درمیان جنگ جاری تھی مغرور طاقتور دشمن پاکستان پر قبضے کے خواب دیکھ رہا تھا

مسلمانوں میں گہری تشویش تھی اور وہ کئی گنا تازہ دم طاقتور فوج اور اسلحہ کے ساتھ مختلف محاز پر مصروف جنگ تھا اس کے مقابلے میں باہمت مسلم افواج سینہ سپر تھی اور ایمان کے جزبہ سے دشمن کی پیش قدمی کو روکے ہوئے تھا 1965ء کی جنگ کے دوران جب ہمارے اوج لاہوت حضرت ذوالقرنین سیّد غلام علی شاہؒ چار پائی پر آرام فرماتے تو میں آپ کی ٹانگ مبارک کو دباتا۔ ایک روز جب رات کو میری اچانک آنکھ کھلی تو ذوالقرنین سرکارؒ اپنی چار پائی پر موجود نہ تھے اور ایسا کئی دنوں تک ہوتا رہا آپؒ سحری کے وقت تشریف فرما ہوتے اور ایک روز جب سحری کے وقت میں ذوالقرنین سرکارؒ کی ٹانگ مبارک سے خون رس رہا ہے میں نے اصرار کیا سرکارؒ یہ کیا ہوا میرے بڑے ہی اصرار پر بتایا کہ ہم اولیاء اللہ پاک وطن کی حفاظت کی خاطر ملک کے مختلف محاذ پر لڑتے ہیں۔

قارئین کرام:

سخی لجپال ذوالقرنین حضرت سیّد غلام علی شاہؒ ان اولیاء اللہ سے ہیں جو مسلم امت کی حفاظت کی خاطر ہر لمحہ فکر مند رہیں ہیں۔ جن کا ہر عمل رضائے الٰہی کا حصول تھا۔

☆ذوالقرنین سرکارؒ کی کرامت☆

آپؒ کی دور اندیشی اور نگاہِ کرم سے آٹھ دس کلومیٹر کا سفر چند لمحوں میں ہی طے کرلیا۔

سیّد محبوب علی شاہؒ فرماتے ہیں کہ 1957ء میں ہم چھ سات آدمیوں کو حضرت ذوالقرنین سیّد غلام علی شاہؒ کے ساتھ میاں بگا کے گھر بہادر والا سے وار بٹن برکت کے گھر جانا تھا ہم مرشدِ اعلیٰ ذوالقرنین سرکارؒ کے ساتھ قریبی اسٹیشن وکیل والے چلے آئے۔

ٹرین کے ٹکٹ کھلے ہوئے تھے سگنل ڈاؤن تھا اور ٹرین کی آمد کے اثرات نمودار تھے ہم نے جلدی جلدی ٹکٹ لئے اور پلیٹ فارم پر آگئے۔ کسی بھی لمحے ٹرین آنے والی تھی کہ اچانک صاحب کشف، صاحب کرامات سخی لجپال ذوالقرنین سرکارؒ نے فرمایا۔ٹرین لیٹ ہے چلو ہم پیدل چلتے ہیں۔ہم سب حیران ہوئے اور سرکارؒ کے ساتھ پیدل ہو لئے ذوالقرنین سرکارؒ کی کرامت سے آٹھ دس کلومیٹر کا سفر ہم نے چند ہی لمحوں میں طے کرلیا۔ وار بٹن سے کچھ پہلے لائن پر کھڑے ہو کر ذوالقرنین سرکارؒ نے اسٹیشن کی طرف منہ کر کے ٹرین کا نام لے کر فرمایا ہم پہنچ گئے ہیں تم بھی آجاؤ اور پلک جھپکتے ہی ٹرین بھی آگئی۔

لوگوں کے لئے نصیحت آمیز واقعہ

باادب بانصیب، بے ادب بے نصیب

﴿ذوالقرنین سرکارؒ کے حضور گستاخی کرنے والا چند روز ہی میں پاگل ہو گیا﴾

قارئین کرام:

جب بھی اللہ والوں کے سامنے بیٹھیں تو ادب سے بیٹھیں اور بات کریں تو سوچ سمجھ کر کریں کیوں کہ ادب ہی عبادت کی پہلی سیڑھی ہے۔

ادھو والی ضلع فیصل آباد سے غلام رسول بتاتے ہیں کہ مولوی جمیل سرکارؒ کے عقیدت مند تھے ان کی لال داڑھی اور رنگ انگریزوں جیسا تھا۔ ایک روز مولوی نے ذوالقرنین سرکارؒ کا مزاق اڑاتے ہوئے کہا سیّد بہت حسین اور ان کی آنکھیں بڑی بڑی ہوتی ہیں اور قہقہ لگا کر ہنسنے لگے۔ ذوالقرنین سرکارؒ نے مولوی کی طرف دیکھا اور فرمایا مولوی صاحب بندر کا منہ بھی لال ہوتا ہے جس پر مولوی صاحب چپ ہو گئے اور اُٹھ کر چلا گیا۔

بمشکل پانچ دن گزرے ہوں گے مولوی جمیل پاگل ہو گیا، اس کا بیٹا فوج میں ملازم تھا وہ اس کو علاج کے لئے لاہور لے گیا۔ مجھے اشرف اور سلیمان کے ساتھ اپنے سالے کے کیس کے سلسلے میں لاہور جانا ہوا ہمارا کام نہ ہوا ہم سفارش کے سلسلے میں مولوی جمیل کے بیٹے عبدالعزیز جو کہ فوج میں ملازم تھے کے گھر آرے بازار لاہور چلے آئے عبدالعزیز نے ہماری بہت زیادہ عزت کی اور ہمارا کام

کرانے کا وعدہ کیا۔ ہم نے مولوی جمیل سے ملنے کی خواہش کی اور جب ہم مولوی جمیل سے ملے اس کی حالت دیکھی وہ ایسی تھی کہ اللہ تعالیٰ کسی کی نہ کرے اس کا سارا جسم گندگی سے بھرا ہوا تھا اور نوکر اس کو دھور ہا تھا اور وہ پاگل ہو چکے تھے۔

یہ مولوی کو ذوالقرنین سرکارؒ کے ساتھ مذاق کرنے کا صلہ ملا۔

قارئین کرام:

میری تمام لوگوں سے درخواست ہے کہ وہ جب بھی اللہ والوں سے ملیں۔ ان کا ادب کرو اور ان کے ساتھ عزت واحترام سے پیش آؤ۔

"ناقابلِ فراموش یادیں"

(سخی لجپال ذوالقرنین سرکارؒ کی شفقت)

دربارِ عالیہ پر کام کرنے والا خُسرہ مرد بن گیا۔

☆ کرم الدین پیدائشی خُسرہ تھا سرکارؒ کی دُعا کے بعد اس نے دو شادیاں کیں جن سے کئی اولادیں ہوئیں۔

1951ء میں دربارِ عالیہ پر کرم الدین لنگر خانہ میں کام کرتا تھا اس نے ذوالقرنین سرکارؒ کی انتہائی خدمت کی وہ پیدائشی خُسرہ تھا اس کے دوست احباب اس کا مذاق اڑاتے اور ہنستے جس سے کرم الدین افسردہ ہو جاتا۔ ایک روز لوگوں نے اس کا مذاق اڑایا اس مذاق کا اس پر گہرا اثر ہوا اور وہ روتے ہوئے سخی لجپال حضرت سیّد غلام علی شاہؒ جو کہ بوہڑوں کے درختوں کے نیچے تشریف فرماتے تھے حاضرِ

خدمت ہوئے لوگوں پر ہجوم بھیڑ میں کرم الدین نے دست بستہ عرض کی سرکارؒ لوگ میرا مذاق اڑاتے ہیں اور زاروقطار رونے لگے۔ سخی لجپال ذوالقرنین سرکارؒ کو اس کی بے بسی پر رحم آیا اور آپؒ رب العزت کے حضور دُعا فرمائی "اے رب کائنات تو ہر چیز پر قادر ہے۔ فضاء کی وسعتیں، آسمان کی رفعتیں، گردش لیل ونہار سب کا خالق تو ہی ہے تیرے لئے کوئی امر مشکل نہیں تو اپنے اس بندے پر فضل وکرم فرما "اور کرم الدین کی طرف دیکھ کر مسکرانے لگے اور فرمایا کرم الدین جا آج کے بعد تو خُسرہ نہیں رہے گا۔

اور کچھ دنوں بعد اس کی شادی کرائی جس سے ایک بیٹا ہوا اور کافی سالوں کے بعد اس کی بیوی فوت ہوگئی اور پھر اس نے دوبارہ شادی کی جس سے کئی اولادیں ہوئیں۔

"سخی لجپال ذوالقرنین سرکارؒ کی رحم دلی"

﴿مسلمانوں کی جان ومال لوٹنے والا سکھ حملہ آور آپؒ کے حسن واخلاق سے مسلمان ہوگیا﴾

سیّد محبوب علی شاہؒ فرماتے ہیں 1947ء میں تقسیم ہند کے وقت افراتفری کا عالم تھا ہر شخص پریشان وابتری کا شکار تھا ہندو مسلم ایک دوسرے کے خون کی پیاس بن گئے۔ چونکہ مسلمان اقلیت میں تھے اس لئے سب سے زیادہ نقصان مسلمانوں کا ہوا سکھوں نے مسلمانوں پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑ رکھے تھے اور آئے دن گھروں پر

حملے اور لوٹ ماران کا معمول بن چکا تھا۔

ایک روز تخت پور کے نواحی قصبہ پر سکھوں نے مسلمانوں کے گھروں پر ہلہ بول دیا انہوں نے جواں مردی سے مقابلہ کیا اور ہمت کر کے ایک سکھ حملہ آور کو پکڑ لیا۔ اور سخی لجپال ذوالقرنین سرکارؒ کے حضور حاضر خدمت ہوئے انہوں نے عرض کی سرکارؒ آپ حکم کریں ہم اس ظالم کا سر قلم کر دیتے ہیں۔ آپ نے اسیر سکھ سے رحم دلی کا برتاؤ کیا اور اپنے عقیدت مندوں سے فرمایا اس کو چھوڑ دو۔ لوگوں نے اس کو آزاد کر دیا آپؒ کی رحم دلی کا اس سکھ پر گہرا اثر ہوا اور وہ مسلمان ہو گیا۔

﴿محبت بھری یادیں﴾

مست واروں کے سرخیل

ذوالقرنین سرکارؒ کی مریدوں کے ساتھ شفقت

دنیا بھر میں آپؒ مست واروں کی ڈیوٹی لگاتے تھے، فیصل آباد میں ڈیوٹی پر موجود مستی میں مگن موچی نے آپؒ کے مرید کی بارہ سال کی خاطر تواضع کی۔

چوہدری غلام رسول بتاتے ہیں فیصل آباد میں معدے کا ڈاکٹر ملوک چیمہ ہمارا فیملی ڈاکٹر ہے کئی برسوں سے اس سے ہمارے گھریلو تعلقات تھے ہمارے گاؤں ادھو والی میں لوہاروں کی ایک لڑکی جس کے معدے سے خون آتا تھا مجھے کہا آپ اپنے دوست ڈاکٹر ملوک چیمہ سے اس کا چیک اپ کرا دیں میں اس کو لے کر

فیصل آباد پہنچا۔ڈاکٹر کے پاس انتہائی رش تھا تقریباً ہر مریض کو دو اڑھائی گھنٹے انتظار کرنا پڑتا۔ میں نے لڑکی کو انتظار کے لئے بٹھا دیا، مجھے حقہ پینے کی عادت تھی حقے کے بغیر رہنا میرے لئے محال تھا مجھے حقے کی شدید طلب ہوئی اور میں اپنے دوست فرزند بھینسوں والے کے پاس چلا گیا کافی دیر بعد مجھے اچانک یاد آیا کہ لڑکی اکیلی ہے اس کا نمبر آ گیا ہوگا۔ وہ پریشان ہوگئی میں جلدی جلدی واپس آ گیا میں نے دیکھا ابھی کافی مریض رہتے ہیں۔ میں انتظار میں باہر کھڑا ہوگیا۔ ڈاکٹر کے کلینک کے سامنے ایک موچی جوتے پیوند کرتا تھا اس کے پاس شاہی حقہ تھا۔ میں اس کے پاس آ کر کھڑا ہوگیا۔ موچی کے پاس ایک عورت بیٹھی تھی وہ اس کو بُرا بھلا کہہ رہا تھا میں نے سوچا دو ٹکے کا موچی ایک معزز عورت کو گالیاں دے رہا ہے میں خاموشی سے سنتا رہا جب موچی گالیاں دے کر تھک گیا تو عورت کو اس نے بھگا دیا اور مجھے اشارہ کیا بیٹھ جا اور جس چوکی پر وہ بیٹھا تھا وہ چوکی بیٹھنے کے لئے مجھے دے دی، اس کے پاس جو شاہی حقہ تھا جو اپنے سوا وہ کسی کو پینے نہیں دیتا تھا مجھے پینے کے لئے دے دیا اور چائے کا ایک کپ بھی آ گیا۔ میں حیران ہوا جو شخص بظاہر ایک موچی ہے وہ کسی کے جوتے بھی نہیں بناتا کسی سے بات بھی نہیں کرتا میری اتنی خدمت اور میرے ساتھ حسن وسلوک سے پیش آ رہا ہے۔ میں اسی گومگو میں تھا کہ اس نے کہا کیا سوچ رہے ہو اگر تم سوچتے ہو یہ سب کچھ میں تیرے لئے کر رہا ہوں تو یہ تمہاری بیوقوفی ہے۔ یہ سب کچھ میں نے تمہارے لئے نہیں کیا بلکہ تیرے مرشد حضرت ذوالقرنین سیّد غلام علی شاہؒ کا حکم سے کیا ہے کہ

چوہدری غلام رسول کو حقہ اور چائے دیا کرو اس طرح اس موچی نے مجھے بارہ سال حقہ اور چائے پلائی۔ واضح ہو کہ وہ موچی مستی میں مگن تھا اور اپنی ڈیوٹی انجام دے رہا تھا اور پھر ڈیوٹی تبدیل ہونے پر گم ہو گیا۔

عاشقانِ رسولؐ کے سرخیل

☆ سخی لجپال حضرت سیّد غلام علی شاہؒ ☆

﴿ کا آخری سانسوں پر شخص چند لمحوں میں تندرست ہو گیا ﴾

بھاگاں والی نزد ڈجکوٹ ضلع فیصل آباد میں غلام محمد سخت بیمار تھا اس کے لواحقین نے اس کا بیحد علاج کرایا مگر تمام ڈاکٹروں اور حکیموں نے جواب دے دیا۔ اس کے رشتہ دار مایوس ہو کر اسے گھر لے آئے اس کا آخری وقت تھا اور وہ حالتِ نزع میں تھے۔ غلام محمد ذوالقرنین سرکارؒ کے عقیدت مند تھے اور سرکارؒ سے بے حد پیار کرتے تھے۔ عاشقانِ رسولؐ کے سرخیل ذوالقرنین حضرت سیّد غلام علی شاہؒ ادھو والی میں تشریف فرما تھے۔ کسی شخص نے ذوالقرنین سرکارؒ کو بتایا کہ سرکارؒ غلام محمد سخت بیمار ہے اور آخری سانسوں پر ہے۔ آپؒ کچھ لوگوں کے ہمراہ ان کے گھر تشریف لے گئے، اور انتہائی بیمار غلام محمد کے سر پر رحمتوں بھرا ہاتھ پھیرا تو وہ چند منٹوں میں ہی تندرست ہو گیا۔

☆ذوالقرنین سرکارؒ کی کرامت☆

﴿لعاب مبارک لگانے سے سانپ کا زہر فوری ختم ہوگیا﴾

☆محبوب علی شاہؒ کو نماز پڑھتے ہوئے زہریلے سانپ نے ڈسا جس سے اس کا رنگ نیلا پڑ گیا۔ ذوالقرنین سرکارؒ نے اپنا لعاب مبارک متاثرہ جگہ پر لگایا تو فوری سانپ کا زہر ختم ہوگیا اور وہ تندرست ہوگیا۔

سیّد محبوب علی شاہؒ فرماتے ہیں کہ میں 1956ء میں ملتان کی ایک مل میں ملازمت کرتا تھا مجھے خط ملا جس میں لکھا تھا کہ حضرت ذوالقرنین سیّد غلام علی شاہؒ بیمار ہیں خط پڑھتے ہی مجھے شدید صدمہ ہوا اور میں فوری بہاول کوٹ ضلع شیخوپورہ پہنچا ۔بہاول کوٹ پہنچنے پر معلوم ہوا ذوالقرنین سرکارؒ قصبہ بھگوڑ میں بوٹا ماچھی کے ہاں گئے ہیں۔ ہم جب بھگوڑ پہنچے تو پتا چلا کہ سرکارؒ آدم پور میں مستری ہاشم کے ہاں قیام پذیر ہیں ۔ہم صبح سویرے آدم پور پہنچے شہباز لامکاں سخی لجپال ذوالقرنین حضرت سیّد غلام علی شاہؒ مریدوں اور عقیدت مندوں کے ہجوم میں تشریف فرما ہیں قصبہ بھگوڑ سے میرے ساتھ صادق کشمیری بھی ہولیا۔ نماز مغرب پڑھتے وقت جب میں تشہد میں بیٹھا تو کالے سیاہ سانپ نے مجھے ڈس لیا۔ نماز سے فارغ ہوتے ہوئے میرا سارا بدن نیلا ہوگیا اور میں نیم بے ہوش ہوکر گر پڑا، میری بگڑتی حالت دیکھ کر مسجد میں لوگوں کا ہجوم اکٹھا ہوگیا۔ اس وقت ذوالقرنین سرکارؒ مسجد میں موجود تھے صارف کشمیری نے آپؒ کو بتایا کہ محبوب علی شاہؒ کو

سانپ نے ڈس لیا ہے۔ ذوالقرنین سخی لجپال حضرت سیّد غلام علی شاہؒ نے اپنا لعاب مبارک سانپ کی ڈسی ہوئی جگہ پر لگایا۔ ذوالقرنین سرکارؒ کی کرامت سے چند ہی منٹوں میں ہی سانپ کے زہر کا اثر ختم ہو گیا اور میں تندرست ہو گیا۔

ناقابلِ فراموش سنہری یادیں

چندافراد کا کھانا پورے گاؤں نے کھایا، کھانے کے برتنوں سے جب کپڑا اتارا، تو برتن پھر بھی کھانے سے بھرے پڑے تھے۔

مرشدِ برحق ھادی مطلق سخی لجپال ذوالقرنین سرکارؒ حضرت سیّد غلام علی شاہؒ بہادر والا ضلع شیخوپورہ میں میاں بگا کے ہاں تشریف فرما تھے، اس وقت میاں بگا کے گھر کے معاشی حالات اچھے نہیں تھے انھوں نے چند افراد کا کھانا تیار کرایا ہوا تھا۔ ذوالقرنین سرکارؒ کی آمد کا سن کر لوگوں کا ایک ہجوم اُمڈ آیا، کھانے کا وقت تھا اور میاں بگا پریشان حال اِدھر اُدھر ٹہل رہا تھا۔ ذوالقرنین سرکارؒ نے اُن کی پریشانی کو بھانپتے ہوئے فرمایا! پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، تم کھانے کے برتنوں پر کپڑا ڈال دو اور کھانا نکال نکال کر لوگوں کو کھلاتے جاؤ، اللہ تعالیٰ اپنے محبوب حضرت محمد ﷺ کے صدقے فضل کرے گا۔ میاں بگا نے ذوالقرنین سرکارؒ کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے کھانے پر کپڑا ڈال دیا اور لوگوں کو کھانا کھلانے لگے۔ یہاں تک کہ گاؤں کے تمام لوگوں نے سیر ہو کر کھانا کھایا اور جب کھانے کے برتن سے کپڑا اہٹایا تو ذوالقرنین سرکارؒ کی کرامت سے کھانے کے برتن پھر بھی بھرے ہوئے تھے۔

ذوالقرنین سرکارؒ کا فیضانِ نظر

ذوالقرنین سرکارؒ کی دُعا سے بے انتہا بارش ہوئی، علاقہ سرسبز ہو گیا اور اس سال گندم اتنی زیادہ ہوئی جو کہ اس سے قبل کبھی نہ ہوئی تھی چوہدری غلام رسول جٹ بیان کرتے ہیں کہ میں کسی کام سے فیصل آباد گیا اور واپسی میں سیٹھ غلام رسول کے کارخانے میں بیٹھا تھا کہ ایسے میں سخی لجپال ذوالقرنین سرکار حضرت سیّد غلام علی شاہؒ تشریف لے آئے، میں نے فوراً تانگہ کا بندوبست کیا اور ذوالقرنین سرکارؒ کے ہمراہ اپنے گاؤں ادھووالی آنے لگے جب ہم ڈجکوٹ کے راجباہ (شاخ یا نہر) پر پہنچے تو راجباہ میں پانی نہ تھا، اس سال خشک سالی تھی اور بارشیں نہ ہونے سے پانی کی شدید قلت تھی اور لوگ فصل کی بوائی نہ کر سکے تھے۔ سخی لجپال ذوالقرنین سرکارؒ نے فرمایا! غلام رسول کیا تم نے گندم کی بوائی کی ہے؟ میں نے عرض کیا، سرکارؒ ہماری زمینوں میں پانی نہیں ہے، گندم کی بوائی کیسے کریں گے اور اسکے بعد میں نے دل میں سوچا کہ سرکارؒ گاؤں پہنچ کر اس بات کو بھول جائیں گے۔

ہم جیسے ہی گاؤں پہنچے تو ذوالقرنین سرکارؒ نے فرمایا! کیا گھر میں بیج ہے؟ میں نے عرض کی سرکارؒ گھر میں بیج ہے تو آپؒ نے فرمایا کہ بیج زمین میں ڈال دو اور سہاگہ لگا دو۔ ہمارے پاس اس وقت چودہ (۱۴) ایکڑ زمین تھی میں نے اپنے عیسائی مزدوروں کے ساتھ مل کر بیج ڈالا اور سہاگہ لگا کر سورج غروب ہونے سے

قبل گھر واپس لوٹ آے اور آ کر سو گئے۔ اس وقت مطلع صاف تھا، رات کو اچانک ایک چھوٹی سی بدلی اُٹھی ہم نے ذوالقرنین سرکارؒ کی چارپائی اندر کمرے میں کردی۔ اسی وقت بہت شدید بارش ہوئی اتنی شدید بارش میں نے زندگی میں پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔

صبح اُٹھ کر ذوالقرنین سرکارؒ نے فرمایا! غلام رسول اب گندم ہوجائے گی میں نے عرض کی سرکارؒ اب تو بیج بھی بہہ گیا ہوگا، گندم کہاں سے ہوگی؟

لیکن پھر ہم نے دیکھا کہ ذوالقرنین سرکارؒ کی کرامت سے اس سال گندم کی پیداوار بہت زیادہ ہوئی۔ اتنی زیادہ گندم ہم نے اپنی زندگی میں پہلے کبھی نہ دیکھی تھی اور پورا علاقہ سرسبز وشاداب ہوگیا۔

ذوالقرنین سرکارؒ کی نظرِ کرم

بیماری میں مبتلا بچے کی ماں کے خواب میں آ کر ذوالقرنین سرکارؒ دوا بتائی

دوا کے پلاتے ہی بچہ چند منٹوں میں تندرست ہوگیا

چوہدری غلام رسول نے بتایا کہ میرا بیٹا عبدالرشید آٹھ سال کا تھا، اسکے پیٹ میں شدید درد ہونے لگا اور پیٹ میں بند پڑ گیا۔ ہم نے اس کا بہت علاج کرایا لیکن تکلیف دن بدن بڑھتی گئی۔ ہم اس کو ڈجکوٹ لے گئے لیکن کوئی افاقہ نہ ہوا۔ ہم مایوسی کے عالم میں اسے لے کر مسلم پرائیویٹ اسپتال سمندری لے گئے وہاں بھی پانچ (۵) دن علاج ہوتا رہا لیکن تکلیف میں کوئی فرق نہ پڑا اور بچے کی تڑپ نے

ہم سب کو بے حد پریشان کردیا۔رات کو میری بیوی کے خواب میں سخی لجپال ذوالقرنین سرکارؒ خواب میں تشریف لائے اور فرمایا کہ گھبرانے کی کوئی بات نہیں تم اس کو کولیسٹرول پلادو، بچہ بالکل ٹھیک ہوجائے گا۔

میری بیوی نے بیدار ہوتے ہی مجھے بتایا کہ خواب میں ذوالقرنین سرکارؒ تشریف تھے اور آپؒ نے مجھے فرمایا کہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں بچے کو کولیسٹرو پلاؤ تمھارا بیٹا بالکل ٹھیک ہوجائے گا۔اس وقت رات کے دو بج رہے تھے، میں اسی وقت سمندری کے بازار میں کولیسٹرول لینے چلا گیا لیکن تمام بازار بند تھا اور میڈیکل سٹور کھلے ہوئے تھے ان پر کولیسٹرول نہ ملا۔کافی دور جانے کے بعد غالبًا ایک صابن کا کارخانہ کھلا ہوا ملا۔ میں کارخانے کے اندر گیا وہاں دو اشخاص تشریف فرما تھے میں نے انھیں اپنی ضرورت (کولیسٹرول) کے متعلق بتایا اور کہا کہ اگر آپ کے پاس ہو تو مہربانی فرما کر مجھے عنایت کردیں۔ان میں سے ایک شخص نے کہا کہ چند قطرے موجود ہیں تم وہی لے جاؤ ہمیں خوشی ہوگی اگر ہماری مدد سے تمھاری مشکل حل ہوجائے۔ میں نے ان سے کولیسٹرول (چند قطرے جوان کے پاس موجود تھے) لئے اور واپسی پر حیات ہوٹل سے دودھ لے کر ہسپتال پہنچا۔میں نے اپنے بیٹے کو کولیسٹرول کو دودھ میں ملا کر پلایا۔ کولیسٹرول ملا دودھ پیتے ہی میرا بیٹا جو درد کی وجہ سے کئی دنوں سے سو نہ سکا تھا فوراً ہی سو گیا اور صبح جب وہ نیند سے بیدار ہوا تو ذوالقرنین سرکارؒ کی نظرِ کرم سے اس کی تمام تکالیف ختم ہوگئیں اور وہ بالکل تندرست و توانا ہوگیا۔

"ناقابل فراموش سنہری یادیں"

(سخی لجپال ذوالقرنین سرکارؒ کی کرامت)

☆ دیگوں میں پکنے والا گائے کا گوشت چاولوں میں تبدیل ہوگیا۔اور وہاں موجود سینکڑوں سکھ مسلمان ہو گئے۔

محمد اقبال (حویلہ سنگھ) نے پیر سیّد اقبال حسین شاہ سکنہ چک نمبر 171/7R تحصیل فورٹ عباس ضلع بہاولنگر کو بتایا کہ میں سکھ تھا اور میرا نام حویلہ سنگھ اور میں ڈھلی (نارووال) میں ذیلدار تھا اور میرے والد انڈیا میں رہتے تھے انہوں نے بتایا کہ میرے مزارے سخی لجپال حضرت ذوالقرنین سیّد غلام علی شاہؒ کے مرید تھے مجھے ذوالقرنین سرکارؒ سے بے حد عقیدت تھی آپؒ بھی ہمارے علاقے میں تشریف لاتے ہیں دودھ اور کھانے پینے کا دیگر سامان لنگر کے لئے دیتا ایک روز میرے والد کا انتقال ہوگیا۔اسی روز ذوالقرنین حضرت سیّد غلام علی شاہؒ تشریف لے آئے، میں نے آپؒ سے عرض کی کہ میں کچھ تقسیم کرنا چاہتا ہوں آپ فرمائیں کسی چیز کی خیرات کروں سخی لجپال حضرت سیّد غلام علی شاہؒ نے فرمایا (20) گائیں ذبح کردو اور پکنے کے لئے دیگیں چڑھا دیں اور لوگوں میں تقسیم کردینا۔ میں سکھ ہوتے بھی ذوالقرنین سرکارؒ کے فرمان سے انکار نہ کر سکا اور اگلے روز ہی (20) گائے ذبح کردیں اور پکنے کے لئے دیگیں چڑھا دیں۔ گائے ذبح کرنے کی خبر آس پاس کے گاؤں میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی

اور سکھوں اور ہندوؤں میں غم وغصہ کی لہر دوڑ گئی۔اور مسلح سکھوں اور ہندوؤں نے جوق در جوق میرے گاؤں پہنچنا شروع کر دیا۔اور ایک ہنگامہ برپا ہو گیا۔ میرے آدمی بھی اسلحہ لے آئے ذوالقرنین سرکارؒ نے فرمایا جولوگ آرہے ہیں ان سے لڑنے کی ضرورت نہیں ان سے حسن وسلوک سے پیش آؤ ان کی عزت کرو اور چائے پانی پلاؤ۔

محمد اقبال بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا اور لوگوں کو سمجھاتا رہا کہ میں نے ایک سکھ ہوتے ہوئے گائیں ذبح کیں ہیں جن کا گوشت دیگوں میں پک رہا ہے اس وقت میرے پاس میرے معزز مہمان بزرگ ہستی موجود ہیں وہ جیسے ہی تشریف لے جائیں گے تم مجھ سے بدلہ لے لینا۔میں اپنے علاقہ کا سب سے بڑا زمیندار تھا اور ذیلدار ہونے کے ناطے دس بارہ گاؤں کا سربراہ بھی تھا اس لئے مسلح افراد جلد بازی سے کام نہیں لے رہے تھے میرے سینکڑوں مسلح افراد بھی ان کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار تھے اسی کشمکش میں کھانا تیار ہو گیا۔ذوالقرنین سرکارؒ نے مجھے حکم دیا کہ مہمانوں میں لنگر تقسیم کرو میں نے عرض کی سرکارؒ کہاں سکھ اور ہندو کہاں گائے کا گوشت؟

ذوالقرنین سرکارؒ نے فرمایا آپ تمام لوگوں میں کھانا تقسیم کرو میں نے لوگوں کو اکٹھا کیا اور کھانا تقسیم کرنے کے لئے دیگوں کے ڈھکنوں کو اتارا تو ہماری حیرانگی کی حد نہ تھی کہ ذوالقرنین سرکارؒ کی کرامت سے گائے کا گوشت زردہ چاولوں میں تبدیل ہو گیا۔آپؒ کی اس کرامت سے سینکڑوں سکھ اور میں مسلمان ہو گیا۔

☆سلطان اولیاءذوالقرنین سرکارؒ☆

آپؒ کے فوت ہونے کے بعد جب نمازِ جنازہ پڑھایا جا رہا تھا۔ ذوالقرنین سرکارؒ اس وقت لانگری کے ساتھ بیٹھے حقہ نوش فرما رہے تھے۔آپؒ نے اس وقت لانگری سے فرمایا۔دیکھو! فانی جسم کا نمازِ جنازہ پڑھایا جا رہا ہے اور میں تمہارے ساتھ موجود ہوں۔

پیر سیّد اقبال حسین شاہ سکنہ 171/17R تحصیل فورٹ عباس ضلع بہاولنگر جو کہ ذوالقرنین حضرت سیّد غلام علی شاہؒ کے پوتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ رہبر کامل، پیر طریقت سخی لجپال حضرت سیّد غلام علی شاہؒ 24 دسمبر 1972ء بروز اتوار کو دوپہر ایک بجے اس جہان فانی سے کوچ کر کے واصل حق ہوئے۔

جب آپؒ کا نمازِ جنازہ پڑھایا جا رہا تھا اور گردونواح کے سینکڑوں لوگ نماز کے لئے صفیں درست کر رہے تھے اس وقت کاشف اسرار نہائی قیوم زماں، مرشد برحق، ولی کامل واکمل حضرت غلام علیشاہؒ لانگری محترم صابر (جو کہ نارووال کے رہنے والے تھے) کے پھولوں والے باڑے میں حقّہ تیار کرا کے نوش فرما رہے تھے۔

آپؒ نے لانگری سے فرمایا! دیکھو فانی جسم کا نمازِ جنازہ پڑھایا جا رہا ہے جبکہ سیّد غلام علی شاہؒ تو تمہارے سامنے ساتھ بیٹھے حقّہ پی رہے ہیں۔

"تاریخ کے اوراق سے"

لاھور میں بابا چراغ الدین شاہؒ کے مزار پر سینکڑوں افراد کو دیکھ کر دل میں وسوسہ آیاکہ میں بھی ان کا مرید ھوتا۔رات کو خواب میں ذوالقرنین سرکارؒ کو ولائت کے اعلیٰ منصب پر فائز دیکھا میرا وسوسہ دور ھو گیا اور میں نے اٹھتے ھی توبہ کر لی۔

جمال الدین ولد مینگا ماچھی سکنہ کوٹ وار (منگل سنگھ والا) ضلع شیخوپورہ بیان کرتے ہیں کہ میں ذوالقرنین حضرت سیّد غلام علی شاہؒ کا مرید ہوں۔ میں 1970ء میں اپنے داماد تاج الدین جو کہ لاہور ہائی کورٹ میں مالی تھے سے ملنے لاہور گیا۔وہاں نزدیک ہی بابا چراغ الدین شاہؒ کا مزار ہے میرے ساتھ میری نواسی تھی جب ہم مزار شریف کے قریب پہنچے تو اس نے کہا کہ میں نے مٹھائی کھانی ہے اور وہ مٹھائی لینے کے لئے دربار کے اندر چلی گئی اور میں باہر کھڑا رہا مزار شریف پر خاصہ رش تھا،لڑکی اندر جاتی اور مٹھائی کا تھیلہ بھر لاتی ہم نے سیر ہو کر مٹھائی کھائی باقی گھر لے آئے۔

مٹھائی کھانے کے بعد میرے دل میں وسوسہ ہوا کہ بابا چراغ الدین شاہؒ بہت بڑے بزرگ ہستی ہیں جن کے در پر ہزاروں لوگ جھکتے ہیں کاش میں بھی ان کا مرید ہوتا اور ان سے ملاقات ہوتی۔اس کشمکش میں مجھے نیند آ گئی رات کو مجھے

خواب آیا کہ لوگوں کا ہجوم ہے اوران کے درمیان تخت پر ایک بزرگ ترین ہستی تشریف فرما ہیں ان کے تخت کے چاروں طرف پھولوں کی لڑیاں لٹک رہی ہیں جن کی خوشبو سے پورا علاقہ معطر ہے۔ میں آگے بڑھا اور سلام کیا اور سوچا یہ بابا چراغ الدین شاہؒ ہیں اسی لمحہ بزرگوں نے فرمایا مجھ سے بڑے بزرگ اندر تشریف فرما ہیں میں اندر گیا وہ جگہ پہلے سے زیادہ خوبصورت ومعطر تھی اور باریش بزرگ تشریف فرما تھے میں نے سوچا یہ بابا چراغ الدین شاہؒ ہیں لیکن اسی لمحہ انہوں نے فرمایا مجھ سے بڑے بزرگ اندر تشریف فرما ہیں میں تیسرے اور پھر چوتھے محل میں گیا انہوں نے فرمایا ہم سے بڑے بزرگ اندر تشریف فرما ہیں۔

جب میں پانچویں جگہ گیا تو وہ محل انتہائی خوبصورت تھا محل کے اندر خوبصورت ترین تخت تھا جن پر ایک بارونق بزرگ تشریف فرما تھے، میں جب ان کے قریب پہنچا تو وہ میرے مرشد سلطان اولیاء ذوالقرنین سخی لجپال حضرت غلام علیشاہؒ تھے آپؒ مجھے دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا! جمال الدین تم مٹھائی کھا کر ہم کو بھول گئے میں نے صبح اُٹھ کر توبہ کی اور مرشد برحق پر یقین کامل ہو گیا۔

"سلطان الاولیاء سخی لجپال ذوالقرنین سرکارؒ کی کرامت"

ذوالقرنین سرکارؒ نے شفقت بھرا ہاتھ سر پر پھیرا تو مظفر آباد کے محمد اقبال نے بغیر استاد کے قرآن شریف اور دیگر کتابیں پڑھنا آگئیں۔

ایک مرتبہ محمد اقبال گرگیا اور اس کی پسلیاں ٹوٹ گئیں اور ڈاکٹروں نے کہا کہ آپریشن کرنا پڑیگا، خواب میں ذوالقرنین سرکارؒ نے اسکی ٹوٹی ہوئی پسلیوں پر شفقت بھرا ہاتھ پھیرا، صبح ہوتے ہی ٹوٹی ہوئی پسلیاں جڑ گئیں۔

غلام رسول سکنہ مظفر گڑھ بتاتے ہیں کہ میں اپنے چار سالہ بیٹے محمد اقبال کو لے کر دربارِ عالیہ پر آیا، اس وقت سخی لجپال حضرت غلام علیشاہؒ بوہڑ کے درختوں کے نیچے تشریف فرما تھے ہم لنگر شریف کھا کر آرام کیلئے لیٹ گئے۔ میرا بیٹا رونے لگا اور کہنے لگا کہ مجھے اپنے جوتوں کو پالش کرانی ہے، اتنے میں سرکارؒ نے فرمایا! غلام رسول کیا بات ہے؟ میں نے عرض کی سرکارؒ بچہ رو رہا ہے کہ میں نے اپنے جوتوں کو پالش کرانی ہے۔ آپؒ نے جیب سے ایک روپیہ اسے دیا اور اس کی پیٹھ اور سر پر ہاتھ پھیر کر فرمایا! میں نے اس پر پالش کر دی ہے، میں نے کہا سرکارؒ یہ

پڑھتا نہیں ہے۔ آپؒ نے فرمایا اب یہ خود بخود پڑھے گا۔ اس نے بتایا کہ جب اقبال نے ہوش سنبھالی تو وہ بغیر استاد کے قرآن شریف اور دیگر کتابیں پڑھنے لگا۔ 18 سال کی عمر میں وہ نوکری کرنے کیلئے کراچی چلا گیا وہاں کام کرتے ہوئے اس کا پاؤں پھسل گیا اور وہ پتھر پر گر گیا۔ پتھر پر گرنے سے اس کی بائیں طرف کی تین پسلیاں ٹوٹ گئیں۔ ڈاکٹروں نے کہا کہ آپریشن کرنا پڑیگا، ایک رات وہ ہسپتال میں سو گیا خواب میں ذوالقرنین سرکارؒ تشریف لائے اور فرمایا بچہ اُٹھ تمہیں کیا ہوا ہے اور اس کی ٹوٹی ہوئی پسلیوں پر شفقت بھرا ہاتھ پھیرا، صبح ہوتے ہی اس کی ٹوٹی ہوئی پسلیاں جڑی ہوئی تھیں اور وہ جب اگلے روز کام پر گیا تو تمام لوگ حیران ہوئے اور پوچھا کہ یہ بغیر اپریشن کے تمہاری پسلیاں کیسے جڑ گئیں۔ میرے بیٹے نے انہیں بتایا کہ یہ میرے مرشد ذوالقرنین سرکارؒ کی کرامت ہے کہ ٹوٹی ہوئی پسلیاں بغیر اپریشن کے جڑ گئیں۔

☆مرشد برحق ذوالقرنین سرکارؒ کی کرامت☆

چوپایہ مال نے اپنا رنگ اور روپ بدل لیا۔ آپؒ کی کرامت دیکھ کر انڈیا کا بدنام زمانہ ڈاکو جگمال سنگھ مسلمان ہو کر آپؒ کا عقیدت مند بن گیا۔

محمد اقبال (حویلہ سنگھ) نے بتایا کہ انڈیا کے ضلع حصار سے بدنام زمانہ ڈاکو جگمال سنگھ ایک گاؤں سے بھینس چوری کر لایا، گاؤں والوں کی آنکھ کھل گئی اور وہ اسلحہ سے لیس ہو کر ڈاکو کے پیچھے لگ گئے۔ ضلع حصار کے دوسرے گاؤں میں تالاب کے کنارے

درختوں کے پاس مسجد تھی جہاں ہمائے اوج لاہوت سخی لجپال حضرت ذوالقرنین سیّد غلام علیشاہؒ اپنے خلیفہ سائیں امام الدین منہاس کے ہمراہ تشریف فرما تھے اتنے میں ڈاکو جگمال سنگھ آیا اور بھینسوں کو تالاب میں دھکیلتے ہوئے ذوالقرنین سرکارؒ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ذوالقرنین سرکارؒ نماز کیلئے وضو فرمار ہے تھے اس دوران مسلح افراد جوڈاکو جگمال سنگھ کا پیچھا کرر ہے تھے نمودار ہونا شروع ہو گئے۔ڈاکو جگمال سنگھ نے ذوالقرنین سرکارؒ سے گڑگڑاتے ہوئے التجا کی اے نیک بزرگ مجھے آج ان لوگوں سے معافی دلادو۔ورنہ وہ لوگ مجھے ماردیں گے۔آپؒ نے فرمایا تم اسی جگہ بیٹھ جاؤ میں نماز پڑھ کر آتا ہوں پھر بات کرتے ہیں۔ذوالقرنین سرکارؒ نے نماز سے فارغ ہوکر لوگوں سے دریافت کیا کہ کیا معاملہ ہے؟لوگوں نے بتایا کہ یہ شخص چور ہے اور اس نے ہمارے جانور چوری کئے ہیں جو کہ اس تالاب میں موجود ہیں۔آپؒ نے بڑے ہی اطمینان سے لوگوں سے فرمایا کہ تم تالاب سے بھینسیں نکال لاؤ اور اپنی اپنی بھینس پہچان لو پھر اس کو سزا دے لینا۔لوگوں نے تالاب سے بھینسوں کو نکالا تو سخی لجپال ذوالقرنین سرکارؒ کی کرامت سے کالی بھینسیں بھوری بن گئیں،سینگ والی بغیر سینگ کے اور بغیر سینگ والی بھینسیں سینگ والی بن گئیں جس پر لوگوں نے کہا یہ ہمارے جانور نہیں ہیں اور واپس لوٹ گئے۔ڈاکوں جگمال سنگھ ذوالقرنین سرکارؒ کے قدموں میں گر گیا اور مسلمان ہوکر آپؒ کا عقیدتمند بن گیا۔ذوالقرنین سرکارؒ نے اسے ہدایت فرمائی کہ یہ جانور جن مالکوں کے ہیں ان کو واپس کر کے آؤ اور ان سے معافی بھی مانگو اور آئندہ چوری سے توبہ کرلو۔اس طرح وہ ڈاکو چوری چھوڑ کر ہمیشہ کیلئے آپؒ کے ساتھ رہنے لگا اور نیک انسان بن گیا۔

☆ سلطان الاولیاء سخی لجپال ذوالقرنین سرکارؒ کی کرامت ☆

لاعلاج زخم لعاب مبارک لگاتے ہی چند گھنٹوں میں ٹھیک ہوگیا۔

☆ ذوالقرنین سرکارؒ جس پر بھی نظر و کرم فرماتے مشکل سے مشکل کام بھی چند لمحوں میں ہو جاتا۔

جمال الدین سکنہ کوٹ وار ضلع شیخوپورہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے پڑوس میں پانی دینے گیا وہاں میرے دائیں پاؤں میں کانٹا لگ گیا۔ جس سے پاؤں میں زخم ہو گیا دن بدن زخم خراب ہوتا گیا میرا پاؤں سوجھ گیا اور میں چلنے پھرنے سے لاچار ہو کر چارپائی پر بیٹھ گیا۔ حالت اتنی ابتر ہوگئی کہ حاجت بھی چارپائی پر ہی کرنے لگا کافی حکیموں اور ڈاکٹروں سے علاج کرایا مگر کوئی فائدہ نہ ہوا اور انہوں نے مجھے لاعلاج قرار دے دیا، میں مایوس ہو کر سارا سارا دن روتا رہتا ایک روز رب کائنات کو مجھ پر رحم آ گیا مجھے پتا چلا کہ سخی لجپال ذوالقرنین سرکارؒ بھگوڑا میں میرے چاچا بوٹی کے گھر تشریف فرما ہیں۔

مجھے میری چاچی بمشکل بیل گاڑی پر لے کر حضور کی خدمتِ اقدس میں پہنچی۔ میں نے گڑگڑا کر اپنی تکلیف ذوالقرنین سرکارؒ سے بیان کی، آپؒ نے اپنا لعاب مبارک میرے پاؤں پر لگایا اور فرمایا جا پتر صبح تک زخم ٹھیک ہو جائے گا۔

میں رات کو سو گیا صبح ہوتے ہی ذوالقرنین سرکارؒ کی کرامت سے میرا لاعلاج زخم ٹھیک ہو گیا اور میں مکمل تندرست ہو کر چلنے پھرنے لگا۔

☆ ناقابل فراموش سنہری کرامت ☆

خضرِ صحرائے طریقت، آشنائے بحرِ حقیقت، سخی لجپال ذوالقرنین سرکارؒ کا بیک وقت 20 سے زائد مقامات پر مریدوں کے ساتھ روزہ افطار کرنا۔

پیر سیّد اقبال حسین شاہ سکنہ چک 171/ 7R تحصیل فورٹ عباس ضلع بہاولنگر فرماتے ہیں کہ رمضان کا مہینہ تھا مرشد برحق خضرِ صحرائے طریقت، آشنائے بحرِ حقیقت حضرت سیّد غلام علی شاہؒ شاہدرہ کورٹ محمد حسن عوامی کالونی لاہور میں چوہدری امانت علی منہاس کے ہاں تشریف فرما تھے ان کی بیوی اللہ رکھی آپکی انتہائی عقیدت مند تھی۔

27 واں روزہ مبارک تھا۔ میں اور آپؒ مجلس میں تشریف فرما تھے کہ مجلس میں موجود عقیدت مندوں نے عرض کی سرکارؒ آج روزہ ہمارے گھر کھولیں آپؒ نے فرمایا کہ ٹھیک ہے۔ بچہ انتظام کر لینا پھر دوسرے شخص نے عرض کی سرکارؒ آج روزہ ہمارے گھر کھولیں ہماری خوش نصیبی ہو گی اس کی محبت اور عقیدت کو دیکھتے ہوئے آپؒ نے فرمایا اللہ والے چلو انتظام کر لینا اس طرح تیسرے اور پھر چوتھے نے کہا اسی طرح مجلس میں 20 سے زائد افراد نے روزہ ان کے ہاں کھولنے کی درخواست کی آپؒ نے سب کو فرمایا کہ ٹھیک ہے میں روزہ تمہارے ہاں کھولوں گا سب اٹھ کر اپنے گھر چلے گئے تو چوھدری امانت علی منہاس نے عرض کی سرکارؒ ہماری خواہش اور تمنا ہے آپؒ روزہ ہمارے ساتھ افطار کریں۔ آپؒ نے فرمایا چلو

بچہ تمہارے ساتھ افطار کر لیں گے۔ روزے گزر گئے اور عید کی نماز کے بعد جب لوگ آپس میں عید ملے تو ایک دوسرے پر سبقت لے جانے والے انداز میں بولے ذوالقرنین سرکارؒ کی سب سے زیادہ محبت مجھ سے ہے اسی لئے 27واں روزہ میرے ساتھ افطار کیا۔ دوسرے نے کہا کہ میرے ساتھ افطار کیا، تیسرے، چوتھے، اور تقریباً بیس سے زائد افراد نے یہی کہا کہ سرکارؒ نے 27واں روزہ ہمارے ساتھ افطار کیا۔

سب افراد اکٹھے تھے اور ایسے میں چوہدری امانت علی تشریف لے آئے انہوں نے جب سب افراد کی گفتگو سنی تو بے اختیار کہا کہ تم سب جھوٹ بول رہے ہو سرکارؒ نے 27واں روزہ تو ہمارے ساتھ افطار کیا تھا اگر تمہیں یقین نہیں تو آؤ دربار شریف چلتے ہیں، سرکارؒ سے خود معلوم کر لیتے ہیں کہ سرکارؒ نے 27واں روزہ کس کے ساتھ افطار کیا تھا۔ سب افراد اکٹھے ہو کر سلونی جھال اترے اور وہاں سے چک نمبر 136 پہنچے۔

پانی پی کر فارغ ہوئے تو چک نمبر 136 کے نمبردار نے پوچھا کس بات پر بحث کر رہے ہو لوگوں نے ذوالقرنین سرکارؒ کے روزہ کھولنے کا واقعہ بیان کیا تو چک نمبر 136 کے نمبردار نے کہا میں رب کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ذوالقرنین سرکارؒ نے 27واں روزہ میرے ساتھ افطار کیا تھا۔ سب لوگ حیران رہ گئے اور دربار عالیہ پر پہنچے۔ وہاں ذوالقرنین سرکارؒ نے شہنشاہ سرکار حضرت محمد شفیع شاہؒ کی طرف دیکھا اور مسکرا دیئے۔ لوگوں نے ذوالقرنین سرکارؒ سے عرض کی سرکارؒ آپ

بتائیں کہ آپؒ نے 27واں روزہ کس کے ساتھ افطار کیا تھا؟ اس پر شہنشاہؒ نے ارشاد فرمایا کی میں نے اور ذوالقرنین سرکارؒ نے اکٹھے دربار شریف پر کھولا تھا۔ تمام کے تمام لوگ حیران رہ گئے اور سمجھ گئے کہ یہ اللہ والوں کی کرامت ہے اور کرشمہ قدرت ہے جو بیک وقت کئی مقامات پر ذوالقرنین سرکارؒ نے روزہ افطار کیا تھا۔

☆یادوں کے ناقابل فراموش جھروکے☆

ضلع حصار انڈیا میں گلاب سنگھ جو کہ سکھ تھا مسلمان ہوگیا۔اس کے فوت ہونے پر اس کے رشتہ داروں نے اسے تین دن تک جلایا مگر آگ نے اسے چھُوا تک نہیں

"ذوالقرنین سرکارؒ کی کرامت"

مردہ شخص نے زندہ ہوکر اپنے مسلمان ہونے کی گواہی دی۔

محمد اقبال (حویلہ سنگھ) ڈھلی ضلع نارووال بتاتے ہیں کہ ضلع حصار انڈیا میں ذوالقرنین حضرت سیّد غلام علی شاہؒ کے سینکڑوں مرید تھے وہاں ایک شخص گلاب سنگھ آپؒ کے ہاتھوں مسلمان ہوکر آپؒ کا مرید ہوگیا۔مرید ہوتے وقت گلاب سنگھ نے ذوالقرنین سرکارؒ سے عرض کی کہ سرکارؒ میری خواہش ہے کہ جب میں مروں تو میرا نمازِ جنازہ آپؒ پڑھائیں۔آپؒ نے فرمایا جب تم وفات پاؤ گے تو میں ہی تمہارا نمازِ جنازہ پڑھاؤں گا۔

کچھ سالوں بعد گلاب سنگھ انتقال کر گیا سکھوں نے کہا کہ وہ سکھ ہے اسے جلانے کے لئے لے گے تمام لکڑیاں جل گئیں مگر اس کے جسم کو کچھ بھی نہ ہوا وہ تین دن تک اسے جلاتے رہے مگر آگ نے اسے چُھوا تک نہیں۔ تیسرے دن آشنائے بحرِ حقیقت، شہباز لامکاں، سخی لجپال ذوالقرنین سرکارؒ بھی وہاں تشریف لے آئے۔ آپؒ کا سن کر سینکڑوں لوگ اکٹھے ہو گئے سکھوں نے کہا کہ گلاب سنگھ سکھ ہے ہم اسے جلائیں گے۔

سخی لجپال حضرت سیّد غلام علی شاہؒ نے فرمایا کہ فیصلہ اب ہو جائے گا جب مردہ خود بتائے گا کہ وہ سکھ ہے یا کہ مسلمان؟

ذوالقرنین سرکارؒ نے فرمایا کہ گلاب سنگھ اُٹھ اور لوگوں کو بتاؤ کہ تو کون ہے۔

گلاب سنگھ نے آنکھیں کھولیں ذوالقرنین سرکارؒ کو سلام کیا اور سینکڑوں لوگوں کے سامنے اقرار کیا کہ میں مسلمان ہوں اور ذوالقرنین سرکارؒ میرے مرشد ہیں۔ اور ہمیشہ کے لئے ابدی نیند سو گیا۔ ذوالقرنین سرکارؒ نے اس کا نمازِ جنازہ پڑھایا اور عزت واحترام سے اسے دفن کر دیا۔

☆ذوالقرنین سرکارؒ کی کرامت☆

کوٹ وار ضلع شیخوپورہ کے باؤ آرائیں کے بیٹے کو گردن میں پھوڑہ نکلا۔ جس سے گردن میں سوراخ ہو گیا ڈاکٹروں نے اسے لاعلاج قرار دے دیا۔ ذوالقرنین سرکارؒ نے اپنا لعاب مبارک لگایا نا سور زخم تین دن میں ٹھیک ہو گیا۔

جمال الدین سکنہ کوٹ وار ضلع شیخوپورہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پڑوسی باؤ آرائیں کے بیٹے کی گردن پر پھوڑہ نکل آیا۔انہوں نے اس کا کافی علاج کرایا مگر زخم دن بدن بڑھتا گیا جس سے گردن میں سوراخ ہوگیا۔وہ جو بھی کھاتا پیتا اس سوراخ سے باہر نکل آتا وہ سخت پریشان تھا ڈاکٹروں نے اسے کینسر قرار دے کر لا علاج کر دیا۔

اس دوران 15 ہاڑ کا میلہ آگیا میں اس کو لے کر دربار عالیہ بوہڑاں والی سرکارؒ آگیا، آشنائے بحرِ حقیقت ذوالقرنین حضرت سیّد غلام علی شاہؒ لوگوں سے محو گفتگو اور پیار محبت کے پھول نچھاور فرما رہے تھے ہم نے بھی اپنی تکلیف بیان کی۔

سخی لجپال ذوالقرنین سرکارؒ نے اپنا لعاب مبارک مریض کے متاثرہ جگہ پر لگایا اور فرمایا جا پتر لنگر کھا تو ٹھیک ہو جائے گا۔انہوں نے بتایا کہ ہم تین دن تک میلے میں رہے اور سخی لجپال ذوالقرنین سرکارؒ کی کرامت سے کئی ماہ سے لاعلاج زخم تین دن میں مکمل ٹھیک ہو گیا۔

☆سخی لجپال ذوالقرنین سرکارؒ کی پاکباز شخصیت☆

آپؒ کی نظر و کرم سے پانچ افراد کا کھانا پچاس سے زائد افراد نے کھایا لنگر کھانے کے بعد بھی ہانڈی بھری کی بھری رہی۔

محمد نواز منہاس سکنہ کوٹ محمد حسین شاہدرہ لاہور نے بتایا کہ سخی لجپال ذوالقرنین حضرت سیّد غلام علی شاہؒ قدس سرہٗ ہمارے گھر تشریف لائے۔رات کو جب کھانے

کا وقت ہوا تو ہم نے پانچ افراد کا کھانا تیار کرایا اس وقت کئی لوگ آپؒ سے ملنے کے لئے آ گئے۔اس دوران ذوالقرنین سرکارؒ نے فرمایا کہ کھانا لے آؤ آپؒ کے فرمان پر ہم انتہائی پریشان ہوئے کہ ہم نے تو صرف پانچ افراد کا کھانا تیار کرایا تھا مگر لوگ پچاس سے زائد تھے۔ہماری پریشانی اور افراتفری کو محسوس کرتے ہوئے ذوالقرنین سرکارؒ مسکرا دیئے اور فرمایا کہ گھبرانے کی کوئی بات نہیں تم لوگوں کو لنگر کھلاتے جاؤ اور کھانے کا ڈھکن اٹھا کر اندر مت دیکھنا ہم نے ایسا ہی کیا 5 افراد کا کھانا 50 افراد سے زائد افراد نے کھایا اور ہانڈی پھر بھی بھری کی بھری رہی۔

قارئین کرام! شہباز لامکاں ذوالقرنین سرکارؒ بابرکت شخصیت کی ایسی سینکڑوں کرامات ہیں جب چند افراد کا کھانا سینکڑوں لوگوں نے کھایا۔ایسی پاکباز بابرکت ہستی ہمارے لئے مشعلِ راہ ہیں ہمیں چاہیئے کہ ہم ان کے نقشِ قدم پر چل کر دنیا اور آخرت میں سُرخرو ہو سکتے ہیں۔

"یادوں کے دریچے "

(سخی لجپال ذوالقرنین سرکارؒ اور عشقِ مرشد)

ذوالقرنین سرکارؒ مرشد کے امر پر تین سال تک مساکین اور غُرباء میں دولت تقسیم کرتے رہے۔

محمد صادق سکنہ گجرات بیان کرتے ہیں کہ ذوالقرنین سرکار حضرت سیّد غلام علیشاہؒ جب حالتِ مست وار میں تھے آپؒ کے مرشد حضرت سیّد قطب عالم شاہ نوری گیلانی نے آپؒ ایک کپڑے میں سات گانٹھیں لگا کر دیں اور ہر گانٹھ میں کچھ روپے ڈال دیئے اور ذوالقرنین سرکارؒ سے فرمایا کہ اسے خیرات کر دینا۔

ذوالقرنین سرکارؒ امر مرشد میں اس قدر مگن ہوئے کہ صبح سے شام تک گانٹھوں کو کھولتے رہتے اور رقم مساکین اور غرباء میں تقسیم کرتے رہتے۔ایسا تین سال تک ہوتا رہا آخر ایک دن حضرت سیّد قطب عالم شاہ نوریؒ تشریف لائے اور ذوالقرنین سرکارؒ کی طرف دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا " سیّد غلام علی شاہؒ " اب بس کرو کیا تمام رقم خیرات کرنی ہے۔

قارئین کرام!

یہی وہ مقام ہے جب دُنیا کی پیاری سے پیاری چیز دولت کو حقیر سمجھ کر امر مرشد کو مقدم سمجھا جاتا ہے۔ایسے ہی لوگ دین و دنیا میں کامرانی پاتے ہیں۔

" یادوں کے جھروکے "

ذوالقرنین سرکارؒ کی حالت مست وار

صوفی بزرگ حافظ سیّد جماعت علی شاہؒ کے دربار میں ملنگ سے حقّہ طلب کیا۔
چھ ماہ تک ملنگ حقّہ لئے ذوالقرنین سرکارؒ کو تلاش کرتا رہا۔

ذوالقرنین سرکارؒ کی کرامت

چھ ماہ قبل بھرا گیا حقّہ چھ ماہ بعد بھی تازہ کا تازہ تھا۔

قطب الارشاد، قبلہ عالم حضرت سیّد غلام علی شاہؒ بچپن ہی میں حالت مست وار تھے آپؒ اپنے ایک ساتھی کے ہمراہ تخت پور ضلع سیالکوٹ کے نزدیک علی پور سیداں میں صوفی بزرگ حافظ سیّد جماعت علی شاہؒ کے حضور حاضر خدمت ہوئے وہاں ایک ملنگ سے حقّہ طلب کیا۔ ملنگ نے بے رخی سے کہا کہ یہاں حقّہ نہیں ملتا آپؒ اٹھے اور ملنگ کی طرف دیکھ کر فرمایا ہم چلتے ہیں لیکن حقّہ تو تم ہی میرے پیچھے پیچھے لے کر آؤ گے، اور وہاں سے تشریف لے گئے۔

آپؒ کے تشریف لے جانے کے بعد ملنگ میں بے سکونی اور بے قراری ہوگئی اور وہ حافظ سیّد جماعت علی شاہؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی بے قراری بیان کی حافظ سیّد جماعت علی شاہؒ نے فرمایا وہ نوجوان ولی اللہ تھے جاؤ اس کو راضی کرو ملنگ نے حقّہ لیا اس کو تازہ کیا اور ذوالقرنین سرکارؒ کو ڈھونڈ نے لگا۔

اس طرح وہ ذوالقرنین سرکارؒ کو چھ ماہ تک تلاش کرتا رہا ایک روز قدرت کو اس

ملنگ پر رحم آ گیا اس کو پتا چلا کہ ذوالقرنین سرکارؒ تخت پور میں تشریف فرما ہیں۔ ملنگ فوری تخت پور پہنچا ذوالقرنین سرکارؒ اسے دیکھ کر مسکرانے لگے اور فرمایا حُقہ بھرا ہے اس نے عرض کی سرکارؒ اسی روز سے بھرا ہوا ہے۔ آپؒ نے حُقہ لیا نوش فرمایا! آپکی کرامت سے حقہ چھ ماہ سے تازہ تھا۔ یہ آپ کی کرامت تھی جو کہ ظاہر ہوئی اس کے بعد حافظ سیّد جماعت علیشاہؒ ذوالقرنین سرکارؒ کی انتہائی عزت کرتے تھے۔

"ذوالقرنین سرکارؒ کی قدآور شخصیت"

ذوالقرنین سرکارؒ کے فرمان پر عمل کرنے میں سستی کرنے پر اس کا تمام چوپایہ مال کچھ دنوں میں مرگیا۔

ذوالقرنین سرکارؒ کی نظروکرم چند ماہ میں اسکا مویشی مال پہلے سے دوگنا ہو گیا۔

مرشد برحق سخی لجپال ذوالقرنین سرکار حضرت سیّد غلام علیشاہؒ اعظمِ نور کو توحید کے پیغام کو عام کرنے کے لئے جب دربارِ عالیہ سے اپنے پیاروں کے پاس جانا ہوتا تو اپنے ہمراہ بابا کریم سندھو بٹ کو اپنے ساتھ لے جاتے۔ ایک روز ذوالقرنین سرکارؒ کو کہیں جانا تھا آپؒ نے بابا کریم سے فرمایا چلو چلیں بابا کریم نے اپنے مویشی مال کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ سرکارؒ میرے پاس مال زیادہ ہے اس کے گھاس اور کام کاج میں کافی تکلیف ہے۔

ذوالقرنین سرکارؒ نے فرمایا کہ چلو تم اپنے مال کو سنبھالو میں چلا جاتا ہوں۔
ذوالقرنین سرکارؒ جب سفر سے واپس لوٹے تو آپؒ نے دیکھا کہ بابا کریم کا سارا مال مویشی مر چکا تھا۔ آپؒ نے بابا کریم سے پوچھا کیسا حال ہے۔ اس نے عرض کی کہ سرکارؒ اب صرف ایک بھینس باقی بچی ہے اب میں فارغ ہوں۔
کچھ دنوں بعد ذوالقرنین سرکارؒ دوبارہ دورہ کے لئے روانہ ہوئے تو بابا کریم آپؒ کے ساتھ چل دیا۔ آپؒ جب چند ماہ بعد واپس لوٹے تو ذوالقرنین سرکارؒ کی کرامت سے بابا کریم کا مویشی مال پہلے سے دوگنا تھا۔ جسے دیکھ کر بابا کریم شکر بجالائے۔ اور انہوں نے تاحیات سرکارؒ کے امر پر لبیک کہا۔

☆ذوالقرنین سرکارؒ کی بابرکت بلند پایہ شخصیت☆

چک نمبر 106 شمالی سرگودھا کے فقیر محمد نے بڑی منت سماجت سے ذوالقرنین سرکارؒ سے دعوت کا وقت لیا اس نے کھانا دس افراد کا تیار کرایا لیکن ذوالقرنین سرکارؒ کے ساتھ چالیس افراد آ گئے۔ ذوالقرنین سرکارؒ کی نظر و کرم سے دس افراد کا کھانا چالیس سے زائد افراد نے کھایا برتن پھر بھی کھانے سے بھرے رہے۔
محمد سرور سکنہ منڈی بہاؤالدین بتاتے ہیں ہمارے والدین چک نمبر 106 شمالی سرگودھا میں رہتے تھے میرے والد فقیر محمد اور میری والدہ عائشہ بی بی ذوالقرنین سرکارؒ کے مرید تھے ہم اس وقت انتہائی غریب تھے ہمارے والدین کی خواہش تھی کہ ذوالقرنین سرکارؒ ان کی دعوت قبول کریں۔ ذوالقرنین سرکارؒ اس وقت بہت کم

دعوت قبول فرماتے تھے ہمارے والدین کے انتہائی اصرار پر ذوالقرنین سرکارؒ ہمارے ہاں کھانے پر تشریف لائے اور ہم نے دس افراد کا کھانا تیار کرایا آپؒ کے ساتھ بیس سے زائد افراد اور آ گئے اسی دوران چک نمبر 102 شمالی سے بشیر احمد بغر 22 افراد کے ہمراہ ذوالقرنین سرکارؒ سے ملنے ہمارے گھر آ گئے۔

کھانے کا وقت تھا ہمارے والدین سخت پریشان تھے اب کیا کریں۔ ذوالقرنین سرکارؒ نے ہمارے والدین والدین سے فرمایا کہ پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں آپ سالن کی ہنڈیا کو ڈھانپ دو اور روٹی والے چھابے پر رومال ڈال دو اور سالن ڈال ڈال کر مہمانوں کو دیتے رہو، اللہ تعالیٰ رحم کرے گا۔ میری والدہ ایسا ہی کرتی رہیں اور دس افراد کا کھانا چالیس سے زائد افراد نے سیر ہو کر کھایا پھر بھی ہنڈیا سالن سے اور چھابہ روٹیوں سے بھرا رہا۔ ہم گھر کے دس سے زائد افراد تھے ہم نے وہ کھانا دو وقت سے زائد مرتبہ تناول کیا۔

" عبرت و نصیحت "

☆ذوالقرنین سرکارؒ کا جلال☆

چوری کرنے سے آپؒ کو سخت نفرت تھی۔ سونے کی لالچ میں تعویذ چوری کرنے والی عورت گلیوں میں بھونکتی ہوئی مری۔

ملک امیر علی سکنہ کر لکے تحصیل نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ بیان کرتے ہیں کہ میں 1950ء میں پیدا ہوا مجھے سوکھڑے کی بیماری تھی میری والدہ نے بُڈھا کوھ میں

عرس کے موقعہ پر مجھے آشنائے بحرِ حقیقت ،شہباز لامکاں ذوالقرنین حضرت سیّد غلام علی شاہؒ کی جھولی میں ڈال دیا۔ذوالقرنین سرکارؒ نے مجھے تعویز دیا میری والدہ نے اسے سونے کے تعویز میں ڈال کر میرے گلے میں ڈال دیا جس سے میں بالکل تندرست ہو گیا۔کسی عورت نے سونے کی لالچ میں میرا تعویذ نکال لیا میں دوبارہ سخت بیمار ہو گیا اور میری والدہ نے پورے گاؤں میں منت سماجت کی کہ تعویز واپس کر دو مگر کسی نے بھی تعویذ واپس نہ کیا۔میری والدہ دوبارہ ذوالقرنین سرکارؒ کے حضور لے گئیں اور عرض کی کہ سرکارؒ کسی نے تعویذ چوری کر لیا ہے جس سے میرا بچہ تڑپ رہا ہے لیکن کوئی تعویذ دینے کے لئے تیار نہیں۔ ذوالقرنین سرکارؒ نے میری پیشانی پر لکھ دیا اور فرمایا کہ جس نے بھی تعویذ چوری کیا ہے وہ بے اولاد ہوگی اور وہ مرتے وقت گلیوں میں بھونکتی پھرے گی۔اور واقعی ایسا ہوا کہ وہ میری رشتہ دار نے جس نے تعویذ چوری کیا تھا جب وہ مری تو وہ بے اولاد تھی اور گلیوں میں بھونکتی ہوئی فوت ہوئی۔

☆ذوالقرنین سرکارؒ کی دُعا کا ثمر☆

☆عرصہ دراز سے بے اولاد جوڑے کو ذوالقرنین سرکارؒ کی دُعا سے نشانیوں کے ساتھ بیٹا پیدا ہوا جس کے بائیں انگوٹھے پر تل کا لال نشاں موجود تھا اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے انہیں چھ بیٹے عطا فرمائے۔

محمد سرور ولد فقیر محمد سکنہ منڈی بہاؤالدین بتایا کہ ہمارے دادا کرم الدین ،

ہمائے اوج لاہوت ذوالقرنین سخی لجپال حضرت غلام علی شاہؒ کے چہیتے مرید تھے ہماری پیدائش کے وقت ہمارے والدین چک نمبر 106 شمالی سرگودھا میں رہائش پذیر تھے ہمارے والدین ذوالقرنین سرکارؒ کے عقیدت مند تھے اور کافی عرصہ سے بے اولاد تھے۔ایک روز ذوالقرنین سرکارؒ اپنی نورانی مجلس میں لوگوں میں توحید الٰہی بیان کر کے ان کے قلوب کو نورِ الٰہی سے منور فرما رہے تھے۔ہمارے والد فقیر محمد نے التجا کی کہ سرکارؒ ہمارے لئے نیک اولاد کی دُعا فرمائیں آپؒ نے دُعا فرمائی اور میرے والد سے فرمایا کہ تمہارے دوسرے بیٹے (سرور) کو بائیں انگوٹھے پر تل کا لال نشان ہوگا وہ ہماری دُعا کا بہترین ثمر ہوگا۔ محمد سرور بتاتے ہیں کہ میری پیدائش پر سرکارؒ کی پیش گوئی سو فیصد سچ ثابت ہوئی اور میرے بائیں انگوٹھے پر تل کا لال نشان تھا جو کہ آج 63 سال گزرنے پر بھی موجود ہے۔انہوں نے بتایا کہ ہم سرکارؒ کی دُعا سے چھ بھائی پیدا ہوئے۔

قارئین کرام!

ذوالقرنین سرکارؒ نے دُعا فرماتے وقت فقیر محمد سے فرمایا تھا کہ فقیر محمد لوگوں کو تل کا کالا نشان ہوتا ہے۔ہماری دُعا سے پیدا ہونے والے بچے کے انگوٹھے پر تل کا لال نشان ہوگا۔ربِ کائنات سے دُعا ایسی پاکباز بزرگ ہستی کے طفیل رب العزت ہماری مغفرت فرمائے۔(آمین)

☆ایک سچی کہانی☆

ذوالقرنین سرکارؒ کی کرم نوازی سے میں کافر ہونے سے بچ گیا۔

☆ پیارے دوستو! میرا نام اکبر علی شوکت ہے اور میں سمندری کا رہائشی ہوں یہ کہانی میری اپنی زبانی سُنیں یہ کہانی بالکل سچی ہے خدا نے مجھے بہت کچھ دیا ہے اس جھوٹی دنیا میں سچائی کو بہت کم اہمیت دی جاتی ہے۔ میں اپنی سچی کہانی آپ لوگوں تک پہنچا رہا ہوں۔

جب میں چھوٹا تھا تو کسی کام سے میں ربوہ شہر چلا گیا اور کسی کے گھر رہنے لگا۔ ربوہ شہیر میں اکثر لوگ مرزائی (احمدی) ہیں۔ دو تین ماہ کے بعد انہوں نے مجھے بھی مرزائی (احمدی) بن جانے کا کہا اور میں نے فوراً اقرار کرلیا اور اسی دوران مجھے نیند آ گئی اور میں سو گیا۔ رات کو میرے خواب میں پیر و مرشد محترم شہنشاہِ شریعت و طریقت، اعظمِ نور سیّد غلام علی شاہؒ تشریف لائے انہوں نے مجھے احمدی بننے سے منع فرمایا۔ میں اس وقت کسی پیر و مرشد کا مرید نہ تھا، میری لگن اور میری چاہت سیّد ذات (سیّد مرشد محترم) کی طرف مرکوز تھی۔ میں دل ہی دل میں پیر و مرشد سیّد غلام علی شاہؒ کا مرید بننے کا سوچنے لگا تھا۔

جب میں نیند سے بیدار ہوا تو میں نے سوچا کہ پیر و مرشد نے مجھے احمدی بننے سے کیوں روکا ہے۔ اگر میں احمدی بن جاؤں تو اس میں کیا قباحت ہے۔ ابھی میں

یہ سوچ رہا تھا کہ ایک عورت میرے پاس آئی اور اس نے مجھے احمدی بن جانے کا کہا میں نے اسے کہہ دیا کہ میں احمدی بن جاؤں گا ،اسی بات میں دوسری جمعرات آگئی اور پھر تیسری جمعرات آگئی۔تیسری جمعرات کو پیر صاحب پھر میرے خواب میں تشریف لائے اور مجھے فرمایا! بیٹا تم احمدی مت ہونا۔

جمعہ کی رات کو میرے کمرے میں احمدیوں کا لڑکا بھی سویا ہوا تھا اور میں بھی دوسری چارپائی پر سو گیا کہ اچانک مجھے کسی نے زور سے تھپڑ مارا، میں فوراً اُٹھ کر بیٹھ گیا اور سمجھا کہ مجھے تھپڑ میرے کمرے میں لیٹے ہوئے احمدی لڑکے نے مارا۔ مجھے سخت غصہ آیا اور میں نے سوئے ہوئے لڑکے کے تھپڑ مار دیا۔

قارئین محترم! مجھے تھپڑ احمدی لڑکے نے نہیں مارا تھا بلکہ یہ میرے لئے میرے مرشد محترم کی جانب سے اشارہ تھا۔اس واقعے نے میری آنکھیں کھول دیں اور میں نے احمدی بننے سے انکار کرتے ہوئے توبہ کی اور صبح ہوتے ہی ربوہ شہر چھوڑ دیا۔میرے اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے حبیب حضرت محمد ﷺ کے صدقے سے مجھے کفر سے بچالیا۔میرے لئے میرے پیرومرشد ذوالقرنین سرکارؒ کو رحمت کا پیغامبر بنا کر مجھے گناہِ کبیرہ سے بچالیا۔میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے محبوب حضرت محمد ﷺ کے صدقے سے ہر ایک کو شرک، کفر اور گناہِ کبیرہ وصغیرہ سے محفوظ فرمائے اور سیدھے راستے پر چلاتے ہوئے تاحیات توحید پر قائم رہنے کی توفیق فرمائے اور عشقِ مصطفےٰ ﷺ سے منور فرمائے۔(آمین)

ذوالقرنین سرکارؒ کی نگاہِ کرم

غلامی میں نہ کام آتی ہین شمشیریں نہ تدبیریں

جو ہو ذوقِ یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

☆ ذوالقرنین سرکارؒ نے مجھے تھپکی دی تو میری دیوانگی ختم ہوگئی اور میں بالکل ٹھیک ہوگیا۔

ایک مرتبہ میں عرس میں شامل ہونے کیلئے شاہکوٹ گیا۔ دربار شریف پر میں نے حاضری دی۔ ایسے میں اچانک وہاں اونچی آواز میں قوال قوالی پڑھنے لگے میں اپنے ہوش وحواس کھو بیٹھا اور مجھ پر حال (وجدانی کیفیت، جو کہ دیوانگی کی ایک حالت ہے) طاری ہوگیا۔ میرے دوست میری طرف دیکھ کر پریشان ہونے لگے، لیکن جب میرے ہوش وحواس درست ہوئے تو میرے دوستوں نے میرے جسم کو دبایا۔

اچانک میری نظر سامنے برآمدے میں ایک بزرگ پر پڑی انہوں نے مجھے بلایا اور کہا کہ بیٹا ایک مرتبہ پھر کھیل (حال) کھیل کر دکھاؤں۔ میں نے ان سے عرض کی کہ بابا جان میں اب دوبارہ کھیل کھیل نہیں سکتا تو اس بزرگ نے کہا کہ مجھے میں اتنی طاقت ہے کہ میں تمہیں دوبارہ کھلاؤں۔ قریب بیٹھے ہوئے ایک اور بزرگ نے پوچھا بیٹا تم کس کے مرید ہو؟ میں نے عرض کی کہ جناب میں پیر سیّد غلام علیشاہؒ کا مرید ہوں، یہ سن کر انہوں نے کہا کہ بیٹا تم ہمارے قدموں میں گر

جاؤ اور ہمارے مرید بن جاؤ۔ میں نے کہا جناب محترم میں سیّد ذات کا مرید ہوں اور سیّد ذات کو احترام کے ساتھ سلام ہے۔ اس بزرگ نے تین مرتبہ کہا اور تینوں مرتبہ میں نے یہی کہا کہ جناب میں پیر سیّد غلام علیشاہؒ کا مرید ہوں۔

میری اس بات پر انہوں نے کہا کہ اگر تم سیّد ذات کے مرید ہو تو دربار شریف پر پھر کھیل کر دکھاؤ۔ میں نے ان کی یہ بات سن کر کہا کہ بابا جان اگر یہ بات آپ پہلے کہہ دیتے تو میں دوبارہ کھیلنے کی کوشش کرتا۔ اس کے بعد میں ایک میدان میں بیٹھ گیا اور زور زور سے درود شریف پڑھنا شروع کر دیا۔ اس کے بعد اپنے پیر و مرشد کا نام مبارک لے کر کھیلنا شروع کر دیا اور دل ہی دل میں عرض کی کہ سرکارؒ میری آپ ہی نے اب عزت رکھنی ہے۔ پھر مجھے نہیں کچھ ہوش نہ رہا کہ میرے ساتھ کیا ہوا۔ پھر میری بہن مجھے اپنے ساتھ لے کر ڈجکوٹ آ گئی وہ بہت پریشان تھی کہ نہ جانے میرے بھائی کو کیا ہو گیا ہے وہ مجھے ایک تعویذ دھاگہ کرنے والے شخص کے پاس لے گئی لیکن میری حالت تبدیل نہ ہوئی، میری زبان پر کلمہ طیبہ کا ورد جاری تھا۔ میں نے اپنی بہن کو نجانے کس طرح کہہ دیا کہ مجھے تم میرے مرشد برحق سیّد غلام علیشاہؒ کے دربارِ اقدس پر لے جاؤ۔ مجھے میری بہن ذوالقرنین سرکارؒ کے پاس لے گئی۔ آپؒ مجھے دیکھ کر مسکرانے لگے۔ ذوالقرنین سرکارؒ نے مجھے تھپکی دی تو میری دیوانگی ختم ہو گئی اور میں بالکل ٹھیک ہو گیا۔

یادوں کے دریچے

☆دوراندیشی اورنگاہِ کرم☆

☆پانچ افراد چالیس سے زائد افراد کا کھانا کھاگئے۔

لوگوں نے کھانا منہ میں کھایا مگران کے پیٹ تک نہیں پہنچا۔ذوالقرنین سرکارؒ نے فرمایا جس چیز کو میں پسند نہیں کرتا اپنے پیاروں کے لئے کیسے پسند کرسکتا ہوں۔

رہبرِ کامل، قیوم الزمان حضرت سیدّ غلام علی شاہؒ ننکانہ میں مستری ہاشم کے ہاں رونق افروز تھے۔

مستری ہاشم کے ایک دوست جس کا تعلق چنگڑ برادری سے تھا۔ذوالقرنین سرکارؒ کو درخواست کی سرکارؒ ہمارے ہاں کھانا کھائیں آپؒ نے کھانا کھانے سے انکار کیا لیکن اس کے باربار اصرار اور محبت کو محسوس کرتے ہوئے سرکارؒ نے ان کی دعوت قبول کرلی۔

اس شخص نے اظہار عقیدت میں چالیس سے زائد افراد کا کھانا تیار کرایا۔آپؒ اپنے پانچ ساتھیوں سمیت ان کے گھر تشریف لے گئے۔کچھ دیر بعد دستر خوان پر کھانا لگ گیا آپؒ دستر خوان پر بیٹھیں پھر کھڑے ہوکر ایک طرف بیٹھ گئے۔

گھر کے مالک نے عرض کی کہ سرکارؒ کھانا بہت زیادہ ہے آپؒ بھی تشریف رکھیں آپؒ نے فرمایا پہلے میرے ساتھی کھالیں پھر میں کھالونگا۔آپؒ کے پانچ ساتھی چالیس سے زائد افراد کا کھانا کھاگئے اور ذوالقرنین سرکارؒ کھانا کھائے

بغیر واپس آ گئے۔

تھوڑی دور جا کر ساتھ آنے والے ساتھیوں نے عرض کی کہ سرکارؒ ہمیں تو بہت شدید بھوگ لگی ہے آپؒ زیرِلب مسکرائے اور فرمایا کہ تم چالیس سے زائد افراد کا کھانا کھا گئے ہو اب بھی تم کو بھوک لگی ہے؟

ان میں سے ایک نے پیٹ پکڑتے ہوئے عرض کی کہ سرکارؒ مجھے انتہائی شدید بھوک لگی ہے خدارا ہمیں بھی بتائیں کہ کیا ماجرہ ہے۔

ان کے بے حد اصرار پر ذوالقرنین سرکارؒ نے فرمایا کہ جس گھر میں ہم اور کھانا کھانے گئے تھے اس کی بیوی بغیر نکاح کے تھی اس لئے میں نے کھانا پسند نہیں کیا اور نہ ہی آپ لوگوں کو کھانے دیا جس پر تمام لوگ حیران رہ گئے اور پھر سے عرض کی کہ سرکارؒ کھانا تو ہم نے کھایا ہے۔

آپؒ نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ کھانا تو تمہارے منہ میں ضرور گیا لیکن تمہارے پیٹ تک نہیں پہنچا۔ اس لئے تمہیں بھوک لگی ہوئی ہے۔

آپؒ نے فرمایا کہ جو کھانا میں اپنے لئے پسند نہیں کرتا تو اپنے چاہنے والوں کے لئے کس طرح پسند کرسکتا ہوں۔

☆ذوالقرنین سرکارؒ کی کرامت☆

گجرات سے محمد صادق بٹ بتاتے ہیں کہ میں بے اولاد تھا ذوالقرنین سرکارؒ نے مجھے گلاب کے (9) پھول دیئے اور آپکی کرامت سے مجھے (9) اولادیں نصیب ہوئی

ذوالقرنین سرکارؒ نے جیسے ہی پھول دیئے مجھے روضہ رسولؐ اور جنت البقیع کی زیارت ہوئی

محمد صادق بٹ سکنہ گجرات نے بتایا کہ میری شادی کے بعد کافی عرصہ ہمیں اولاد نہ ہوئی میں سلطان الاولیاء سخی لجپال ذوالقرنین سرکارؒ حضرت سیّد غلام علی شاہؒ کے حضور حاضرِ خدمت ہوا سرکارؒ کا مجھ پر کرم تھا میں گڑگڑا کر عرض کی کہ سرکارؒ میں بے اولاد ہوں دُعا فرمائیں۔

ذوالقرنین سرکارؒ مجھے دربار سے منسلک باغ میں لے گئے وہاں سے گلاب کے پھول توڑے اور مجھے فرمایا کہ اپنا رومال نکالو میں نے رومال نکالا تو آپؒ نے وہ پھول میرے رومال میں ڈال دیئے۔ آپؒ نے پھول رومال میں جیسے ہی ڈالے مجھ پر غنودگی طاری ہونے لگی۔ میں نے اپنے آپ کو روضہ رسولؐ پر پایا میں نے خوب زیارت کی اس کے بعد مجھے جنت البقیع کی زیارت ہوئی۔

جب غنورگی کے بادل چھٹے تو ذوالقرنین سرکارؒ نے فرمایا کہ پتر یہ پھولوں والا رومال سنبھال کر رکھنا۔

ذوالقرنین سرکارؒ نے اس رومال میں گلاب کے (9) پھول ڈالے اور آپکی کرامت سے اور اللہ کے فضل سے مجھے (9) اولادیں نصیب ہوئیں۔

☆زبان کی لازوال تاثیر☆

(ہارون آباد سے عبدالغنی آرائیں بتاتے ہیں)

سخی لجپال حضرت غلام علی شاہؒ بوہڑاں والی سرکارؒ نے آج سے چالیس سال پہلے جوفرمایا آج تک آپ کے لفظ بہ لفظ درست ہورہے ہیں۔

اور ہم امن وامان کی زندگی بسر کررہے ہیں۔

حاجی عبدالغنی آرائیں سکنہ ہارون آباد ضلع بہاولنگر بتاتے ہیں کہ 1965ء میں میں نے چک نمبر 72/4R میں (17) ایکڑ راجپوتوں سے زمین خریدی۔

میں نے زمین کی تمام رقم ادا کردی اس کے باوجود وہ لوگ مجھے زمین پر قبضہ دینے کے لئے بالکل تیار نہ تھے۔دن بدن ان کی من مستیاں بڑھتی جارہی تھیں اور وہ راستے کو چھوڑ کر میری زمین میں راستہ بنالیتے ہیں اور فصل کی چوری ان کا معمول بن گیا ہے۔میں ایک روز سخی لجپال حضرت سیّد غلام علی شاہؒ کے حضور حاضر خدمت ہوا آپؒ کی قدم بوسی کی اور دست بستہ ہو کر روتے ہوئے عرض کی سرکارؒ میں نے زمین خریدی ہے اور راجپوتوں نے مجھے زمین سے نکال دیا ہے۔

آپؒ کچھ کریں ذوالقرنین سرکارؒ مسکرائے اور فرمایا کہ عبدالغنی پریشان مت ہو آج کے بعد کوئی راجپوت تم کو پریشان نہیں کرے گا۔

اس علاقہ میں جو بھی راجپوت زمین فروخت کرتا ہے وہ صرف اور صرف سرکارؒ کی کرامت سے آرائیں ہی خریدتا ہے۔

اب تک ہم 16 مربع زمین ان سے خرید چکے ہیں۔ ذوالقرنین سرکارؒ کے فرمان کے بعد آج تک کسی نے بھی ہمیں تنگ نہیں کیا اور ہم امن وامان سے زندگی بسر کر رہے ہیں۔

☆☆☆ یادوں کے جھروکے ☆☆☆

شمش العارفین سلطان الاولیاء ذوالقرنین سرکارؒ

"سرخیل اولیاء ہیں"

☆ آپؒ گجرات میں سیر کرتے ہوئے کاواں والی سرکارؒ کے آستانے کے قریب پہنچے تو ایک خدمت گار حاضر ہوا اور عرض کی کہ سرکارؒ کاواں والی سرکارؒ فرماتے ہیں آپؒ یہاں سے تشریف لے جاؤ ان کے سبق میں خلل پڑا ہے ذوالقرنین سرکارؒ نے فرمایا۔ جب سبق دینے والا گھر آیا ہو تو سبق میں خلل کیسا ☆

محمد صادق بٹ سکنہ گجرات بیان کرتے ہیں کہ شمش العارفین، سلطان اولیاء خضر صحرائے طریقت سخی لجپال ذوالقرنین سرکارؒ حضرت سیّد غلام علی شاہؒ گجرات میں میاں چراغ کے ہاں تشریف فرما تھے۔

ایک روز صبح سویرے ذوالقرنین سرکارؒ نے فرمایا کہ چلو سیر کو چلیں۔ ذوالقرنین سرکارؒ کاواں والی سرکارؒ کے آستانے سے کچھ فاصلے پر ایک ٹیلے پر بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد کاواں ولای سرکارؒ کے آستانہ عالیہ سے ایک خدمت گار حاضرِ

خدمت ہوا اور عرض کی کہ سرکارؒ نے فرمایا کہ آپ لوگ یہاں سے چلے جاؤ۔

ذوالقرنین سرکارؒ نے فرمایا کہ ہم نہ ہی تمہاری اجازت سے یہاں آئے ہیں اور نہ ہی تمہارے کہنے سے واپس جائیں گے۔ وہ شخص جواب سنتے ہی واپس چلا گیا۔

کچھ وقت گزرنے کے بعد دوبارہ حاضر ہوا اور عرض کی کہ سرکارؒ کا واں والی سرکارؒ نے فرمایا کہ آپ لوگ یہاں سے چلے جاؤ میرے سبق میں خلل پڑتا ہے۔

ذوالقرنین سرکارؒ نے فرمایا انہیں کہو کہ جب سبق دینے والا گھر آیا ہو تو سبق میں خلل کیسا اور تم کیوں پریشان ہوتے ہو۔ اس کے بعد خدمت گار دوبارہ نہ آیا۔

﴿یادوں کے دریچے﴾

☆آشنائے بحرِ حقیقت، شہباز لامکاں ذوالقرنین سرکارؒ رات کو کسی شخص سے ایسی زبان میں بات چیت کر رہے تھے جو کہ کئی زبانوں پر عبور ہونے کے باوجود میں میں نے آج تک نہیں سنی☆

چوہدری غلام رسول سکنہ ادھووالی ضلع فیصل آباد بتاتے ہیں کہ میں اپنے کام کاج سے فیصل آباد گیا وہاں مجھے پتہ چلا کہ ذوالقرنین حضرت غلام علی شاہؒ اللہ رکھا کارخانے والے کے پاس تشریف فرما ہیں۔

میں جب ذوالقرنین سرکارؒ سے ملنے جارہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ اوڈین سینما میں ہندوستانی فلم سکندر اعظم لگی ہوئی تھی۔ اور دل میں خیال کیا کہ سرکارؒ سے مل کر

رات کو فلم دیکھوں گا۔ میں ذوالقرنین سرکارؒ سے ملا اور آپؒ کی مجلس میں بیٹھ گیا فلم کا وقت ہوا تو میں ادھر ادھر ٹہلنے لگا۔ ذوالقرنین سرکارؒ نے فرمایا کہ غلام رسول کیا بات ہے میں نے عرض کی کہ سرکارؒ میں نے فلم دیکھنی ہے فلم کا وقت ہو چکا ہے اس لئے بے چین ہوں۔ ذوالقرنین سرکارؒ نے فرمایا کہ آج فلم دیکھنے مت جانا اور میں آپکے فرمان کے بعد بیٹھ گیا اور رات کو وہیں سو گیا۔

آدھی رات کو اچانک میری آنکھ کھل گئی میں نے دیکھا کہ آشنائے بحرِ حقیقت ذوالقرنین سرکارؒ بیٹھے ہیں اور کوئی شخص جس کی صورت نظر نہیں آرہی تھی وہ بول کر کچھ لکھوار ہے ہیں اور ذوالقرنین سرکارؒ بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر لکھ رہے ہیں۔ ایسا میں نے کم از کم آدھا گھنٹہ وہاں بیٹھ کر دیکھا صبح ذوالقرنین سرکارؒ نے میری طرف دیکھ کر فرمایا کہ رات تم نے فلم دیکھی میں نے عرض کی کہ سرکارؒ فلم تو دیکھی لیکن سمجھ میں نہ آئی۔

قارئین کرام!

غلام رسول نے بتایا کہ میں نے دنیا کے اکثر ممالک دیکھے ہیں اور اردو، پنجابی، بلوچی، سندھی، انگریزی، پشتو، چائنہ، روسی، فارسی، عربی، برمی، جاپانی، اور بنگالی زبانوں کے علاوہ دیگر کئی زبانوں کو سمجھ لیتا ہوں لیکن ذوالقرنین سرکارؒ دوسرے شخص سے جس زبان میں بول رہے تھے وہ میری سمجھ سے بالاتر تھی۔

ذوالقرنین سرکارؒ نے مجھ سے فرمایا کہ یہ معاملہ کسی کو مت بتانا یہ راز تھا جو راز ہی رہے گا۔

☆سلطان اولیاء ذوالقرنین سرکارؒ☆

"ایک مسحور کن ہستی"

☆قطب اور ابدال بھی آپؒ کے حضور حاضری لگواتے تھے۔ جو ذوالقرنین سرکارؒ سے سبق لیتے اور مقرر ڈیوٹیاں انجام دیتے۔

محمد صادق سکنہ گجرات بیان کرتے ہیں کہ میں ہمائے اوج لاہوت، شہباز لامکاں سخی لجپال حضرت سیّد غلام علی شاہؒ کی نورانی مجلس میں بیٹھے تھے۔ میں نے ذوالقرنین سرکارؒ سے عرض کی کہ سرکارؒ آج مجھے ابدال سے ملاقات کرادیں۔ ذوالقرنین سرکارؒ مسکرائے اور فرمایا کہ آج آپ کی ملاقات ابدال سے کراؤں گا تھوڑی دیر بعد ایک خوبصورت قد آور نوجوان تشریف لایا اس کے گلے میں چائے کی کیتلی لٹک رہی تھی اس نے جھک کر ذوالقرنین سرکارؒ کو سلام کیا۔ ذوالقرنین سرکارؒ نے اس نوجوان سے فرمایا کہ کیا پیئو گے لسی یا چائے؟ اس نے عرض کی کہ سرکارؒ چائے میں دیر لگے گی لسی پلادیں۔ ذوالقرنین سرکارؒ نے فرمایا کہ محمد صادق اس نوجوان کو لسی پلاؤ، میں لسی لے کر آیا اس نوجوان کو دو گلاس لسی کے پلائے۔ لسی پینے کے بعد وہ نوجوان اٹھا سلام کیا اور تھوڑے ہی فاصلے پر جا کر نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ میں نے کچھ لمحوں بعد دوبارہ سرکارؒ سے عرض کی کہ سرکارؒ اب میں اجازت چاہتا ہوں آج نہیں تو کل ہی ابدال کی زیارت کرا دیجئے گا۔ سخی لجپال ذوالقرنین حضرت سیّد غلام علی شاہؒ نے فرمایا کہ محمد صادق اب جس شخص کو تم نے لسی پلائی تھی وہ ابدال ہی تھا۔

دورِ حاضر کی زندہ کرامت

☆ ذوالقرنین سرکارؒ کے روضہ سے منسلک حجرہ میں حقّے کا روزانہ پینا ☆

1972ء سے قبل تقریباً اسی سال روزانہ حقّہ تازہ کر کے خواجہ ہادی نبی بخشؒ کے مزار پاک پر رکھا جاتا تھا جو کہ صبح تک پیا ہوتا۔ 1972ء کے بعد یہ ایک امر کے ذریعے حقّہ ذوالقرنین سرکارؒ کے مزارِ پاک پر بھر کر رکھا جاتا ہے جو کہ صبح تک پیا ہوتا ہے۔ ذوالقرنین سرکارؒ کے مرشد قطب عالم شاہ نوری پیش گوئی کے مطابق ذوالقرنین سرکارؒ سلسلہ قادری، زاہدی، نقشبندی کے سالارِ اعظم ہیں آپ کا مزارِ پاک مرکز تجلیات ہے۔

مرشد اعلیٰ حضرت خواجہ ہادی نبی بخشؒ جو کہ چوھان برادری سے تعلق رکھتے تھے ذوالقرنین سرکارؒ حضرت سیّد غلام علی شاہؒ کے مرشد حضرت سیّد قطب عالم شاہ نوریؒ کے مرشد ہیں خواجہ ہادی نبی بخشؒ کا مزارِ پاک ٹرکو نزد مانوالہ ضلع شیخوپورہ میں ہے۔ آپؒ کی وفات کے بعد آپؒ نے اشارہ فرمایا کہ میرے تعویذ کے قریب حقّہ بھر کے رکھو آپؒ کی وفات کے بعد تقریباً اسی سال تک روزانہ آپؒ کے مزار پاک پر حقّہ بھر کے رکھا جاتا ہے جو صبح ہونے پر پیا ہوتا تھا۔ حضرت خواجہ نبی بخشؒ کے موجودہ گدی نشین خواجہ محمد عباس فرماتے ہیں۔ کہ 1972ء میں میرے والد کو خواجہ ہادی بخشؒ نے امر فرمایا اب میرے دربار پر حقّہ بھر کے مت رکھو اب اس کی جگہ کوئی اور ہے۔

قارئین کرام! واضح ہو کہ دسمبر 1972ء میں ذوالقرنین سرکارؒ حضرت سیّد غلام علی شاہؒ کے وصال کے بعد سجادہ نشین شہنشاہ سرکارؒ کو خواب میں اشارہ ہوا کہ میرے حجرہ پاک میں روزانہ تازہ کر کے حقّہ بھر کے رکھیں۔اس طرح دسمبر 1972ء سے ذوالقرنین سرکارؒ حضرت سیّد گلام علی شاہؒ کے مزار پاک سے منسلک حجرہ مبارک میں روزانہ حقّہ بھر کے رکھا جاتا ہے جو کہ صبح اٹھاتے ہیں تو حقّہ پیا ہوتا ہے۔

قارئین کرام! آپؒ تجربہ کر لیں کہ اگر آپ حقّے میں تمباکو اور آگ رکھ کر اسے پیئں گے تو اس کا تمباکو مکمل جل جائے گا اور اگر حقّہ میں تمباکو رکھ کر اس پر آگ رکھ دیں گے اور حقّے کو نہ پیئں گے تو تمباکو نہیں جلے گا۔رہبرِ کامل، آشنائے بحرِ حقیقت حضرت سیّد غلام علی شاہؒ کی زندہ کرامت ہے کہ آپؒ کے حجرہ مبارک میں بھر کر رکھے گئے حقّہ کا تمباکو صبح تک جلا ہوتا ہے۔

قارئین کرام! روضہ مبارک ذوالقرنین سرکارؒ سے منسلک حجرہ مبارک میں حقّے کا پینا محض صرف ایک حقّہ کا پینا ہی نہیں ہے بلکہ یہ چیز باور کراتی ہے کہ 1972ء سے پہلے یہ حقّہ سلسلہ قادری زاہدی کے بزرگ اعلیٰ حضرت خواجہ نبی بخشؒ کے مزار پر رکھا جاتا تھا اور 1972ء کے بعد کرامت روضہ ذوالقرنین سرکارؒ پر منتقل ہو گی۔جس سے ثابت ہوتا اور آپؒ کے مرشد قطب عالم شاہ نوریؒ کی پیش گوئی بھی ہے کہ حضرت سیّد غلام علی شاہؒ سلسلہ قادری، زاہدی، نقشبندی کے سلطان اعظم ہیں اور آج بھی آپؒ کا روضہ مبارک سلسلہ قادری کا مرکز تجلیات ہے۔

وصال حضرت ذوالقرنینؒ پاک

جب مینار نور اس دنیا سے رخصت ہوئے

جانی رات رہ پاؤ گالھیوں کرے سوں

مدّتاں دے حال ہے اک پیئے کو دے سوں

زوری جے وے سیں، وجن نہ دے ساں گل پا پلڑ انتاں کریساں

جانی رات رہ پاؤ گالھیوں کرے سوں

ہمائے اوج لاہوت، عالم علوم ربانی، کاشف اسرار نہانی، قیوم زمان، ولی کامل و اکمل، مرد قلندر قبلہ عالم، رہبر کامل، پیر طریقت، سخی، لجپال، حضرت سیّد ذوالقرنین غلام علی شاہؒ قدس سرہ (بوہڑاں والی سرکار) 92 سال کی عمر شریف میں 1390ھ 24 دسمبر 1972 بروز اتوار کو دوپہر ایک بجے اس جہان فانی سے کوچ کر کے دارِ جاودانی سے جوارِ حق میں پہنچے۔

اناللہ وانا الیہ راجعون۔

اپنے اپنی حیات مبارکہ میں اپنی آخری آرام گاہ کی وسعت فرما دی تھی اور اس طرح صندوق مقدسہ اور کفن بھی خود ہی تیار کروایا تھا آپکی آخری آرام گاہ آستانہ عالیہ میں اس بوہڑ کے درخت کے نیچے ہے جہاں آپ اکثر و بیشتر آرام فرماتے تھے۔آپکے نماز جنازہ کیلئے جب صندوق مبارکہ کو اٹھایا گیا تو اس وقت کے مشہور زمانہ قوال عبدالغفار کے سحر انگیز قوالی

جانی رات رہ پاؤ گالھیوں کرےسوں

مدتاں دے حال ہے اک ہینے کودےسوں

کی پرسوز آواز پر نماز جنازہ میں شامل ہزاروں جانثار پروانے عاشقان ذوالقرنین ؒ مریدین اور عقید تمند شدت غم سے نڈھال ہو گئے۔

عشق و محبت عقیدت و جذبات کے ایسے رقت انگیز مناظر سامنے آئے کہ غم سے سینہ پھٹا جارہا تھا مگر ایک حقیقت کہ حضور قبلہ عالم ذوالقرنین سرکارؒ بظاہر اس دنیا سے پردہ فرما گئے ہیں مگر درحقیقت آپ ہمیشہ کیلئے سائباں رحمت بن کر ہم پر سایہ فگن ہیں، یہی حقیقت سے بھرپور سوچ سے عقیدت مندوں کو حوصلہ اور تسلی مل رہی تھی۔

جب تک یہ دھرتی قائم ہے چاند و سورج روشن ہیں اور ستاروں کی جگمگاہٹ قائم ہے لوگ ذوالقرنین سرکارؒ کو یاد کرتے رہیں گے۔ آپؒ کے مزار پُر نور کی تعمیر آپکے بڑے صاحبزادے سجادہ نشین شہنشاہ سرکار سیّد محمد شفیع شاہؒ قدس سرہ نے کرائی۔ آپکا مزار انوار تجلیات رشدو ہدایات اور مرجہ خلائق ہے اور آج بھی ہزاروں لوگوں کی عقیدت کا مرکز ہے۔ آپکے عرس مبارک کے موقع پر ناپسندیدہ رسومات نہیں ہوتیں پاکیزہ ماحول خصوع و خشوع کے ساتھ وظائف اور عبادات کے ایمان افروز مناظر دیکھنے میں آتے ہیں۔

اور ہزارہا مخلوق خدا ظاہری و باطنی فیضان سے بہرہ یاب ہوتے ہیں۔ آپؒ سے بہت سے طالبِ حق نے فیوض و برکات سمیٹے ہیں اور آج بھی روحانی فیوض کے

چشمے سے تشنگاں دین اپنی روحانی پیاس بجھاتے اور اپنی روح کو سیراب کرتے ہیں۔

آپکے مزار مقدسہ کے جنوب میں شہنشاہ سرکار سیّد محمد شفیع شاہؒ قدس سرہ کا مزار پُر انوار ہے، عرس مبارک کے دن علی الصبح روضہ مبارک کو غسل دیا جاتا ہے آپؒ کے عرس مبارک کی تاریخ تبدیل کر کے سال میں دو مرتبہ یکم مارچ اور یکم اکتوبر کو عرس رکھے گئے ہیں جس میں سندھ پنجاب سرحد کشمیر بلوچستان اور دیگر ملکوں سے ہزاروں زائرین شرکت کرتے ہیں۔

آپکے عرس مبارک میں عاشقان ذوالقرنین زائرین دیوانے، مستانے اور ملنگ جماعتوں کی صورت میں دیوانہ وار وجدانی کیفیت میں گاتے بجاتے دھمال ڈالتے۔

دربار پاک ذوالقرنین سرکارؒ اور شہنشاہ سرکارؒ پر حاضری دیتے ہیں دھمال کے وقت روح پرور نظارہ ہوتا جس سے مجمع میں ایک نئی روح پیدا ہو جاتی ہے اور روال شیریں زبان میں پُرسوز قوالیاں گا کر عوام الناس کے دلوں کو منور کرتے ہیں اور ہزاروں مریدین عقیدتمند اور زائرین اس سخی لجپال کے در سے اپنی مرادیں پاتے ہیں اور اپنے دلوں میں عقیدت واحترام کے سمندر بند کر کے لے جاتے ہیں۔

روضہ پاک ذوالقرنین سرکارؒ کا حدود اربعہ

جہاں تشنگانِ الٰہی اپنی پیاس بجھاتے ہیں۔

"حدود اربع + دربارِ عالیہ تک پہنچنے کا راستہ

روضہ ذوالقرنین سرکارؒ کے جنوب میں بابا کریم سندھو جٹ کا مربع، شمال میں رسیانہ شاخ، مغرب میں باغیچہ + رہائش گاہ، مشرق میں چوہدری عبدالحق جٹ کا گھر + مربع واقع ہیں۔ روضہ ذوالقرنین سرکارؒ پہنچنے کیلیئے

فیصل آباد سے بطرف سمندری	۴۰ کلومیٹر
سلونی جھال سے دربارِ عالیہ	۰۷ کلومیٹر
سمندری سے دربارِ عالیہ	۱۸ کلومیٹر
سیم نہر سے سمندری سے دربارِ عالیہ	۱۴ کلومیٹر

مزارپاک ذوالقرنین سرکارؒ

آشنائے بحر حقیقت، شہبازِ لامکاں، سخی لجپال

حضرت غلام علی شاہؒ

مرکز تجلّیات

جہاں دن رات رحمتِ الٰہی برستی ہے، آپؒ سلسلہ قادری، زاہدی، نقشبندی کے سالارِ اعظم تھے۔

اے جذبہ دل روضہ ذوالقرنینؒ کی طرف چل
جس در کا بھکاری ہے اس در کی طرف چل
ہر سمت پر ہے تجلی ہی تجلی
اس بارش انوار کے منظر کی طرف چل

شہباز لامکان، ہمائے اوج لاہوت، قیوم زمان، ولی کامل واکمل سیّد غلام علی شاہؒ کی رحلت کے بعد شہباز اوج روحانیت، سیف اللسان مہدی دوران شہنشاہ محمد شفیع شاہؒ کی سب سے بڑی خواہش تھی کہ ذوالقرنین سرکارؒ کا مزار پاک تعمیر کرائیں آپ اس گہری سوچ فکر میں ہروقت مستغرق رہتے کہ جلدی سے جلدی مزار پرانوار کی تعمیر شروع کی جائے اس عشق کی آگ تن من کو جلا رہی تھی، سجادہ نشینی نے شہنشاہ سرکار کی اس خواہش کو اور بھی ہوا دے کر آگ کے شعلوں کو اور بھی تیز کر دیا، محبت کا ذوق بڑھ رہا تھا، عشق کے جذبات بھڑک رہے تھے۔ آخر

جب اضطراب جنون کی حد کو پہنچا تو رب العزت کو رحم آ گیا شہنشاہ سرکارؒ فیصل آباد کے گھنٹہ گھر سے مزار پاک کی تعمیر کی گہری سوچ میں گزر رہے تھے کہ ایک مست وار درویش ملنگ نے آپ سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا محمد شفیع شاہؒ آپ خود شہنشاہ ہو پھر مزار پرانوار کی تعمیر میں کونسی پریشانی ہے آپ جا کر مزار پاک کی تعمیر شروع کریں عالم اسباب کا مالک خود اسے پورا کرے گا۔

اس کے بعد شہنشاہ سرکارؒ نے مزار پاک کی تعمیر شروع کرائی۔ ذوالقرنین سرکارؒ کا مزار پرانوار انتہائی خوبصورت ہے مزار پاک کی تعمیرات کرا کر شہنشاہ سرکارؒ نے جنگل میں منگل کر دیا اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ زماں و مکاں کی ساری پہنائیاں یہاں سمٹ گئی ہیں۔

ذوالقرنینؒ کے مزار پاک سے روزانہ سینکڑوں مخلوقِ خدا ظاہر و باطنی فیضان سے فیضیاب ہوتی ہے۔

تصور سے نظر میں کوندتی ہیں بجلیاں اختر
عجب پرنور ہیں نقش و نگار روضۂ ذوالقرنینؒ

استدعا

محترم قارئین کرام

السلام علیکم!

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے، آقا حضرت محمد ﷺ اور مرشد پاک کی چشمِ عنایت سے مجھ ناچیز کو سوانح حیاتِ ذوالقرنین سرکارؒ لکھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اگر اس کتاب مبارک میں کسی قسم کی کوئی غلطی پائیں یا کوئی تجویز دینا چاہیں تو مندرجہ ذیل ٹیلی فون نمبر/موبائل نمبر/ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

۱۔	سیّد سجاد حسین شاہ مدظلہٗ عالیہ	0300-6655136
۲۔	اختر علی قریشی	0242-435602
۳۔	حافظ محمد عمر	041-8712659
۴۔	شیخ محمد رمضان	0300-6629575

آقا حضرت محمد ﷺ کے صدقہ پاک سے اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

(آمین)

عاجز: اختر علی قریشی

پریس رپورٹر

پوسٹ آفس بھریا روڈ، ضلع نوشہرو فیروز (سندھ)



☆سیّد سجاد حسین شاہ مدظلہٗ عالیہ ☆سیّد محمد شفیع شاہؒ



☆سیّد سجاد حسین شاہ مدظلہٗ عالیہ





☆سیّد فیصل سجاد شاہ ☆سیّد بلال سجاد شاہ ☆ سیّد عمر سجاد شاہ

مزارِپاک اور نوادرات حضرت سیّد غلام علی شاہؒ





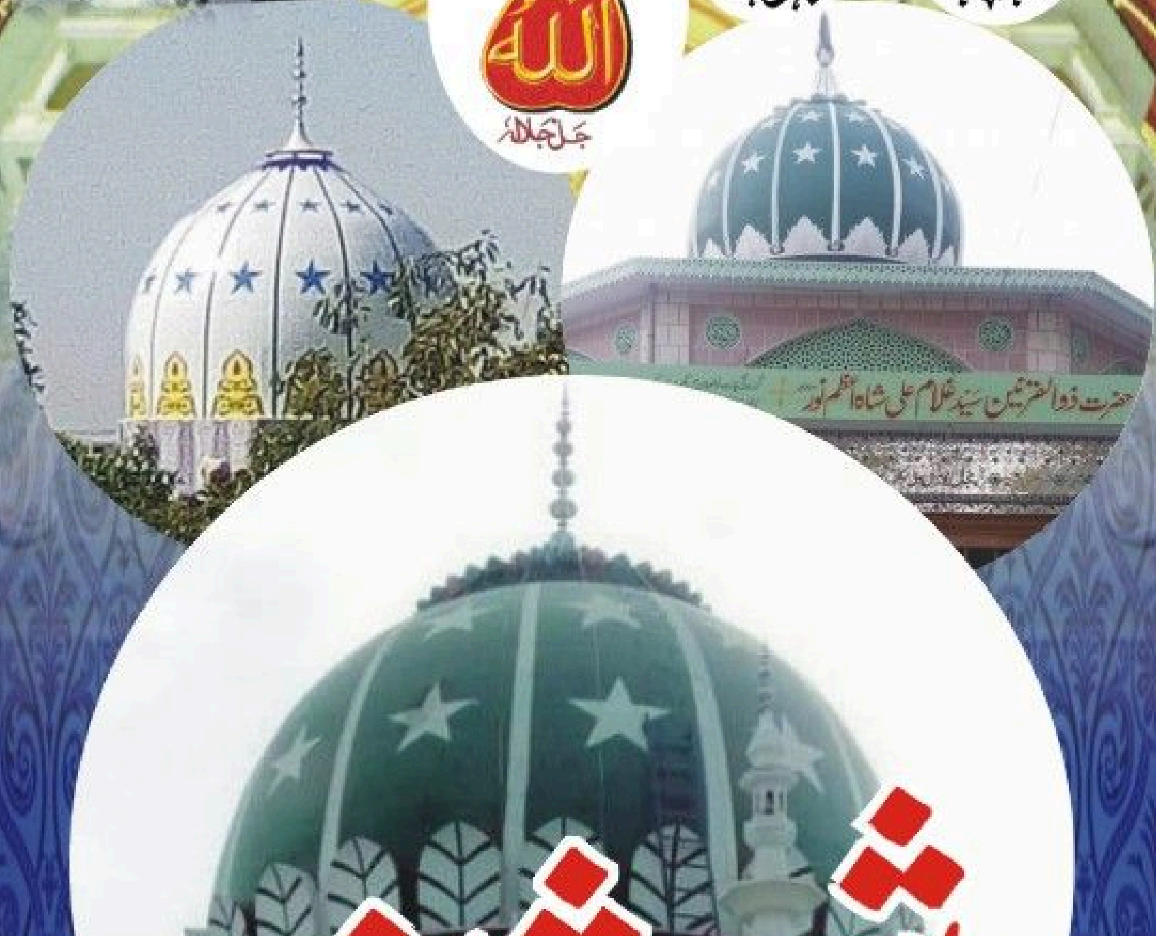
مزارِپاک حضرت سیّد محمد شفیع شاہؒ، حضرت سیّدہ دانش بی بیؒ
حضرت سیّد فیصل سجاد شاہؒ اوّل، حضرت بابا برکتؒ



سنہرے چہرے، دمکتے ستارے اور مہکتے پھول

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ
وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

یا اللہ جل جلالہ
یا رسول اللہ ﷺ
ھو
اللہ
جل جلالہ



شجرہ شریف

قادریہ فیضیہ نوریہ

آستانہ عالیہ اللہ ھو چک نمبر 121.6R فقیر والی
تحصیل ہارون آباد ضلع بہاولنگر

0301
7689821

تحفہ

شجرہ طریقت

اول و آخر درود غوثیہ 11 مرتبہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ
الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاٰلِہٖ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْ

بحقِ ذات عالی مصطفیٰ ﷺ کے۔ شفیع الامت صاحب ہدا کے
خداوند بحقِ اپنے محبوب ﷺ۔ میرا دل نور سے کر نیک اسلوب
شرم تجھ کو علی المرتضیٰؓ کی۔ مکرّم ذات ہادی پیشوا کی
میرا دل عشق سے معمور کردے۔ زبان کو اپنے نام سے شکر دے
طفیل حضرت شبیرؓ شہدا۔ ابن خاتون جنت کے صغریٰ
علی المرتضیٰؓ کے جُو رو فرزند۔ رسول اللہ ﷺ کے پیارے جگر بند
جو زین العابدینؒ عرفان چاہوں۔ تجھے یا خالقُ الخلقاء سناؤں
طفیل آں جناب ذاتِ اطہر۔ محمد حضرت سلطان باقرؒ
طفیل جعفر صادقؒ شہنشاہ۔ مکرّم حضرت موسیٰ کاظمؒ مثل ماہ
طفیل سید علی رضاؒ کے۔ بحقِ پاک ذات رہنما کے
خداوند میرا دل شاد کردے۔ تو اپنے نام سے آباد کردے
شرم معروف کرخیؒ کی ہے تجھ کو۔ طفیل ان کے بخش انوار مجھ
طفیل حضرت سری سقطیؒ رہبر۔ میرا دل نور سے معمور تو کر
طفیل خواجہ جنیدؒ اکبر۔ میرا دل نور سے کردے منور

طفیل شیخ عبداللہ ابو بکرؒ۔ لقب شبلی سے ہے بانورِ اطہر

جو عبدالواحدؒ وحدت کے دریا۔ مثل ان کی میرا دل کر مصفّا

طفیل ابوالفرحؒ مردان طوسی۔ کروں تیرے عشق کی قدم بوسی

طفیل ابوالحسن علیؒ قدس الٰہی۔ میرے دل کو عطاء کر روشنائی

طفیل بوسعیدِ شیخؒ اکرم۔ عشق اپنا عطاء کر ربِّ اعظم

طفیل حضرت محبوب سبحاں۔ جناب شیخ حضرت پیرِ پیراں

جو حضرت سید عبدالقادرؒ پیر۔ مثل ان کی میرے دل کو ہو تاثیر

طفیل شاہ مجیب الدینؒ الٰہی۔ میرے دل کو بخش یارب صفائی

طفیل آں شہاب الدینؒ ہادی۔ کرے دل اسمِ ذاتی کی منادی

نہ ہو دل اسمِ ذاتی سے تغافل۔ باشغل صوم وصلواتاں نوافل

رہے ہر وقت جاری اسمِ ذاتی۔ مجھے ہو اسم ذاتی میں مماتی

طفیل شاہ بہاؤالدینؒ نوری۔ الٰہی التجا کر میری پوری

مثل ابوالفضل صدر الدینؒ معلیٰ۔ الٰہی دل میرا کر دے تجلیٰ

مثل ابوالفرح رکن الدین عالمؒ۔ الٰہی ہو مجھے راہ سیدھی معلم

طفیل آں جلال الدین بخاریؒ۔ کہ شرع مصطفیٰ ﷺ ہے ان سے جاری

طفیل شاہ قوام الدینؒ عاشق۔ الٰہی بخش دل کو حُبِّ صادق

طفیل حضرت خواجہ مبارکؒ۔ الٰہی کزب کی کر دور عادت

طفیل آں جناب شاہ محمودؒ۔ خداوند میرا دل کر تو مسعود

طفیل حضرت سلطان قاسمؒ۔ اسمِ ذات میرا یارب ہو ہمدم
جو نے پور کے محمد ذات عالی۔ مثل ان کے تو دے یارب کمالی
لقب ان کا شاہ راجو محمدؒ۔ کہ تھے وہ آئین احمد ﷺ
فیض بخش طفیل عبداللطیفؒ۔ ہو دل ہر وقت درود وظیفے
الٰہی کر عطاء عرفان جاوید۔ عشق سے دل میرا ہو مثل خورشید
طفیل آں محمد قائم عالمؒ۔ خداوند میرا دل رکھ اسلم
محمد جو رفیع الدینؒ زماں ہیں۔ مثل ان کی نقش دل پر عیاں ہیں
طفیل شاہ محمدؒ جی زماں کے۔ رفع ہو دل سے خطرات جہاں کے
طفیل شاہ فخر الدینؒ احمد۔ نہ دل سے ہو جدا عشق محمد ﷺ
طفیل آں محمد خواجہ سلطانؒ۔ نہ غالب دل پہ ہو نفس شیطان
طفیل یا اللہ ہادی نبی بخشؒ۔ عشق تیرے میں بویا ہو میرا رخش
طفیل حضرت قطب عالم نوریؒ۔ خداوند حاجت ہر دو عالم کی ہو پوری
بحق ذوالقرنین سید غلام علی شاہؒ اعظمِ نور۔ طفیل ان کی نہ ہو دل میں کبر و غرور
طفیل محمد اکرام شاہؒ کے۔ خداوند میرے دل کی سیاہی کو ضیاء دے
طفیل سید ریاضؒ لجپال سرکار۔ الٰہی سن میرے دل کی پکار
الٰہی سید فیض الحسن شاہ کی غلامی کر قبول۔ کر غلاموں میں ہم سب کو بنامِ رسول
میں ہادی سے اپنے ہدا مانگتا ہوں۔ اسی کے اسم کی غذا مانگتا ہوں
نہ حوروں نہ غلموں کی خواہش ہے مجھ کو۔ تیرے اسم کا ہی بقا مانگتا ہوں
بلغ العلیٰ بکمالہ۔ کشف الدجیٰ بجمالہ۔ حسنت جمیع خصالہ۔ صلوا علیہ وآلہ

یاالٰہی رحم فرما مصطفیٰ ﷺ کے واسطے۔ یارسول اللہ ﷺ کرم کیجیے خدا کے واسطے

الٰہی ہر جگہ تیری عطاء کا ساتھ ہو۔ جب پڑے مشکل شہ مشکل کشاؓ کا ساتھ ہو

خدایا بحق بنی فاطمہؓ۔ کہ بر قول ایماں کُنی خاتمہ

اگر دعوتم رد کُنی ور قبول۔ من و دست و دامانِ آلِ رسول

امداد کن امداد کن۔ از رنج و غم آزاد کن۔ در دین و دنیا شاد کن۔ یاغوثِ اعظم دستگیرؒ

الٰہی خیر گردانی بحق شاہِ جیلانیؒ۔ الٰہی خیر گردانی بحق شاہِ جیلانی

یاالٰہی منظور فرمایہ دعا۔ تا ابد جاری رہے لنگر میری سرکار کا

شرق سے تا غرب روشن ہو میرے مرشد کا نام

سارا عالم فیض پائے جس سے ہو وہ فیض عام

اللہ ھو۔ اللہ ھو۔ اللہ ھو۔ اللہ ھو

لوح قرآنی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٓمٓ	حٰمٓ عٓسٓقٓ	ب	الٓمٓصٓ	
حٰمٓ	یٰسٓ	کٓھٰیٰعٓصٓ	قٓ	آمین

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ

پنج گنج قادریہ	سو سو بار (اول آخر درود شریف 3 مرتبہ)
بعد از نماز فجر	یا عزیز یا اللہ
بعد از نماز ظہر	یا کریم یا اللہ
بعد از نماز عصر	یا جبار یا اللہ
بعد از نماز مغرب	یا ستار یا اللہ
بعد از نماز عشاء	یا غفار یا اللہ

سندالاتقیاء، آشنائے سرِ حق، واقفِ راہ حقیقت، حضور نائب غوث الوریٰ

قدوۃ السالکین، برہانُ الواصلین، عمدۃ الکاملین، سلطانُ العارِفین، سیدالاصفیاء



پنجاں بوہڑاں والی سرکار

قادری نقشبندی، زاہدی

ذوالقرنین

پیر سید غلام علی شاہؒ

اعظمِ نور

آستانہ عالیہ چک نمبر 136 سلونی جھال سمندری فیصل آباد

فخر المشائخ، حضور اکرامِ ملت، دستگیر بیکساں

جگر گوشہ حضور نائب غوث الوریٰ، امام الاولیاء، سید العارفین



پیر سید اکرام حسین شاہؒ قادری

نقشبندی، زاہدی

آستانہ عالیہ ڈاہراں والی تحصیل ہارون آباد ضلع بہاولنگر

حضور ریاضِ ملت، زینت المشائخ، سلطان الاولیاء

سراج العاشقین، مظہر فیوض وکمالات، تصویر حضور نائب غوث الوریٰ



ابو الفیض

سید پیر ریاض حسین شاہؒ قادری نوری

آستانہ عالیہ اللہ ھو بوہڑاں والی سرکار

فقیر والی چک نمبر 121.6R تحصیل ہارون آباد ضلع بہاولنگر

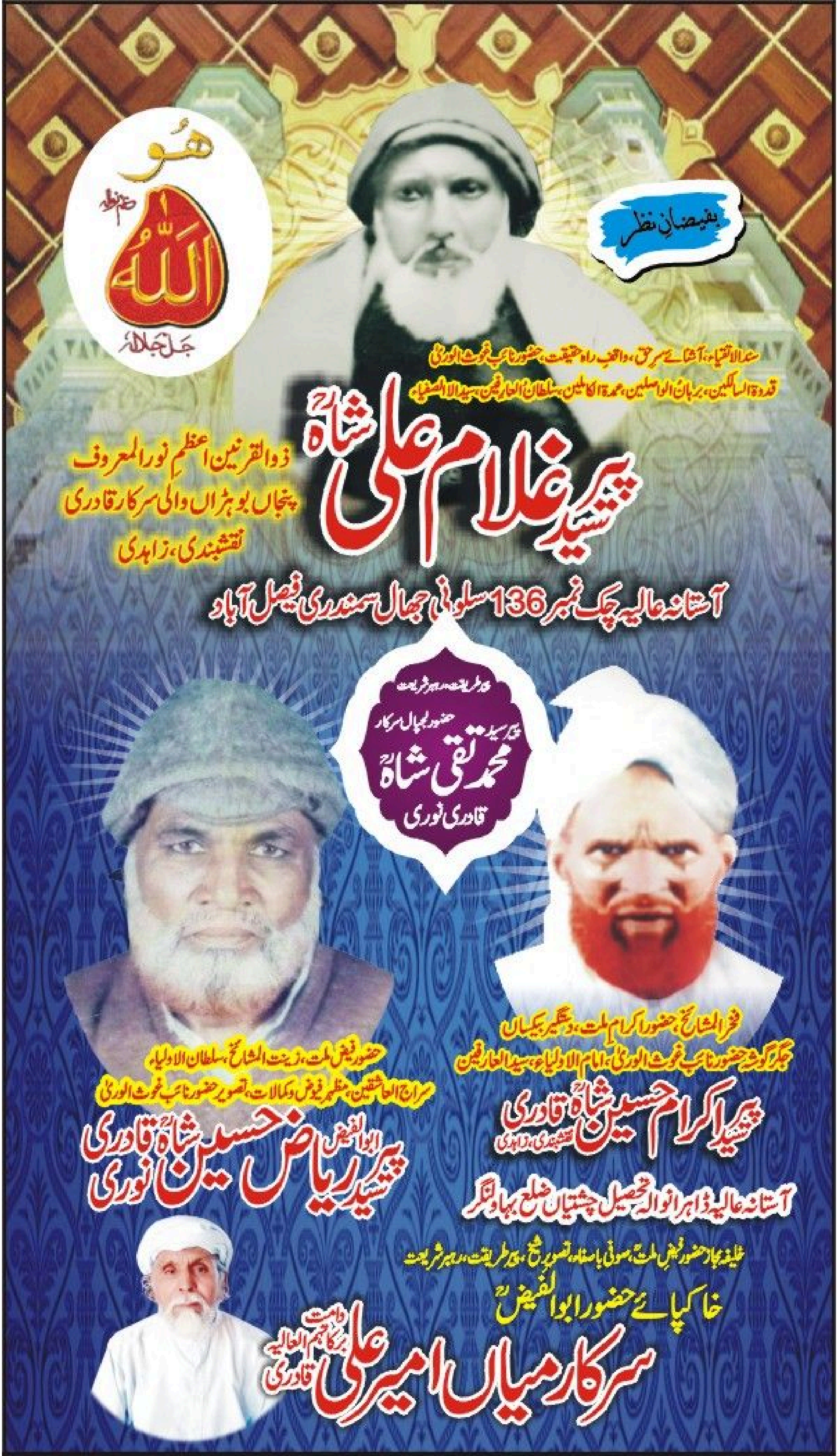


خورشید ولایت، ولی ابن ولی، جگرِ گوشہ حضور ریاضِ ملتؒ
دامت برکاتہم العالیہ
منظورِ نظر حضور نائب غوث الوریٰ، فیض یافتہ حضور اکرامِ ملتؒ
قادری، نوری
پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، مرشدِ کامل
مرکزی سجادہ نشین حضور ابوالفیضؒ
صاحبزادہ
لجپال سرکار پیر سیدِ فیض الحسن شاہ


سید غلام علی شاہ
سید ریاض حسین شاہ صاحب
لجپال سرکار سید محمدؒ شفیع







هُو
اللہ
جل جلالہٗ
بفیضانِ نظر
سید الاتقیاء، آشنائے سرِ حق، واقفِ راہ حقیقت، حضور نائب غوث الورٰی
قدوۃ السالکین، برہان الواصلین، عمدۃ الکاملین، سلطان العارفین، سید الاصفیاء
پیر سید غلام علی شاہؒ
ذوالقرنین اعظمِ نور المعروف
پنجاں بوہڑاں والی سرکار قادری
نقشبندی، زاہدی
آستانہ عالیہ چک نمبر 136 سلونی جھال سمندری فیصل آباد
پیر طریقت، رہبر شریعت
حضور لجپال سرکار
پیر سید
محمد تقی شاہؒ
قادری نوری
فخر المشائخ، حضور اکرام ملت، دستگیر بیکساں
جگر گوشہ حضور نائب غوث الورٰی، امام الاولیاء، سید العارفین
پیر سید اکرام حسین شاہؒ قادری
نقشبندی، زاہدی
آستانہ عالیہ ڈاہرانوالہ تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر
حضور فیض ملت، زینت المشائخ، سلطان الاولیاء
سراج العاشقین، مظہر فیض وکمالات، تصویر حضور نائب غوث الورٰی
ابوالفیض
پیر سید ریاض حسین شاہؒ قادری نوری
خلیفہ مجاز حضور فیض ملتؒ، صوفی باصفا، تصویر شیخ، پیر طریقت، رہبر شریعت
خاکپائے حضور ابوالفیضؒ
سرکار میاں امیر علی قادری
دامت برکاتہم العالیہ



ہک یار دا چہرہ ہووے بندہ سامنے بیٹھا ہووے
تیرے عشق دے یار نمازی ایہہ نماز قضاء نہ ہووے
ھُو
اللّٰہ
جل جلالہٗ
زیرِ سرپرستی
خورشید ولایت، ولی ابن ولی، جگر گوشہ حضور فیضِ ملت
منظورِ نظر حضور نائب غوث الوریٰ، فیض یافتہ حضور اکرامِ ملت
مرکزی سجادہ نشین حضور ابوالفیض
قادری، نوری
دامت برکاتہم العالیہ
صاحبزادہ
پیر سید فیض الحسن شاہ




حضرت ذوالقرنین سید غلام علی شاہ اعظم نور
پینجاں بوہڑاں والی سرکار
یا اللہ
المُمیت
المُحیِی
العزیز


نگاہِ کرم آستانہ عالیہ اللہ ھو بوہڑاں والی سرکار
فیضِ مُرشد ہاؤس بوہڑاں والی سرکار پنجاں
گاؤں جھلار دیو کے نزد محمود پورہ چک نمبر1 گ ب تحصیل و ضلع ننکانہ صاحب
ھُو
اللہ
جل جلالہٗ
خورشید ولایت، ولی ابن ولی، جگرِ گوشہ حضور ریاضِ ملتؒ
منظورِ نظر حضور نائب غوث الوریٰ، فیض یافتہ حضور اکرامِ ملتؒ
پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، مرشدِ کامل
دامت برکاتہم العالیہ
قادری، نوری
مرکزی سجادہ نشین حضور ابو الفیضؒ
luqmanali3042
صاحبزادہ
لجپال سرکار
پیر سید فیض الحسن شاہ
0305
3081993
خادمِ بوہڑاں والی سرکار
گدائے درِ فیض ایڈووکیٹ ہائی کورٹ
میاں صدی عباس
قادری نوری


حضرت ذوالقرنین سید غلام علی شاہ اعظم انور
پپلاں بوہڑاں والی سرکار
المحی
المیت



نگاہِ کرم آستانہ عالیہ اللہ ھو بوہڑاں والی سرکار
فیضِ مُرشد ہاؤس بوہڑاں والی سرکار پنجاں
گاؤں جھلار دیو کے نزد محمود پورہ چک نمبر 1 گ ب تحصیل و ضلع ننکانہ صاحب
ھُو
اللہ
وعم نوالہ
جل جلالہٗ
خورشیدِ ولایت، ولی ابن ولی، جگرِ گوشہ حضور ریاضِ ملتؒ
منظورِ نظر حضور نائب غوث الوریٰ، فیض یافتہ حضور اکرامِ ملتؒ
دامت برکاتہم العالیہ
قادری، نوری
پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، مرشدِ کامل
مرکزی سجادہ نشین حضور ابوالفیضؒ
لجپال سرکار صاحبزادہ پیر سیّد فیض الحسن شاہ
0305
3081993
خادمِ بوہڑاں والی سرکار
گدائے درِ فیض ایڈووکیٹ ہائی کورٹ
میاں صدی عباس قادری نوری







هُو
اللہ
وعم نوالہ
جَلّ جلالہٗ
خورشید ولایت، ولی ابن ولی، جگرِ گوشہ حضور ریاضِ ملتؒ
منظورِ نظر حضور نائب غوث الوریٰ، فیض یافتہ حضور اکرامِ ملتؒ
پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، مرشدِ کامل
دامت برکاتہم العالیہ
قادری، نوری
مرکزی سجادہ نشین حضور ابوالفیضؒ
لجپال سرکار
صاحبزادہ پیر سید فیض الحسن شاہ
0305
3081993
خادمِ بوہڑاں والی سرکار
گدائے درِ فیض ایڈووکیٹ ہائی کورٹ
میاں صدی عباس
قادری نوری


DAILY LAW POINT
0305
3081993
خادمِ بوہڑاں والی سرکار
گدائے درِ فیض
ایڈووکیٹ ہائی کورٹ
میاں صدی عباس
قادری نوری
Daily Law Point قانون سے متعلق بہترین یوٹیوب چینل
Adv Mian Sadi Abbas Deoka
0305-3081993



نگاہِ کرم آستانہ عالیہ اللہ ھو بوہڑاں والی سرکار
فیضِ مُرشد ہاؤس بوہڑاں والی سرکار پنجاں
گاؤں جھلار دیو کے نزد محمود پورہ چک نمبر 1 گ ب تحصیل و ضلع ننکانہ صاحب
ھُو
اللہ
جل جلالہٗ
بوہڑاں والی سرکار
خورشید ولایت، ولی ابن ولی، جگر گوشہ حضور ریاض ملتؒ
منظورِ نظر حضور نائب غوث الوریٰ فیض یافتہ حضور اکرام ملتؒ
پیر طریقت، رہبر شریعت، مرشدِ کامل
لجپال سرکار صاحبزادہ پیر سید فیض الحسن شاہ
مرکزی سجادہ نشین حضور ابو الفیضؒ
دامت برکاتہم العالیہ
قادری نوری
آستانہ عالیہ اللہ ھو بوہڑاں والی سرکار
چک نمبر 121/6R فقیر والی تحصیل ہارون آباد ضلع بہاولنگر
0305
3081993
خادمِ بوہڑاں والی سرکار
گدائے درِ فیض ایڈووکیٹ ہائی کورٹ
میاں صدی عباس
قادری نوری



نگاہِ کرم آستانہ عالیہ اللہ ھو بوہڑاں والی سرکار
فیضِ مُرشد ہاؤس بوہڑاں والی سرکار پنجاں
زیرِ سرپرستی
پیر طریقت، رہبر شریعت، مرشد کامل
لجپال سرکار سید پیر فیض الحسن شاہ
قادری نوری
دامت برکاتہم العالیہ
سرکار میاں امیر علی
قادری نوری
گدائے درِ فیض
میاں صدی عباس
قادری نوری
ایڈووکیٹ ہائی کورٹ
0305 3081993
نگاہِ کرم آستانہ عالیہ اللہ ھو بوہڑاں والی سرکار
فیضِ مُرشد ہاؤس بوہڑاں والی سرکار پنجاں
ھُو
اللہ
جل جلالہٗ
گاؤں جھلار دیو کے نزد محمود پورہ چک نمبر 1 گت تحصیل وضلع ننکانہ صاحب
خورشید ولایت، ولی ابن ولی، جگرِ گوشہ حضور ریاضِ ملتؒ
منظورِ نظر حضور نائب غوث الوریٰ، فیض یافتہ حضور اکرامِ ملتؒ
پیر طریقت، رہبر شریعت، مرشدِ کامل
دامت برکاتہم العالیہ
قادری، نوری
مرکزی سجادہ نشین حضور ابو الفیضؒ
صاحبزادہ
لجپال سرکار پیر سیدِ فیض الحسن شاہ
خلیفہ مجاز حضور فیضِ ملتؒ، صوفی باصفاء، تصویرِ شیخ،
خاکپائے حضور ابوالفیضؒ
سرکار میاں امیر علی
دامت برکاتہم العالیہ
قادری
0305
3081993
گدائے درِ فیض
ایڈووکیٹ ہائی کورٹ
میاں صدی عباس